بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ج"

لُغاتُ الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزّماں رحمہُ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لُغات وسعی مالاکلام

باھتمام

میر محمد کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِيْمِ

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْهَمْزَةِ

ج۔ پانچواں حرف ہے حروف تہجی میں سے۔ عبرانی زبان میں اسکو جیمل کہتے ہیں اور سریانی میں جومل کیونکہ اُس کی صورت خط فینقی میں اونٹ کے کوہان یا گردن کی مشابہ تھی جیم کے عدد حساب جمل میں تین ہیں۔

جِئْ جِئْ۔ ایک آواز ہے جس سے اونٹ کو پانی پینے کیلئے بلاتے ہیں۔

جَأْبٌ۔ مال کمانا، اور غلیظ گدھا یا گورخر اور گیرو۔

جَأْبُ الصَّبْرِ۔ بڑے صبر والا۔

جُؤَابَةٌ اور جُؤُوْبَةٌ۔ منہ بدشکل ہونا۔

جَأْزٌ۔ بھاگنا۔ دوڑنا۔

جَأْثٌ۔ خبر کا نقل کرنا۔

جُؤُوْثٌ۔ ڈر جانا۔

جَأْثٌ۔ اٹھتے وقت بھاری ہونا۔

جُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ۔ میں اس سے ڈر کر خوف زدہ ہو گیا یہانتک کہ گر گیا جُئِثَ اور جُثَّ ڈر گیا بمعنے جُبِثَ۔

جُؤْجُؤٌ۔ کشتی یا پرندے کا سینہ یا سینہ کی ہڈیاں جمع جَآجِئُ ہے۔

كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مَسْجِدِهَا كَجُؤْجُؤِ سَفِيْنَةٍ أَوْ نَعَامَةٍ جَاثِمَةٍ أَوْ كَجُؤْجُؤِ طَائِرٍ فِيْ لُجَّةِ بَحْرٍ۔ میں گویا اُس کی مسجد کو دیکھ رہا ہوں جیسے کشتی کا سینہ یا شتر مرغ بیٹھا ہوا یا جیسے سمندر کے بڑے پانی میں پرندے کا سینہ۔

حَتّٰى أَتٰى عَارِيَ الْجَآجِئِ وَالْقَطَنِ۔ یہانتک کہ وہ سینہ اور پشت برہنہ آیا۔ بعضے نسخوں میں حَتّٰى آتِيَ ہے تو معنی یہ ہونگے میں برہنہ سینہ اور برہنہ پشت ہو کر آؤنگا۔

خُلِقَ جُؤْجُؤُ آدَمَ مِنْ كَثِيْبِ ضَرِيَّةٍ۔ آدم کا سینہ ضریہ کے ٹیلے سے بنایا گیا (ضریہ ایک کنواں ہے حجاز میں)۔

يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَجَدَ سَجْدَةَ الشُّكْرِ أَنْ يُّلْصِقَ جُؤْجُؤَهٗ بِالْأَرْضِ۔ جو کوئی شکر کا سجدہ کرے وہ اپنا سینہ زمین سے لگا دے۔

فَضَرَبَتْ بِجُؤْجُؤِهَا حَوْلَ الْجَبَلِ۔ آخر کشتی نے اپنا سینہ (جودی پہاڑ کے گرد لگا دیا) ٹھہر گئی۔

جَأْجَأْتُ بِالْإِبِلِ۔ اونٹ کو میں نے پانی پینے کے لئے بلایا۔

جُؤَارٌ یا جَأْرٌ۔ آواز سے دعا کرنا، گڑگڑا کر فریاد کرنا۔

كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مُوْسٰى لَهٗ جُؤَارٌ إِلٰى رَبِّهٖ۔ جیسے میں موسٰی کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنے مالک سے فریاد کر رہے ہیں (زور زور سے لبیک کہہ رہے ہیں۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بعد از موت بھی

اعمال خیر کرتے رہتے ہیں اور دوسری حدیث میں جو ہے کہ مرتے ہی انقطاع اعمال ہوجاتا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے بعد جو اعمال خیر کیے جائیں وہ نامۂ اعمال میں نہیں لکھے جاتے نہ یہ کہ وہ کوئی عمل ہی نہیں کرسکتے۔)

بِبَقَرَةٍ لَّهَا جُؤَارٌ۔ ایک گائے لیکر جو بھیں بھیں کررہی ہوگی۔ ایک روایت میں خُوَارٌ ہے وہی مشہور ہے۔

خَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ۔ تم رستوں اور جنگلوں کیطرف نکلجاؤ اللہ سے فریاد کرتے ہوئے۔

جَأْشٌ۔ دل۔ نفس۔

فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَأْشُهٗ۔ یہ حال دیکھ کر آپ کو ایک طرح کی تسلی ہوجاتی۔

رَابِطُ الْجَأْشِ۔ مضبوط دل والا بہادر۔

غُضُّوا الْأَبْصَارَ فَإِنَّهٗ أَرْبَطُ لِلْجَأْشِ۔ نگاہیں نیچی رکھو ایسا کرنے سے دل زیادہ مضبوط رہتا ہے (جنگ کے وقت بزدلی نہیں آتی)۔

جُؤْوَةٌ۔ یا جَأْیٌ۔ کمیت رنگ ہونا اسیطرح جُؤْوَةٌ رد کن بند کرنا۔ سینا۔ درست کرنا ڈھانپنا چھپانا۔

وَتَجْأَى الْأَرْضُ مِنْ نَتْنِهِمْ حِيْنَ يَمُوْتُوْنَ۔ اور زمین اُن کے (یعنی یاجوج ماجوج کے) مردوں سے بدبودار ہوجائیگی یہ جَوِيَ الْمَاءُ میں ایک لغت ہے یعنی پانی بدبودار ہوگیا یا ہمزہ محفوظ ہے تو كَتِيْبَةٌ جَأْوَاءُ بَيِّنَةُ الْجَأْيِ يا بَيِّنَةُ الْجُؤْوَةِ سے ماخوذ ہے یعنی سیاہ لشکر جسکی سیاہی نمود ہو مراد زرہوں کی سیاہی ہے یا سِقَاءٌ لَا يَجْأَى سَيْئًا یعنی مشک جو کچھ نہیں تھامتی سب بہادیتی ہو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ زمین ان کی لاشوں سے کالی ہوجائیگی یا اُن کے پیپ لہو گوشت وغیرہ کو پئے گی نہیں بلکہ نکالکر پھینک دے گی یا سَمِعْتُ سِرًّا فَمَا جَأَيْتُهٗ۔ سے یعنی میں نے ایک بھید سنا پھر اُس کو چھپایا نہیں تو مطلب یہ ہوگا کہ زمین اُنکی لاشوں کو چھپا جائیگی میں کہتا ہوں اخیر معنی یہاں نہیں بنتا کیونکہ جَأْیٌ اور جُؤْوَةٌ اور جُؤْوَةٌ کے معنی چھپانے کے آتے ہیں نہ چھپنے کے البتہ دوسرا معنی اور تیسرا صحیح ہوسکتا ہے۔

حَلَفْتُ لَئِنْ عُدْتُمْ لَنَصْطَلِمَنَّكُمْ بِجَأْوَاءَ تَرُدُّ حَافَتَيْهِ الْمَقَانِبُ۔ میں نے قسم کھالی ہے اگر پھر تم ایسی شرارت کروگے تو ہم تم کو ایسے لشکر سے کاٹ ڈالیں گے جسکے کنارو پر سوار دوڑ رہے ہوں گے۔ یہ عرب لوگ کہتے ہیں۔ أَحْمَقُ لَا يَجْأَى مَرْغَهٗ۔ احمق ہے اپنے منہ کا لعاب نہیں بچا (یعنی روک) سکتا بک بک کئے جاتا ہے)

لَأَنْ أَطَّلِيَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَطَّلِيَ بِالزَّعْفَرَانِ۔ اگر میں ہانڈی کی کالک مل لوں تو وہ مجھکو اُس سے زیادہ پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

جِئَاءٌ اور جِوَاءٌ اور جِئَاوَةٌ ہانڈی کا ڈھکن یا جو چمڑے کی ہو یا چھال کی یا کپڑے کی لیکن وہ کپڑا جس کو پکڑکر ہانڈی اُتارتے ہیں اُس کو جِعَالَہ کہتے ہیں یہ محیط میں ہے۔

جَأْیٌ۔ کاٹنا۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْبَاءِ

جَبْءٌ یا جِبَاءٌ یا جُبُوْءَةٌ یا جَبَأٌ۔ چھپ جانا ہٹ جانا، بُرا جاننا، نکلنا۔

فَلَمَّا رَأَوْنَا جَبَؤُوْا مِنْ أَخْبِيَتِهِمْ۔ جب ہم کو دیکھا تو اپنے ڈیروں سے نکل آئے۔

مَنْ أَجْبَى فَقَدْ أَرْبَى۔ جس نے کھیت کا اُس کی پختگی معلوم ہونے سے پہلے بیچ ڈالا تو اُس نے سود کھایا (یعنی سود کھانے کی طرح گنہگار ہوا)

جُبَابٌ بجا یعنی مزہ کیرو۔
جَبَّائِیْ ٹیری۔
جُبَّائِیَّہ ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے جو منسوب ہے ابو علی جبائی کیطرف پہلے امام ابوالحسن اشعری اُسی کی شاگردی کرتے تھے پھر اُسکو چھوڑکر اہل سنت کے طریق کو اختیار کیا۔
وَأَجْبَأُ شُعَاعِہٖ ظُلْمَۃَ الْعَطَشِ۔ اور اُس کی شعاع سے پیاس کی تاریکی چھپادے۔
جَبَأْتُ عَنِ الرَّجُلِ۔ میں اُس کے پاس سے سرک گیا پیچھے ہٹ گیا۔
جَبَأَتْ عَلَیْہِ الْحَیَّۃُ۔ سانپ اپنے بل میں سے اُسپر آنکلا۔
اِجْبَاءٌ کھمبے بہت ہونا۔
جُبَاءٌ۔ نامرد بزدل۔
جَبٌّ۔ کاٹنا، یا ذکر اور خصیے کاٹنا۔ اسی سے ہے مَجْبُوْبٌ جس کے یہ اعضا کٹے ہوں۔
جُبَابٌ۔ سخت قحط۔
جُبَاب قحط ہدر یعنی ساقط جسکا کوئی مطالبہ نہ کرے۔
جُبٌّ۔ کنواں یا وہ کنواں جس کی مینڈ (حصار) نہ ہو صرف کچا گڑھا ہو۔
جُبُّ الطَّلْعَۃِ۔ کھجور کے خوشے کا غلاف۔
جَبُوْبَۃٌ۔ ڈھیلا۔
جَبُوْبٌ سخت زمین۔
جُبَّۃٌ۔ مشہور کپڑا ہے جس کی آستینیں کٹی ہوتی ہیں اور کپڑوں کے اوپر پہنتے ہیں۔
اِنَّھُمْ کَانُوْا یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَھِیَ حَیَّۃٌ۔ عرب لوگ (جاہلیت کے زمانہ میں) کیا کرتے اونٹوں کے کوہان کاٹ لیتے وہ زندہ ہوتے
اَجْتَبَّ اَسْنِمَۃَ شَارِفَیَّ عَلِیٍّ۔ حضرت حمزہ رض نے حضرت علی رض کی بوڑھی دو اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے (جب وہ نشہ میں تھے) ایک روایت میں جَبَّ۔ اور ایک میں اَجَبَّ ہے معنی وہی ہے۔
نَھٰی عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِی الْمَزَادَۃِ الْمَجْبُوْبَۃِ۔ کٹی ہوئی مشک میں نبیذ بھگونے سے آپ نے منع فرمایا نہایہ میں ہے مَجْبُوْبَہ وہ مشک ہے جسکا سر کاٹ ڈالا ہو اور اُسکے نیچے کا بھی سرا جس کو پانی ڈالتے ہیں نہ ہو۔ عربی میں نیچے کے سرے کو عَزْلَاء کہتے ہیں۔
نَھَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُبِّ۔ آنحضرت ص نے جُب سے منع کیا لوگوں نے کہا جُب کیا چیز ہے ایک عورت کہنے لگی جب وہ مشک جو تلے اوپری دو بجائے عرب لوگ اس میں نبیذ بھگوتے یہانتک کہ وہ نبیذ ہی کے لئے خاص اور مستعمل ہوجاتی سخت ہوکر اُس کے مسامات بند ہوجاتے اُس کو مَجْبُوْبَہ بھی کہتے۔
فَاِذَا ھُوَ مَجْبُوْبٌ۔ آنحضرت ص نے مابور خصی کے قتل کا حکم دیا جب اُسپر زنا کی تہمت لگائی گئی تھی دیکھا تو وہ مجبوب ہے (یعنی اُسکا ذکر کٹا ہوا ہے)
اِنَّہٗ جَبَّ غُلَامًا لَہٗ۔ اُس نے اپنے ایک غلام کو ہجڑا بنایا۔
اَلْاِسْلَامُ یَجُبُّ مَا قَبْلَہٗ وَالتَّوْبَۃُ تَجُبُّ۔ اسلام کفر کے زمانہ کے گناہ سب کاٹ دیتا ہے (نیست کر دیتا ہے) اسیطرح توبہ بھی گناہوں کو کاٹ دیتی ہے۔
اَلْمُتَمَسِّکُ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ اِذَا جَبَّ النَّاسُ عَنْھَا کَالْکَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ۔ جب لوگوں نے اللہ کے حکم پر چلنا چھوڑ دیا ہو (اُس سے بھاگ اُٹھے ہوں) اور کوئی اُسپر چلے تو اُسکو اتنا ثواب ہوگا جیسے جہاد میں بھاگنے والے کے بعد حملہ کرنیوالے کو۔
اِنَّ رَجُلًا مَرَّ بِجَبُوْبِ بَدْرٍ۔ ایک شخص بدر کے

ڈھیلوں پر سے یا سخت زمین پر سے گذرا۔

رَاَیْتُ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَیَسْجُدُ عَلَی الْجُبُوْبِ۔ آنحضرتؐ کو میں نے دیکھا آپ سخت زمین یا ڈھیلوں پر سجدہ کر رہے تھے۔

دُفِنَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلْقِیْ اِلَیْھِمْ بِالْجُبُوْبِ وَیَقُوْلُ سُدُّوْا الْفُرَجَ۔ حضرت ام کلثوم آنحضرتؐ کی صاحبزادی دفن کی گئیں تو آنحضرتؐ ڈھیلے اٹھا اٹھا کر لوگوں کو دینے لگے اور فرمانے لگے سوراخوں کو بند کرو۔

اِنَّہٗ تَنَاوَلَ جَبُوْبَۃً فَتَفَلَ فِیْھَا۔ آنحضرتؐ نے ایک ڈھیلا اٹھایا اس پر تھوکا۔

عَنَّتْ لِیْ عِکْرِشَۃٌ فَشَنَقْتُھَا بِجَبُوْبَۃٍ۔ ایک خرگوشنی مجھ کو دکھلائی دی میں نے ایک ڈھیلا مار کر اسکو روک دیا۔

اِمْرَاَۃٌ ثَبَاءُ جَبَّاءُ۔ لاغر شکم چھوٹی چھوٹی پستان والی عورت (پوری حدیث نہایہ میں یوں ہے وفی حدیث بعض الصحابۃ وسئل عن امراۃ تزوج بہا کیف وجدتہا فقال کالخیر من امراۃ قباء جباء قالوا ولیس ذلک خیر قال ماذاک بخیر قال ماذاک بادفا للضجیع ولا اروی للرضیع یعنی لاغر شکم چھوٹی پستان والی عورت اچھی نہیں ہے اُسکے ساتھ لیٹو تو گرم نہیں کرتی بچہ کا پیٹ نہیں بھرتی۔ دودھ کم دیتی ہے)۔

جُعِلَ فِیْ جُبِّ طَلْعَۃٍ۔ آنحضرتؐ پر جو جادو کیا گیا تھا اُسکا سامان) کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا گیا تھا۔

جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ۔ دو جبے لوہے کے ایک روایت میں جُنَّتَانِ ہے یعنی دو زرہیں لوہے کی۔

لَبِسَ جُبَّۃً رُوْمِیَّۃً ضَیِّقَۃَ الْکُمَّیْنِ۔ آنحضرتؐ نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

جُبُّ یُوْسُفَ۔ وہ اندھا کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کو اُن کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا وہ طبریہ سے بارہ میل پر ہے۔

جُبُّ الْحُزْنِ۔ ایک وادی دوزخ میں ہے یعنی رنج وغم کا کنواں۔

جِبْتٌ۔ بت، کاہن، جادوگر، جادو جس میں بھلائی نہ ہو ہر چیز جو اللہ کے سوا پوجی جائے، شیطان،

مِنَ الْجِبْتِ اَلطِّیَرَۃُ۔ بدشگونی شیطانی کام ہے۔

اَلطِّیَرَۃُ وَالْعِیَافَۃُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔ بدشگون لینا اور پرندوں کے آواز اور گذرنے وغیرہ سے حالات بتلانا اور کنکریاں مارنا یا رمل زائچہ وغیرہ کھینچ کر آئندہ کے حالات بتلانا) یہ سب شیطانی کام ہیں یا جادو میں داخل ہیں یا شرک کے اعمال ہیں خدا محفوظ رکھے۔

فائدہ۔ رمل جفر نجوم ان سب سے آئندہ کے حالات اور وقائع بتلانا خرا ڈھکوسلا ہے جو جھوٹے بدمعاش لوگوں نے اپنا پیٹ پالنے اور دوسروں کو ڈرانے اُنکا مال ٹھگنے اور اڑانے کیلئے اختیار کیا ہے افسوس ہے کہ جاہل ان بدمعاشوں کے پھندے میں گرفتار ہو جاتے ہیں، حدیث اور قرآن پر چلنے والے ایسے ہتکنڈوں میں کبھی نہیں آسکتے۔

اَلْجِبْتُ وَالطَّاغُوْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔ جبت اور طاغوت فلاں فلاں شخص ہیں۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْجَوَابِیْتَ وَالطَّوَاغِیْتَ۔ یا اللہ جادوگروں اور شیطانوں پر لعنت کر۔

جُبْجُبٌ۔ ہموار، برابر زمین جو دشوار گذار نہ ہو۔

جَبْجَبَ الرَّجُلُ۔ سیاحت کی۔

تَجَبْجَبَ مِنْہُ۔ اُس سے مانوس نہیں ہوا۔

جَبَاجِب - ڈبول -

نَادَی الشَّیْطَانُ یَا اَصْحَابَ الْجَبَاجِبِ شیطان نے آواز دی اے جاجب والو، یہاں جاجب سے مِنیٰ کے مقامات مراد ہیں کیونکہ قربانیوں کی اوجھڑیاں بچو رضیاں وہاں ڈالی جاتی ہیں یہ جمع ہے جُبْجُبَہ کی یعنی اوجھڑی جس میں گوشت کاٹ کر رکھتے ہیں یا چربی جو گلا کر اوجھڑی میں رکھی جائے یا اونٹ کے پہلو کی کھال جس میں گوشت رکھا جائے۔

جُبْجُبَۃٌ فِیْہَا نَوًی مِّنْ ذَھَبٍ - ایک زنبیل چمڑے کی جس میں گٹھلی برابر سونا تھا (گٹھلی ایک وزن ہی)

اِنْ مَّاتَ شَیْءٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَاجْعَلْ جِلْدَہٗ جَبَاجِبَ یَا نَخُذُ جِلْدَہٗ فَاجْعَلْہُ جَبَاجِبَ یُنْقَلُ فِیْھَا التُّرَابُ - اگر کوئی اونٹ مرجائے تو اسکی کھال کے تھیلے بنا ڈال جنمیں مٹی بھر کر ڈھوئی جاتی ہے (معلوم ہوا کہ مردار کی کھال کو فائدہ اٹھانا درست ہی)

جَبْذٌ - کھینچنا - بعضوں نے کہا یہ قلب ہے جَذْبٌ کا۔ محیط میں ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ جَبْذٌ ایک علٰحدہ صحیح لغت ہے۔

جُنْبُذٌ - گل انار یا گل سرخ۔

جُنْبُذَۃٌ - قبہ اُسکو فارسی میں گنبد اور ہندی میں گنبذ کرلیا ہے۔

تَجَبَّذَنِی رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ - ایک شخص نے مجھ کو پیچھے سے کھینچا۔

جَبْرٌ یا جُبُوْرٌ یا جِبَارَۃٌ - باندھنا - جوڑنا - جڑنا - کسی کو ظلم زبردستی کرنا۔

اَلْجَبَّارُ - اللہ کا ایک نام ہے یعنی جو چاہے وہ زور سے کرانیوالا - بعضوں نے کہا اپنے مخلوقات پر بلند۔

نَخْلَۃٌ جَبَّارَۃٌ - کھجور کا پیڑ البا درخت۔

یَا اَمَۃَ الْجَبَّارِ - او جبار کی لونڈی - یہ اُس عورت کو کہا جو خوشبو لگاکے زینت کئے اکڑتی اکڑتی پڑے تھے اور اپنے دامن سے جارہی تھی

حَتّٰی یَضَعَ الْجَبَّارُ فِیْھَا قَدَمَہٗ - یہاں تک کہ جبار یعنی پروردگار اپنا قدم اسمیں یعنی دوزخ میں رکھدیگا اُسوقت وہ کہیگی بس بس میں بھر گئی - بعضوں نے کہا قدم سے یہاں مراد کفار اور فجار ہیں کیونکہ اللہ نے قدیم سے اُنکو دوزخ ہی کے لئے بنایا تھا جیسے مومنین کو بہشت کیلئے - بعضوں نے کہا جبار سے ہر متکبر مغرور مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے دوزخ نے کہا میں تین شخصوں کے لئے مامور کیگئی - ایک تو جو کوئی اللہ کے سوا دوسرا خدا ٹھہرائے - دوسرے جو کوئی مغرور گھمنڈی ہو تیسرے جو مورت بنائے - (یعنی جاندار کی)۔

کَثَافَۃُ جِلْدِ الْکَافِرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ - کافر کی کھال دوزخ میں چالیس ہاتھ موٹی ہوجائیگی ہاتھ بھی کونسا ایک لمبے شخص کا ہاتھ - یا بادشاہ کا ہاتھ قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں جبار عجم کا ایک بادشاہ تھا اُسکا ہاتھ بہت لمبا پورا تھا۔

دَعُوْھَا فَاِنَّھَا جَبَّارَۃٌ - جانے دو اُس کو چھوڑدو وہ بڑی مغرور ہے (گھمنڈی)

وَجَبَّارُ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَاتِھَا - اور جوڑنے والا دلونکا ان کی اصل فطرت پر یعنی توحید اور ایمان پر دلوں کو قائم رکھنے والا۔

فِیْھِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُوْرُ وَابْنُ السَّبِیْلِ اُن میں کوئی تو اپنی خوشی سے سمجھ کر ساتھ ہوگا - کوئی زبردستی مجبوری سے کوئی مسافر ہوگا۔

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ - پاک ہے وہ عظمت اور بادشاہت والا یا جبر اور قہر والا - بادشاہت والا

ثُمَّ يَكُونُ مُلْكٌ وَّجَبَرُوْةٌ يا جَبَرُوْتٌ پھر بادشاہت اور زور و جبر کا زمانہ آئیگا۔ جَبَرُوَةٌ یا جَبُرُوَّةٌ یا جَبَرُوتٰی یا جُبْرُوَّةٌ یا جِبْرِيَاءٌ یا جَبُرِيَّةٌ یا جِبْرِيَّةٌ یا جَبَرِيَّةٌ۔ سب کے ایک معنی ہیں یعنی زور اور قہر اور زبردستی جیسے جَبَرُوْتٌ کے معنی ہیں۔

اَلْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيَعِزَّ۔ زبردستی سے عزت حاصل کرنے کو حاکم بن بیٹھے۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے (جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانیوالا نہو اور دن کے وقت یہ حادثہ ہو) تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔ اسی طرح اگر کان یا کنواں اپنی ملک میں کھدائے اور اس میں کوئی ہلاک ہو جائے تو تاوان لازم نہوگا۔

وَالنَّارُ جُبَارٌ۔ آگ بھی جبار یعنی ہدر ہے اُس کر جو نقصان ہو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا بشرطیکہ آگ سلگانیوالا کوئی بے احتیاطی نکرے مثلاً ایک شخص نے آگ اپنی ملک میں سلگائی اور آندھی سے چنگاری اُڑکر کہیں آگ لگ گئی تو اُسکا تاوان لازم نہوگا۔

اَجْبُرُهُمْ وَاَتَاَلَّفُهُمْ۔ میں انکی اصلاح کرتا ہوں اُنکا دل ملاتا ہوں (انکو روپیہ پیسہ اسلئے دیتا ہوں کہ وہ دل سے اسلام کیطرف مائل ہوجائیں۔)

اَلسَّائِمَةُ جُبَارٌ۔ چرنیوالا جانور (جو چھٹا ہوا چر رہا ہو) اگر کسی کو نقصان پہنچا تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔

وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي۔ میری مصیبت اور نقصان کی تلافی کر یعنی جو کچھ رنج یا نقصان ہوا ہے اُسکا نعم البدل کردے اور مجھ کو سیدھے رستہ پر چلا۔

وَجِبْرِيَائِيْ۔ قسم میرے عظمت اور دبدبہ اور قہر کی۔

لَقِيَ مِنْهُ الْجَبْرِيَّةَ۔ اُس کو تکبر کرتا ہوا پایا۔

مَا اَرَادَ بِكَ جَبَّارٌ سُوْءً اِلَّا ابْتَلَاهُ اللهُ بِشَاغِلٍ اَوْ رَمَاهُ بِقَاتِلٍ۔ جب کوئی ظالم تجھ پر برائی کرنا چاہیگا تو اللہ اُسکو کسی مصیبت میں پھنسا دیگا یا قاتل کو اُسپر مسلط کریگا وہ قتل کیا جائیگا۔

لَا تَكُوْنُوْا عُلَمَاءَ جَبَّارِيْنَ۔ مغرور عالم مت بنو اپنے علم پر فخر کرنیوالے بلکہ علم کے ساتھ عاجزی اور انکساری اور تواضع اپنا شیوہ رکھو۔

اِيَّاكُمْ وَالتَّجَبُّرَ عَلَى اللهِ۔ اللہ کے قرب پر مغرور ہو کے لوگوں سے عزور مت کرو (یہ سمجھ کر ہم بڑے عابد زاہد ہیں اور ہم کو اللہ کا قرب حاصل ہے دوسرے بندگان خدا پر تفوق مت جتاؤ وہ شہنشاہ بے نیاز ہے دم بھر میں تم کو مردود کر دیگا اور جنکو تم حقیر سمجھتے ہو اُنکو اپنا قرب عطا فرمائیگا۔ جان پدر اگر تو ہم بخفتی ازاں بہ کہ در پوستین خلق افتی۔ اب یہ اقوال جو منقول ہیں لوائی ارفع من لواء محمد یا بیچہ بابیچہ خدا دارم من چہ پروائی مصطفےٰ دارم کفر کے کلمات ہیں اللہ ایسی بے ادبیوں سے محفوظ رکھے اگر کسی اچھے شخص سے یہ کلمات نقل کیے جاتے ہیں تو سمجھنا چاہیے کہ اُسپر افترا اور بہتان ہے اُس نے ہرگز ایسا نہ کہا ہوگا البتہ اگر دیوانگی یا جنون یا جذب کی حالت میں اُس سے ایسے کلمے نکل گئے ہونگے تو اور بات ہے لیکن حالت صحو میں اُس نے استغفار کیا ہوگا۔ بعضوں نے ان کلمات کی تاویل بھی کی ہے مگر انکو یہ معلوم نہیں کہ تاویل کی ضرورت اللہ اور رسول کے کلام میں واقع ہوتی ہے جو خطا سے معصوم ہیں باقی لوگوں کے کلمات میں تاویل کی ضرورت ہی کیا ہے کالائی بد بریش خاوند اُنہی کے منہ پر مار دینا چاہیے۔

اِنَّ عَبْدًا لَمْ يَتَجَبَّرْ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا تَجَبَّرَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ جو بندہ اللہ کے قرب پر مغرور ہوگا وہ اللہ کے رسول پر گویا غرور کرتا ہے (سمجھتا ہے کہ ہم بھی کوئی چیز ہیں اور پیغمبر کے بن توسل ہم کو بارگاہ پروردگار میں رسائی ہے یہ خیال تباہ کرنیوالا ہے بغیر پیغمبر کی غلامی اور کفش برداری کے خدا کا تقرب مسلمانوں کو حاصل نہیں ہوسکتا اور کتنا بھی تقرب حاصل ہو جائے مگر پیغمبر صاحب کے قرب کے سامنے تمہارا تقرب بے حقیقت رہیگا۔

جِبْرِيْلُ يا جَبْرَئِيْلُ يا جِبْرِيْلُ يا جَبْرَائِيْلُ مشہور فرشتے ہیں جو وحی لانے پر مامور ہیں یہ لفظ عبری ہے اُسکا معنی اللہ کا بندہ۔

هُوَ الَّذِىْ لَمْ يُغْلِقْ بَابَهٗ دُوْنَهُمْ فَيَاكُلُ قَوِيُّهُمْ ضَعِيْفَهُمْ وَلَمْ يُجَبِّرْهُمْ فِىْ بُعُوْثِهِمْ فَيَقْطَعُ نَسْلَ اُمَّتِىْ۔ اچھا حاکم وہ ہے جو اپنا دروازہ رعیت سے بند نہ کرے (ہر ایک رعیت کو اپنے تک آنے اور پہنچنے دے کوئی پہرہ اُنکے روکنے کو نہ رکھے یہ صفت اللہ تعالٰے نے حضرت عمر پر ختم کردی تھی ایک ایک بڑھیا آپ تک پہنچتی اور اپنا عرض حال کرتی۔ آپ کے بعد چند ہی بادشاہ ایسے خدا ترس رعیت پرور گذرے ہیں باقی اکثر بادشاہ تو خدا کی پناہ ایسے مغرور ہیں کہ رعیت تو کجا عرضی تک بھی اُن تک پہنچنا دشوار ہے، اور تو اور بادشاہوں کے وزیر اور امیر اور ادنٰی ادنٰی عہدہ دار ایسے مغرور ہیں کہ غریبوں کی رسائی اُن تک نہیں ہوسکتی اور نہ کبھی عام مجمعوں میں جیسے عید یا جمعہ میں تشریف لاتے ہیں ہر وقت عورتوں کی طرح پردہ نشین رہتے ہیں اور خلق اللہ کی نظر سے محجوب بعضے بادشاہ تو ایسے بھی ہیں کہ انھوں نے عرضی دینا اور عرض حال بھی کرنا داخل جرم رکھا ہے لاحول

ولا قوۃ الا باللہ) اور نہ زبردست کمزور کو کہا جائیگا اور جہاد میں جانے کے لئے جبر نہ کرے (کہ خواہ مخواہ سب مسلمان جہاد میں جائیں) ایسا کرکے میری امت کی نسل کاٹ دے۔

لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِيْضَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ۔ بندے (جمادات کی طرح) بالکل مجبور نہیں ہیں نہ بالکل قادر ہیں (اپنے افعال کے آپ خالق جو چاہیں بدون ارادہ اور مشیت الٰہی کے کریں) بلکہ بیچ بیچ میں انکا حال ہے یہی مذہب اہل حدیث کا ہے کہ بندے کو اللہ تعالٰے نے اختیار دیا ہے مگر یہ اختیار ظاہری ہے اور اللہ کے ارادہ اور مشیت کے سامنے وہ مجبور ہیں اُن سے وہی کام سرزد ہوگا جو اللہ تعالٰے نے ازل سے اُنکی تقدیر میں لکھدیا ہے۔

فَائِدَہ۔ یہ امام جعفر صادق کا قول ہے اور اس سے اُنلوگوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں اللہ تعالٰی نے آنحضرتؐ کو تصرف فی الکائنات کا اختیار دیدیا تھا یہی تو تفویض ہے جو ہندؤں کے مشرک برہما اور وشن اور شیو کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں امام صاحب نے اس اعتقاد کو باطل کیا اور تفویض کی نفی کی جَبْرِيَّہ وہ فرقہ جو بندے کو (کنکر پتھر کیطرح) بالکل مجبور کہتا ہے (یہ بھی) ایک صریح غلطی ہے کیا رعشہ کی حرکت میں اور اختیاری حرکت میں کوئی فرق نہیں۔ قَدَرِيَّہ وہ فرقہ جو بندے کو بالکل قادر اپنے افعال کا خالق سمجھتا ہے تفویض کے یہی معنی ہیں۔

جَبَرَ اللّٰهُ وَهْنَكُمْ۔ اللہ تعالٰے نے تمہارے ضعف کی تلافی کردی۔

مُجَبِّرٌ۔ جو ٹوٹی ہڈیوں کو جوڑتا ہے۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ۔ مشہور صحابی ہیں محب اہل بیت (ایک بار میں نے آپ کو خواب میں دیکھا جیسے وہ

وضو کر رہے ہیں اور آنحضرت صلعم سامنے ایک بلند
پہاڑی پر تشریف رکھتے ہیں اُس پہاڑ پر اور بھی کئی
آدمی تھے میں نے اُن سے پوچھا آپ کون صاحب ہیں؟
کہنے لگے میں جابر بن عبد اللہ انصاری ہوں میں نے کہا
سبحان اللہ آپ تو آنحضرت صلعم کو خوب پہچانتے ہیں
بھلا بتلایئے تو اُن لوگوں میں جو سامنے پہاڑی پر ہیں
آنحضرت صلعم کون سے ہیں؟ انھوں نے کہا دیکھو وہ
سفید عمامہ باندھے ہوئے ہیں میں نے دور ہی سے آپ کی
زیارت کی لیکن قرب نصیب نہیں ہوا قرب کیسے ہو
کہاں ہم گنہگار ناپاک اور کہاں وہ خدا کا محبوب مقدس
اور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

جَابِر جُعْفِی۔ ایک شیعی راوی ہے اہل سنت اُسکو
ضعیف بلکہ کذاب کہتے ہیں اور امامیہ اُسکو ثقہ اور
عالم جانتے ہیں وہ کہتا تھا مجھکو امام محمد باقر سے ستر
ہزار حدیثیں پہنچی زہیر نے کہا وہ کہتا تھا پچاس ہزار
حدیثیں مجھکو ایسی یاد ہیں کہ میں نے اُن میں سے ایک
بھی کسی سے بیان نہیں کی پھر ایک روز ایک حدیث
بیان کی اور کہنے لگا یہ انہی پچاس ہزار میں سے ہے
امام محمد باقر سے کہنے لگا میں آپ پر صدقے آپ نے
میرے اوپر اسرار کا بوجھ لاد دیا جو میں کسی سے بیان
نہیں کر سکتا مگر کبھی وہ میرے دل میں ایسا زور کرتے
ہیں کہ میں دیوانہ کی طرح ہو جاتا ہوں امام نے فرمایا
ایسی حالت میں تو جبانہ (جنگل) کیطرف جا وہاں ایک
گڑھا کھود اُسمیں سر لٹکا کر کہتا رہ محمد بن علی باقر
نے مجھ سے یہ بیان کیا (اس سے یہ مطلب ہے کہ کوئی
سنے بھی نہیں اور تیرے دل کا بخار نکلجائے۔

لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا الْمُجْبُوْرُ۔ مجمع البحرین
میں ہے کہ بعضوں نے محبور بحائے حطی سے، بعضوں
نے مجبور جیم معجمہ سے روایت کیا ہے اور اخیری روایت
صحیح معلوم ہوتی ہے یعنی وہی رضاعت باعث حرمت
ہے جو معلوم اور مشہور ہو۔

اَلْمَسْحُ عَلَی الْجَبَائِرِ۔ پٹکیوں پر مسح کرنا۔ یہ جبیرہ
یا جبارہ کی جمع ہے۔

یَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ۔ اے ہر ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے
والے۔

جَبَرْتُ الْیَتِیْمَ۔ میں نے یتیم کو دیا۔

جَبْلٌ۔ پیدا کرنا، طبیعت میں رکھنا، جبر کرنا، کیچڑ بنانا۔

جَبَلٌ۔ پہاڑ، سردار، بخیل۔

جِبِلَّۃٌ۔ جماعت۔

جُبُلَّۃٌ۔ کثرت۔

جِبِلٌّ۔ خلقت۔

جَبِیْلَۃٌ۔ قبیلہ۔

کَانَ رَجُلًا مُجَبَّلًا۔ عبد اللہ بن مسعود موٹے گدرے
ہوئے آدمی تھے۔

اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَمِنْ خَیْرِ مَا جُبِلَتْ عَلَیْهِ
میں تجھ سے اُسکی بھلائی اور جس بات پر اُس کی فطرت
ہوئی اُس کی بھلائی چاہتا ہوں۔

مَا لَكَ اَجْبَلْتَ۔ تجھ کو کیا ہوا بس ٹھہر گیا رُک گیا
یہ اَجْبَلَ الْحَافِرُ سے ماخوذ ہے (یا اَجْبَلَ الشَّاعِرُ سے)
جب شاعر کلام سے رُک جائے اور کچھ نہ کہہ سکے
جب کھودنے والا پہاڑ تک یا ایسے پتھر تک پہنچ
جائے جس میں کدال کام نہیں کرتی۔

فَکَنَسَتْ بَیْنَ الْجَبَلَیْنِ۔ مکہ کے دونوں طرف جو
پہاڑ ہیں اُن کے درمیان بہیا نے ڈھانپ لیا
(کعبہ ڈوب گیا)

وَاجَبَلَاہُ۔ اے میرے پہاڑ (یعنی پہاڑ کی طرح
مضبوط اور سخت سردار)۔

اِنِّیْ وُلِدْتُ بِالْجَبَلِ۔ میں پہاڑ پر پیدا ہوا

(یعنی جبل شمر پر)

فِی السَّھْلِ یَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِی الْجَبَلِ۔ کھیتی نرم ہموار زمین میں ہوتی ہے نہ کہ پہاڑ میں۔

جُبُلٌ۔ ایک بستی ہے دجلہ کے کنارے پر۔

جُبْنٌ۔ یا جُبُنٌ یا جَبَانَةٌ۔ نامردی، بزدلی، بودا پن۔

فَلَمَّا کُنَّا بِظَھْرِ الْجَبَّانِ۔ جب ہم جنگل کی بلندی پر پہنچے۔

جَبَّانٌ اور جَبَّانَةٌ۔ جنگل اور مقبرہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ اکثر جنگل میں بنایا جاتا ہے۔

جَبَانٌ اور جَبِیْنٌ۔ نامرد اور بزدل مرد ہو یا عورت

جُبْنٌ اور جُبُنٌ اور جُبُنَّةٌ۔ جمے ہوئے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔

مَاءُ الْجُبْنِ۔ دودھ کو پھاڑ کر یا جاکر اسکا پانی نکال لیتے نہایت مصفی خون اور مرطب بدن ہے معدے کو طاقت بخشتا ہے۔

نَاتِئُ الْجَبِیْنِ۔ بلند پیشانی بعضوں نے کہا جبین وہ مقام جو ابرو کے بال اُگنے کی جگہ تک ہو تو ہر آدمی میں دو جبین ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں۔

اُتِیَ بِجُبُنَّةٍ۔ آپ کے پاس جما ہوا دودھ لایا گیا۔ (دودھ بکری کے بچے کے معدے کی رطوبت سے جماتے ہیں معلوم ہوا کہ وہ بھی پاک ہے عربی میں اسکو انفحہ کہتے ہیں۔

اِنَّکُمْ لَتُجَبِّنُوْنَ وَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَھِّلُوْنَ۔ تم تو (اے اولاد) نامرد بناتے ہو بخیل بناتے ہو جاہل بناتے ہو۔

اَلْوَلَدُ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ۔ اولاد آدمی کو بخیل اور بزدل (نامرد) کردیتی ہے (اولاد کے لئے مال جوڑتا ہے بخیلی کرتا ہے لڑائی میں جانے سے دل چراتا ہے اولاد کی محبت میں دین کا علم حاصل نہیں کرسکتا۔ یا لوگوں سے جہالت کرتا ہے)

اَجْبَنْتُہٗ۔ میں نے اُسکو نامرد پایا یا نامرد سمجھا۔

جَبَّنْتُہٗ۔ کا بھی یہی معنی ہے۔

لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لَا یُصِیْبُ الْاَنْفُ فِیْھَا مَا یُصِیْبُ الْجَبِیْنُ۔ وہ نماز درست نہ ہوگی جس میں ناک کو وہ چیز نہ لگے جو دونوں جبینوں کو لگتی ہے (مطلب یہ ہے کہ سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین سے لگانا ضرور ہے)۔

اِنَّمَا الصَّلٰوۃُ یَوْمَ الْعِیْدِ عَلٰی مَنْ خَرَجَ اِلَی الْجَبَّانَةِ۔ عید کی نماز اُسپر ہے جو جنگل کیطرف نکلے۔

اُبْرُزَا اَنْتَ وَھُوَ اِلَی الْجَبَّانِ۔ تو اور وہ دونوں جنگل کو جاؤ۔

جَبْہٌ۔ پیشانی پر مارنا، بری طرح پیش آنا، سامنے آجانا۔

جَبْھَةٌ۔ ذلت، رسوائی، اور پیشانی جہاں پر سجدہ کرتے ہیں، اور جماعت، اور چاند، اور گھوڑے،

لَیْسَ فِی الْجَبْھَةِ صَدَقَةٌ۔ گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا جبہہ گھوڑوں خچروں غلام لونڈی سب کو کہتے ہیں اُن میں کسی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

قَدْ اَرَاحَکُمُ اللّٰہُ مِنَ الْجَبْھَةِ وَالسَّجَّةِ وَالْبَجَّةِ۔ اللہ نے تم کو ذلت اور رسوائی سے (یا جبہہ ایک بت کا نام ہے اُس کی پرستش سے) اور دودھ پانی ملاکر پینے سے (یا سجہ بھی ایک بت کا نام ہے اُس کے پوجنے سے) اور اونٹ کا خون پینے سے نجات بخشی، راحت دلائی۔ (جبہہ اُن لوگوں کو بھی کہتے ہیں جو کسی کی دیت اُٹھانے یا تاوان دینے میں کوشش کررہے ہوں اور جس کے پاس جائیں وہ اُنکی بات نہ ماننے سے شرم کرے)۔

فَقَالُوْا عَلَیْہِ التَّجْبِیْہُ۔ (آنحضرت نے یہودیوں

سے پوچھا تمہارے نزدیک زنا کی سزا کیا ہے) انہوں نے کہا مرد اور عورت دونوں کا منہ کالا کرنا اور اونٹ یا گدھے پر اسطرح بٹھا کر کہ ایک کا منہ ادھر ہو ایک کا اُدھر، تشہیر کرنا۔

جَبْوَةٌ۔ یا جَبَاوَةٌ۔ اکٹھا کرنا، تحصیل کرنا۔

جَبَا۔ حوض یا کنوے سے پانی نکالنے کا مقام یا اُس کے گرد اگرد جو مٹی وغیرہ ہوتی ہے یا مینڈ۔

مَنْ اَجْبَا فَقَدْ اَرْبٰی۔ جس نے کھیتی کو پختہ ہوجانے کے پہلے بیچا۔ اُس نے سود کھایا۔ (یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے جَبْءٌ میں مگر صاحب مجمع نے اسکو یہاں ذکر کیا ہے۔ صاحب نہایہ نے کہا اصل میں یہ لفظ مہموز ہے مگر روایت بغیر ہمزہ کے ہے شاید یہ راوی کی تحریف ہو یا اَرْبٰی کا قافیہ ملانے کے لئے ہمزے کو گرا دیا۔ بعضوں نے کہا اَجْبٰی ناقص یائی ہے اُس سے یہ مراد ہے کہ اپنے اونٹ کو زکوٰۃ کے تحصیلدار سے چھپائیے تاکہ زکوٰۃ نہ دینا پڑے۔ بعضوں نے کہا بیع عینہ مراد ہے یعنی مثلاً ایک شخص کے ہاتھ اُدھار ایک چیز سو روپیہ کو بیچنا پھر بہتر روپیہ نقد دیکر اُس سے خرید لینا یہ بیع سود خواروں نے ایجاد کی ہے)۔

فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی جَبَاھَا۔ آنحضرتؐ اُس کنوے کی مینڈ پر بیٹھے

جِبَابَۃٌ بکسرۂ جیم۔ جو پانی حوض میں جمع کیا جائے۔

جَبْیٌ۔ یا جِبَایَۃٌ۔ جمع کرنا۔

تَجْبِیَۃٌ۔ ہاتھوں کو گھٹنوں یا زمین پر رکھ کر اوندھا ہونا، سر جھکانا (یعنی رکوع یا سجدہ)

اِنَّھُمْ اشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا یُعْشَرُوْا وَلَا یُحْشَرُوْا وَلَا یُجَبُّوْا فَقَالَ لَکُمْ اَنْ لَّا تُعْشَرُوْا وَلَا تُحْشَرُوْا وَلَا خَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَّیْسَ فِیْہِ رُکُوْعٌ۔ ثقیف کے لوگوں نے یہ شرط لگائی (اس شرط سے اسلام قبول کیا) کہ ہم سے دسواں حصہ پیداوار کا (زکوٰۃ میں) نہ لیا جائے اور جہاد کیلئے ہم کو نہ نکالا جائے اور اوندھے نہ کئے جائیں (یعنی رکوع اور سجدہ ہم سے نہ کرایا جائے) (مطلب یہ کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے) آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا یہ دو شرطیں منظور کہ تم سے دسواں حصہ زکوٰۃ کا نہیں لیا جائیگا، جہاد کے لئے تم کو نہیں نکالیں گے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ دین کیا کام کا جس میں رکوع اور سجود اللہ کی عبادت نہو۔ جابرؓ نے کہا آنحضرتؐ کو یہ معلوم تھا کہ جب ثقیف کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے (اسلام کا نور اُن کے دل میں سما جائیگا) تو پھر زکوٰۃ بھی دیں گے، جہاد بھی کرینگے اس لئے آپ نے ان دو شرطوں کو منظور کر لیا مگر نماز کے ترک کی اجازت نہ دی کس لئے کہ نماز کا وقت تو ہر روز پانچ بار آتا ہے اور زکوٰۃ سال بھر میں ایک بار دیجاتی ہے اور جہاد کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔

فَیَقُوْمُوْنَ فَیُجَبُّوْنَ تَجْبِیَۃَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ قِیَامًا لِّرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے قیامت اور نفخ صور کا ذکر کیا اور کہا) پھر لوگ کھڑے ہوں گے اور ایک بارگی ایک شخص کی طرح کھڑے کھڑے پروردگار کے سامنے جھک جائیں گے (رکوعی آداب بجالائیں گے۔ بعضوں نے کہا سجدے میں گر پڑیں گے)۔

فَاِذَا اَنَا بِتَلٍّ اَسْوَدَ عَلَیْہِ قَوْمٌ مُّجَبُّوْنَ یُنْفَخُ فِی اَدْبَارِھِمْ بِالنَّارِ۔ یکایک میں ایک کالا ٹیلہ (ربٹہ) دیکھا اُس پر کچھ لوگ اوندھے پڑے تھے اُنکی گانڈوں میں آگ پھونکی جا رہی تھی۔

كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ مُجَبِّيَةً جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ - یہودی کہتے تھے جب کوئی مرد اپنی عورت سے اُسکو اوندھا کرکے صحبت کرے تو لڑکا احول (یعنی ترچھی آنکھ کا) پیدا ہوتا ہے (جو ایک کو دو دیکھتا ہے)۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نہ اشرفی نہ روپیہ محصول میں کچھ نہ لوگے یہ اِجْتِبَاءٌ سے ماخوذ ہے جسکا معنے ذرائع، آمدنی سے مال کی تحصیل کرنا۔ یا چننا، منتخب کرنا۔ اُسی سے مُجْتَبٰی آنحضرت ؐ کا لقب ہے اور مصطفٰی یعنی چنے گئے اور منتخب کئے گئے تمام آدمیوں میں سے اِجْتِبَا کا معنی اختراع اور تراش لینے کے بھی آئے ہیں جیسے لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا میں۔

نَبَطِيٌّ فِيْ جِبْوَتِهٖ - خراج جوڑنے اور تحصیل کرنے میں اُس کی حالت نبطی کی سی ہے (نبط ایک قوم ہے عجمیوں کی)۔

اِنَّهُ اجْتَبَاهُ لِنَفْسِهٖ - آپ نے اُس کو خاص اپنے لئے چن لیا۔

بَيْتٌ مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ مُّجَبَّاةٍ - حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت ؐ سے پوچھا بہشت میں قصب کا گھر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا خولدار موتی کا ایک گھر۔ ابن وہب نے مُجَبَّاةٍ کا یہی معنی کیا ہے خولدار۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ خطابی نے کہا ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ مقلوب ہو اور جوب سے نکلا ہو جس کے معنی کاٹنے کے ہیں اور جوب اُس گڈھے کو بھی کہتے ہیں جو پتھر یا لکڑی میں کیا جائے اُس میں پانی اکٹھا ہوتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں جَبَّى الرَّجُلُ - کے معنی لغت میں یہ آئے ہیں کہ آدمی اوندھا ہو گیا بشکل رکوع اُس کی مناسبت موتی سے نہیں نکلتی تو یقیناً یہ اور کوئی لفظ ہوگا جس کو راوی نے تحریف کر دیا۔

جَابِیْ - تحصیلدار، اور ٹڈی۔

جَابِيَة - ایک بستی کا نام ہے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ التَّاءِ

جَتٌّ - ٹٹول کر جانور موٹا ہے یا دُبلا۔ بعضوں نے کہا اصل میں جَسٌّ تھا سین کو تاء سے بدل دیا۔

جَتْرٌ - چھاتا - چھتری شمسیہ - یہ معرب ہے چتر کا

جَيْتَرٌ - ٹھنگنا - پست قد آدمی۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الثَّاءِ

جَثٌّ - ڈرنا، کاٹنا، جڑ سے اُکھیڑنا، مارنا۔

اِجْتِثَاثٌ - جڑ سے اُکھیڑنا۔

فَاِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَنِيْ بِحِرَاءٍ فَجُئِثْتُ مِنْهُ کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ ہے جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا میں اُس کی وجہ سے ڈرایا گیا یا فَجُثِثْتُ مِنْهُ - میں اُس سے ڈر گیا یہ جَثَّ يُجَثُّ سے نکلا ہے بمعنی ڈر گیا۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے "میں اپنی جگہ سے اُکھیڑ ڈالا گیا"۔ ایک روایت میں فَجُئِثْتُ ہے۔ اُسکا ذکر اوپر گذر چکا۔

مَا نَرٰى هٰذِهِ الْكَمْاَةَ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِيْ اُجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ فَقَالَ بَلْ هِيَ مِنَ الْمَنِّ - ایک شخص نے آنحضرت ؐ سے کہا یہ کھنبی (کوکرمتا) کا درخت ہے ہم سمجھتے ہیں یہ وہی درخت ہے جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض آپ نے فرمایا واہ واہ کھنبی تو من میں سے ہے (جو اللہ تعالیٰ نے

بنی اسرائیل پر اُتارا تھا)۔
اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جُثَّتِہٖ۔ یا اللہ زمین کو اُسکے جسم سے جدا رکھ۔

جَثْجَاثٌ۔ ایک زرد درخت ہے کڑوا خوشبودار اسمیں بابونہ کی طرح پھول ہوتے ہیں۔
وَعَرَصَاتُ جَثْجَاثٍ۔ اور جثجاث کے میدان۔ عرب کے ایک شاعر نے اپنے اونٹنی کی تعریف میں یہ مصرعہ کہا تَرْعَی الْعِرَارَ الْغَضَّ وَالْجَثْجَاثَا۔ (یعنی وہ اونٹنی تازی عرار اور جثجاث چرتی ہے عرار بھی ایک زرد رنگ کی خوشبودار گھانس ہے) اب اُسکو دوسرے مصرعہ کے لئے کوئی قافیہ نہ سوجھا تو کمبخت کیا کہنے لگا وَاُمُّ عَمْرٍو طَالِقٌ ثَلٰثًا۔ ام عمرو اُس کی جورو تھی لوگوں نے کہا بھلا ام عمرو نے کیا قصور کیا جو تو نے اُس کو طلاق دیدیا کہنے لگا میں کیا کروں وہ قافیہ میں آگئی ایسے ہی شاعروں کے باب میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ اَلَمْ تَرَ اَنَّھُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّھِیْمُوْنَ۔

جَثْمٌ۔ یا جُثُوْمٌ۔ زمین سے لگ جانا۔ اپنی جگہ سے نہ ہلنا سینے کے بل گرنا۔
نَھٰی عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ۔ آپ نے جانور کو باندھ کر اُسکو تیروں (گولیوں) وغیرہ سے مارنے کو منع فرمایا (جیسے جاہل بے رحم لوگ کیا کرتے ہیں۔ بے زبان پرندوں کو باندھ کر اُنکو نشانہ بناتے ہیں۔ یہ عام ہے ہر جانور کو شامل ہے مگر اکثر پرندوں اور خرگوش وغیرہ میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)۔
فَلَزِمَھَا حَتّٰی تَجَثَّمَھَا۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ رہا یہانتک کہ اُسپر چڑھ بیٹھا۔
اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِہٖ۔ شیطان اُسکے دل پر جم گیا ہے۔

فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ۔ آدمی کے جسم میں۔
اَلشَّیْطَانُ یُدِیْرُ ابْنَ اٰدَمَ بِکُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا اَعْیَاہُ جَثَمَ لَہٗ عِنْدَ الْمَالِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِہٖ شیطان آدمی کو ہر طرح گھماتا رہتا ہے (جسطرح ناچ چاہتا ہے نچاتا ہے) جب کوئی آدمی شیطان کو تھکا ڈالتا ہے (اُسکو عاجز کر دیتا ہے اُسکے داؤ میں نہیں آتا) تو وہ کیا کرتا ہے مال و دولت آنے پر اُس کے پاس جم جاتا ہے اُس کی گردن تھام لیتا ہے۔
مترجم نے کئی آدمیوں کو دیکھا جو بڑے عابد زاہد شب بیدار تہجد گذار تھے اتفاق سے اُنکو دولت مل گئی تو سارا التقویٰ اور زہد بھول گئے۔ دنیا میں ایسے مشغول ہوئے کہ دین کے کاموں کا ذرا بھی خیال نہ رہا۔
رَجُلٌ جَثَّامَۃٌ یا جُثَمَۃٌ بڑا سونیوالا۔

جُثُوٌّ۔ یا جُثِیٌّ۔ ناقص واوی ہو یا ناقص یائی گھٹنوں کے بل بیٹھنا۔ یا انگلیوں کی نوکوں پر کھڑا ہونا۔
مِنْ اٰدَابِ الدُّعَاءِ الْجُثُوُّ۔ دعا کے آداب میں یہ بھی ہے کہ آدمی دو زانو بیٹھے (جیسے نماز میں بیٹھتا ہے)۔
مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ۔ جو شخص جاہلیت کے زمانہ کیطرح آواز نکالے (نوحہ کرے چیخے چلاّئے) تو وہ دوزخ میں ہے۔
جُثَا اور جِثًا اور جُثًا۔ جثوہ کی جمع ہے۔ یعنی پتھروں کا ڈھیر یا مٹی کا ڈھیر جیسے جُثّی ہر۔
مَنْ دَعَا یَا لَفُلَانٍ فَاِنَّمَا یَدْعُوْ اِلٰی جُثَا النَّارِ۔ جو شخص نام لیکر میت پر روئے کہے ہائے فلانے تو وہ دوزخ کے ڈھیر کیطرف بلاتا ہے۔

إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جُثًى كُلُّ أُمَّةٍ تَتْبَعُ نَبِيَّهَا۔ قیامت کے دن لوگوں کی جماعتیں ہو جائیں گی ہر جماعت اپنے پیغمبر کے پیچھے ہو لے گی، ایک روایت میں جُثِيًّا ہے بتشدید یا۔ یہ جاثٍ کی جمع ہے یعنی گھٹنوں کے بل بیٹھنے والے یا پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہونے والے۔

أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّجْثُوْ لِلْخُصُوْمَةِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ حضرت علی نے فرمایا، میں سب سے پہلے دونوں زانوؤں کے بل بیٹھ کر اللہ تعالٰی کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کروں گا فریاد کروں گا کہ لوگوں نے میرے ساتھ ایسی ایسی بدسلوکی کی)۔

حَوْلَ جَهَنَّمَ جُثِيًّا۔ دوزخ کے گرداگرد زانوؤں کے بل بیٹھے ہوں گے۔

فَجَثَتْ فَتَاةٌ۔ ایک جوان عورت دونوں زانوؤں کے بل بیٹھی۔

رَأَيْتُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ جُثًا۔ میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیروں کی طرح۔

فَإِذَا لَمْ نَجِدْ حَجَرًا جَمَعْنَا جُثْوَةً مِنْ تُرَابٍ۔ جب ہم کو پتھر نہ ملتا تو مٹی کا ایک سمٹا لیتے۔

إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ مُجَثِّيَةً۔ بعضوں نے مُجَثَّاةً پڑھا ہے یعنی دونوں زانوؤں کے بل اوندھا کر کے (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے)۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْحَاءِ

جَحٌّ۔ حنظل کھانا۔ یا جُح کھانا۔ جُح کہتے ہیں خربوزے یا ککڑی کو۔

أَجَحَّتِ الْمَرْأَةُ۔ عورت کے جننے کا وقت آن پہنچا۔

مَرَّ بِامْرَأَةٍ مُجِحٍّ۔ ایک عورت پر سے گذرے جس کی زچگی کا وقت نزدیک آ لگا تھا۔

إِنَّ كَلْبَةً كَانَتْ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ مُجِحًّا فَعَوٰى جِرَاؤُهَا فِيْ بَطْنِهَا۔ بنی اسرائیل میں ایک کتی جننے کے قریب تھی اس کا بچہ اس کے پیٹ ہی میں بھونکنے لگا (آواز کرنے لگا)۔

جَحْجَحٌ۔ یا جَحْجَاحٌ۔ سخی، سردار، جَحَاجِحَةٌ اس کی جمع ہے۔ سیف ذی یزن کی حدیث میں ہے بِيْضٌ مَغَالِبَةٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَةٌ۔

أَمُهْتَمِلَةٌ أَمْ مُجَحْجِحَةٌ۔ کیا نابود کرنیوالی ہے یا رکنے والی ہے۔ بعضوں نے کہا یہ لفظ مقلوب ہے اصل میں مُحَجْجِحَةٌ بتقدیم حائے مہملہ برجیم معجمہ تھا۔

جَحْجَحْتُ۔ میں ایک بات کہنا چاہتا تھا مگر نہیں کہی باز آ گیا (یہ عرب لوگ کہتے ہیں)۔

جَحْدٌ۔ یا جُحُوْدٌ۔ جان بوجھ کر انکار کرنا، جھٹلانا۔

جَحْدَلَةٌ۔ پچھاڑنا۔ باندھنا، بھرنا، جوڑنا، محتاجی کے بعد مالدار بن جانا۔ جَحَّال (شتربان) ہونا، جانور کو پر چلانا۔

رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَأْسِيْ قُطِعَ وَهُوَ يَتَجَحْدَلُ وَأَنَا أَتْبَعُهُ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور وہ لوٹتا پوٹتا جا رہا ہے میں اس کے پیچھے لگا ہوا ہوں تو يَتَجَحْدَلُ کا معنی یہ ہوگا وہ پچھڑ رہا ہے مگر یہ معنی یہاں نہیں جمتا۔ معلوم ہوا کہ راوی کی غلطی ہے اس نے بجائے يَتَدَحْرَجُ کے يَتَجَحْدَلُ کر دیا۔

جُحُوْرٌ۔ سوراخ میں گھس جانا، آنکھ کا بیٹھ جانا، دیر کرنا۔

جُحْرٌ۔ سوراخ۔ بل، اس کی جمع جِحَرَةٌ اور اَجْحَارٌ اور اَجْحِرَةٌ ہے۔ عام لوگ جحر کو معنی دبر استعمال

کرتے ہیں۔
لَیْسَتْ عَیْنُہٗ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَحْرَاءَ۔ دجال کی آنکھ نہ اُٹھی ہوگی نہ اندر گھسی ہوگی۔ بعضوں نے اسکو جَخْرَاءَ پڑھا ہے جیم معجمہ پھر خائے معجمہ سے۔ اُس کے معنی آگے آتے ہیں۔
اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَۃُ حَرُمَ الْجُحْرَانِ۔ بہ ضمہ نون اور بہ کسرۂ نون دونوں طرح مروی ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوگا کہ حیض کیحالت میں عورت کی فرج حرام ہے۔ جُحران فرج کو کہتے ہیں اور جب نون مکسور ہو تو یہ تثنیہ ہوگا جحر کا۔ یعنی دونوں سوراخ (فرج اور دبر) حرام ہوں گے ابن جوزی نے کہا کسرہ کی روایت غلط ہے کیونکہ دبر تو ہمیشہ سے حرام ہی ہے حیض کی حالت میں اُسکا حرام ہونا کیا معنی۔ بعضوں نے کہا حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ دبر کا سوراخ تو پہلے ہی سے حرام تھا ہے جب حیض آیا تو دونوں حرام ہوگئے۔

اِطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِیْ بَعْضِ حُجَرِہٖ۔ ایک سوراخ سے آنحضرت صلعم کے کسی حجرے میں جھانکا (یہ جھانکنے والا مروان تھا جس کو آپ نے مدینہ سے نکلوا دیا تھا۔)
تَلْدِغُ اَبُوْبَکْرٍ مِنَ الْجُحْرِ۔ ابوبکر صدیق رضہ کو (غار ثور میں) ایک سوراخ سے ڈنک مارا گیا (جس میں انہوں نے اپنا پاؤں لگا دیا تھا)۔
لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَتَبِعْتُمُوْھُمْ۔ (تم بھی اگلی امتوں (یہود اور نصاری) کی چال چلوگے) اگر وہ گھوڑ پھوڑ کے سوراخ میں گھسیں تو تم بھی ان کے پیچھے پیچھے گھس جاؤگے (یعنی اپنی عقل اور فہم سے کام لینا چھوڑ دوگے بس نصاریٰ کی تقلید پر جان دوگے۔ آپ کا ارشاد بالکل پورا ہوا۔ ہمارے زمانہ میں تو مسلمانوں نے کھانے پینے پہننے غرض آرایش زیب و زینت معاشرت کے کل امور میں نصاریٰ کی تقلید اختیار کر لی ہے اور یہ نہیں سوچتے کہ کون سا کام اُنکا قابل تقلید ہے اور کونسا قابل رد و انکار۔ نہ اس میں فکر کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کی آب و ہوا اور مزاج ان کاموں کو مقتضی ہے یا نہیں ؟)
لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْجُحْرِ۔ کوئی تم میں کا (زمین کے) سوراخ میں پیشاب نہ کرے (کیونکہ شاید اُس میں کوئی زہریلا جانور ہو وہ نکلکر کاٹ لے۔ کہتے ہیں سعد بن عبادہ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا اُس میں جن رہتے تھے۔ انہوں نے سعد کو قتل کر ڈالا۔ ایک لونڈی نے سوراخ میں پیشاب کیا جن اُس پر چڑھ بیٹھا وہ بیمار ہوگئی۔ ایک بزرگ نے اس جن سے کہا کیوں اس لڑکی کو ستاتا ہے چھوڑ دے وہ کہنے لگا اسکو تو مار کر چھوڑونگا۔ اسنے کہ میں نے نماز پڑھنے کے لئے مصلّےٰ بچھایا تھا اُس نے ایک دم آن کر اُس پر پیشاب کر دیا)
فِیْ جُحْرَیْ اُذُنَیْہِ۔ اُس کے دونوں کان کے دونوں سوراخوں میں۔
لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ یا لَا یُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ

جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ ۔ مومن کو ایک ہی سوراخ سے دوبار ڈنک نہیں مارا جاتا۔ (پہلے ڈنک میں وہ ہوشیار ہو جاتا ہے پھر ایسا کام نہیں کرتا جیسے کہتے ہیں دودھ کا جلا چھاچھ (چھاج) پھونک پھونک کر پیتا ہے)۔

مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبَ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةُ ۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔

بَالَ فِي الْجُحْرِ ۔ سوراخ میں پیشاب کیا۔

جَحْش ۔ کھال چھیلنا۔

إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ ۔ آنحضرت گھوڑی پر سے گر پڑے آپ کے ایک طرف کا جسم چھل گیا (اللہ نے بچا دیا اور زیادہ ضرب نہیں آئی)۔

بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُجَاحِشُ ۔ (جب قیامت کے دن آدمی کے اعضا اس کے خلاف گواہی دیں گے تو وہ کہیگا چلو دور ہو میں تمہارے ہی لئے تو بچاؤ کرتا رہا تھا۔ (اپنے برے اعمال سے مکر گیا تھا کہ تم کو تکلیف نہ پہونچے)۔

فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْسَرُ ۔ آپ کے بائیں طرف کا جسم چھل گیا۔ جحش گدھے کے بچے کو بھی کہتے ہیں۔ اور جحش حضرت زینب کے والد کا بھی نام تھا)۔

جُحُوظ ۔ آنکھ باہر نکل آنا یا آنکھ بڑی ہونا ٹکٹکی لگانا، گھورنا۔

جَحْظ گھورنا۔

جَاحِظ ۔ معتزلہ کا ایک عالم گذرا ہے جو بڑا ادیب بھی تھا۔

وَأَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ جُحَّظٌ تَنْتَظِرُوْنَ الْعَدْوَةَ ۔ تم اس دن آنکھیں نکالے ہوئے فسادوں کے منتظر تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

جَحْف ۔ کھال چھیلنا، کھودنا، اکٹھا کرنا، لات مارنا باہر نکالنا، مائل ہونا، گینہ کھیلنا، اچک لیجانا۔

إِجْحَاف ۔ اٹھانا، لیجانا، ہلاک کرنا، نزدیک ہونا۔

خُذُوا الْعَطَاءَ مَا كَانَ عَطَاءً فَإِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَيْشٌ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَارْفُضُوْهُ ۔ سرکاری منصب یومیہ ماہوار سالانہ ششماہی جب تک منصب رہے (یعنی شریعت کے موافق امام برحق عطا کرے) تو لو پھر جب قریش کے لوگ بادشاہت کیلئے تلواریں چلائیں (ایک دوسرے سے لڑیں) تو اسکو چھوڑ دو۔ (کسی فریق کے ساتھی نہ بنو اپنی گذر اور طرح سے کرو۔ مثلاً تجارت، صنعت، زراعت وغیرہ سے)۔

إِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ ۔ میں نے ان لوگوں کے لئے معاشیں مقرر کیں جن کو احتیاجوں نے فقیر بنا دیا (ان کے پاس مال متاع نہیں رہا)۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَكَانَ أَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاجْتَحَفَ ابْنَتَهَا زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا ۔ عمار بن یاسرؓ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے وہ ان کے دودھ بھائی تھے اور انکی بیٹی زینب کو انکی گود سے چھین لیا۔

وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ۔ آپ نے شام والوں کا میقات جحفہ مقرر کیا۔ (یہ ایک مقام ہے مکہ مدینہ کے درمیان رابغ کے قریب)۔

فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ ۔ اس بخار کو تو جحفہ میں بھیجدے (اس زمانہ میں وہاں یہودی رہتے تھے کہتے ہیں آپ کی دعا کا اثر اب تک باقی ہے۔ جو کوئی جحفہ کا پانی پئے اسکو بخار آتا ہے)۔

سَيْلٌ جُحَافٌ ۔ بہیا جو سب بہالے جائے۔

إِنْ بَسَطْتُ وَبَسَطُوْا أَجْحَفْتُ بِهِمْ ۔ اگر میں اسراف کروں وہ بھی اسراف کریں تو میں انکو نقصان پہنچانیوالا ہونگا۔

اَجْحَفَ بِعَبْدِہٖ - اپنے غلام کو ایسے کام کی تکلیف دی جو اس سے نہ ہو سکے۔

جَحْمٌ - سلگانا۔ کھولنا، باز رہنا، شعلے مارنا۔

کَانَ لِمَیْمُوْنَۃَ کَلْبٌ یُقَالُ لَہٗ مِسْمَارٌ فَاَخَذَہٗ دَاءٌ یُقَالُ لَہُ الْجُحَامُ فَقَالَتْ وَارَحْمَتَا لِمِسْمَارٍ - ام المؤمنین میمونہ کے پاس ایک کتا تھا اسکا نام مسمار تھا اسکو جحام کی بیماری ہوگئی (جحام ایک بیماری ہے جو کتے کے سر میں ہو جاتی ہے آنکھیں سوج جاتی ہیں) وہ کہنے لگیں ہائے بیچارہ مسمار رحم کے قابل ہے۔

جَحِیْمٌ - دوزخ کیونکہ اس میں بہت سخت آگ ہے سخت شعلہ مارنیوالی آگ کو جو ایک گڑھے میں ہو اسکو جحیم کہتے ہیں۔ جحمہ بھی اسی کے معنی میں ہے۔

جَحْمَۃُ الْاَسَدِ - یعنی شیر کی آنکھ چونکہ وہ آگ کی طرح چمکتی اور سرخ ہوتی ہے۔

جَاحِمٌ - بہت گرم مکان۔

اَجْحَمَ - باز رہا۔

جَحْمَرِشٌ - بڑھیا اسیطرح جحمرش اسکی تصغیر جُحَیْمِرٌ آتی ہے شین تصغیر میں گر جاتی ہے۔

اِنِّی امْرَأَۃٌ جُحَیْمِرٌ - میں بوڑھی عورت ہوں۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْخَاءِ

جَخْجَخَۃٌ - پکارنا، چلانا، گرانا، جماع کرنا۔

اِذَا اَرَدْتَ الْعِزَّ فَجَخْجِخْ فِیْ جُشَمٍ - اگر تو عزت چاہتا ہے تو جشم قبیلے کو پکار ان میں شریک ہو جا۔ (جشم ایک قبیلہ ہے بنو حارث کا)۔ جَخْجِخْ صیغہ امر ہے جَخْجَخَۃٌ سے بفتح جیم معجمہ وسکون خائے معجمہ وکسرہ جیم معجمہ وسکون خائے معجمہ۔

جَخٌّ - لیٹنا۔ جماع کرنا، نماز میں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھنا۔

کَانَ اِذَا سَجَدَ جَخَّ - آنحضرتؐ جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے ایک روایت میں جَخّٰی ہے۔

جَخَرٌ - کنوے کا منہ بڑا کرنا، بدبودار ہونا، بڑا ہونا، خالی ہونا۔

جَخْرَاءُ - وہ عورت جس کی فرج بدبودار ہو

عَیْنٌ جَخْرَاءُ - چیپڑ والی آنکھ۔

عَیْنُ الدَّجَّالِ لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا جَخْرَاءَ - دجال کی آنکھ نہ اٹھی ہوگی نہ چیپڑ والی (بالکل … اور تنگ۔)

جَخْفٌ - فخر کرنا، اترانا، سو جانا، خراٹے لینا، ڈرانا۔

جَخَّافٌ - مغرور۔

فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ جَخْفًا جَخْفًا - حضرت عمرؓ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے فخر زمانہ ہو فخر زمانہ … ایک روایت میں جَفْخًا جَفْخًا ہے یہ مقلوب ہے۔

نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰی سَمِعْتُ جَخِیْفَہٗ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ - آنحضرتؐ بیٹھے بیٹھے سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

جَخْوٌ - اوندھا کرنا۔

تَجْخِیَۃٌ - نماز میں بازو پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا، جھک جانا۔

اِذَا سَجَدَ جَخّٰی - آپ سجدے میں تجخیہ کرتے

کَالْکُوْزِ مُجَخِّیًا - جیسے جھکا ہوا کوزہ (اس میں پانی نہیں رہتا یہ مثال اس دل کی دی جس میں نیک بات نہیں ٹھہرتی)۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الدَّالِ

جَدْبٌ۔ قحط سالی، خشکی، عیب کرنا۔
اَجْدَبَ الْقَوْمُ۔ اُن لوگوں پر قحط ہوا۔
اَرْضٌ جَدَبٌ۔ قحط زدہ زمین یا خشک اور سخت جو پانی نہ چوسے اُس کی جمع اَجْدُبٌ۔ پھر اُس کی جمع اَجَادِب ہے۔
وَكَانَتْ فِيْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ۔ اُسمیں کچھ زمینیں خشک اور سخت تھیں جنھوں نے پانی روک رکھا۔ (پیا نہیں) خطابی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے صحیح اَجَارِدُ ہے یعنی صاف پٹپڑ جنمیں روئیدگی نہ ہو۔ بعضوں نے اَحَادِبُ حائے حطی سے روایت کیا ہے یعنی اُونچی اور بلند زمینیں۔ صاحب نہایہ نے کہا صحیحین میں اَجَادِبُ ہے جیم معجمہ سے۔
هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَاَجْدَبَتِ الْبِلَادُ۔ اونٹ جانور مر گئے اور بستیاں قحط زدہ ہوگئیں۔
وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ۔ اور دوسری قحط زدہ ہے یہ ضد ہے خَصْبَةٌ کی۔
اِنَّهٗ جَدَبَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔ عشا کی نماز کے بعد گپ شپ کرنا (نقلیں حکایتیں داستان سننا) برا جانا معیوب رکھا (کیونکہ ایسا کرنے سے تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی بلکہ صبح کی نماز بھی وقت پر ادا نہ ہونیکا ڈر ہوگا)۔
اِذَا كَانَتِ الْاَرْضُ مُجْدِبَةً فَانْجُوْا عَلَى الدَّوَابِّ۔ جب زمین قحط زدہ ہو تو جانوروں کو اُس پر سے تیز لیجاؤ (جلدی وہاں سے گذر جاؤ)۔
جَدَثٌ۔ قبر۔ اُس کی جمع اَجْدَاثٌ ہے۔
فِيْ جَدَثٍ يَنْقَطِعُ فِيْ ظُلْمَتِهٖ اٰثَارُهَا۔ قبر میں جس کی تاریکی سے اُسکے نشان مٹ جائیں گے
نُبَوِّئُهُمْ اَجْدَاثَهُمْ۔ ہم اُن کو اُنکی قبروں میں اُتار دیں گے وہاں جگہ دینگے۔
جَدْحٌ۔ ستّو پانی میں گھولنا۔
اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا۔ اُتر ہمارے لئے ستّو گھول۔
مِجْدَحٌ۔ سہ شاخہ کفچہ جس سے شربت وغیرہ ملاتے ہیں۔
جَدَحُوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ شِرْبًا وَّبِيْئًا۔ انھوں نے اپنے اور میرے لئے ایک زہریلا شربت ملایا۔
لَقَدِ اسْتَسْقَيْتُ بِمَجَادِيْحِ السَّمَاءِ۔ میں نے آسمان کی کارتیوں (منازل نجوم جنکو دیکھ کر عرب لوگ یہ کہتے تھے کہ اب پانی برسیگا) سے پانی چاہا (اب ضرور پانی برسیگا)۔
مَجَادِيْحُ۔ جمع ہے مِجْدَح کی۔ وہ ایک ایسی کارتی (منزل) ہے جسکو عرب لوگ سمجھتے تھے کہ وہ خطا نہیں کرتی ضرور اُس سے پانی برستا ہے (یہ تین ستارے ہیں سہ شاخہ کفچہ کی طرح) بعضوں نے کہا وہ دبران ہے (جو چاند کی ایک منزل ہے وہاں پانچ ستارے اکٹھا ہیں) حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ان منزلوں سے میں نے پانی چاہا کیونکہ یہ تو کفر اور جاہلیت کی رسم ہے اُنکا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کا استغفار اور پروردگار کی بارگاہ میں گڑگڑانا یہ اُن ساری منزلوں کے برابر ہے جن کی عرب لوگ پانی چاہا کرتے تھے۔
جُدْجُدٌ۔ کنواں جس میں بہت پانی ہو اور ایک چھوٹا پرندہ جو ٹڈی کے برابر ہوتا ہے رات کو بہت آواز کرتا ہے۔ بعضوں نے کہا پپیا (صرصر) کو کہتے ہیں
فَاَتَيْنَا عَلٰى جُدْجُدٍ مُتَدَمِّنٍ۔ ہم ایک کنوئے پہ پہنچے جس کے گرد لید اور گوبر کی سبزی تھی۔ ابو عبیدہ نے

کہا صحیح تلی جثیّ ہے۔ جُد کہتے ہیں اُس کنوے کو جو اچھے سبز ترو تازہ مقام پر واقع ہو۔
فِی الْجُدِّ جُدٍ یَمُوْتُ فِی الْوَضُوْءِ قَالَ لَابَاْسَ بِہٖ۔ اگر جد جد وضو کے پانی میں گر کر مر جائے تو کچھ قباحت نہیں (کیونکہ اس میں خون نہیں ہوتا)۔
جَدٌّ۔ کاٹنا، کوشش کرنا، بڑا ہونا، نصیب، سعادت، تونگری، عظمت، مالداری، دادا، نانا۔
جِدٌّ۔ ٹھیک، درست، سچی طور سے کہنا (یہ ہزل کی ضد ہے) کوشش کرنا، یقینی ہونا، انتہا درجے کا ہونا، نہر کا کنارہ۔
جُدٌّ۔ کنارہ، مٹاپا، کنواں جو سبز ترو تازہ مقام میں ہو، سمندر کا کنارہ۔
تَعَالٰی جَدُّكَ۔ تیری عظمت اور بزرگی بہت بلند ہے۔
لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ تیرے سامنے تونگر کی تونگری کچھ کام نہ آئیگی (بلکہ نیک اعمال کام آئیں گے) یا اُسکا نصیبہ یا اُسکا دادا نانا کچھ کام نہیں آئیگا۔ بعضوں نے بکسرۂ جیم پڑھا ہے یعنی کوشش کرنے والی کی کوشش کچھ کام نہ آئیگی۔
وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ کیا دیکھتا ہوں دنیا میں جو تونگر لوگ تھے وہ روک دیے گئے ہیں (بہشت میں جانے سے)۔
دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ۔ نئے کپڑے منگوائے۔
اَصْحَابُ الْجَدِّ۔ نصیبے والے وجاہت والے بعضوں نے کہا حکومت والے۔
كَانَ الرَّجُلُ اِذَا قَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ جَدَّ فِيْنَا۔ جب کوئی شخص ہم میں سے سورۂ بقر اور سورۂ آل عمران پڑھ لیتا (اُنکو تفسیر اور شان نزول وغیرہ سمیت یاد کر لیتا) تو اُسکا درجہ بڑا ہوتا (وہ عالم گنا جاتا)۔
اِذَا جَدَّ فِی السَّفَرِ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ۔ آنحضرتؐ کو جب جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیتے (اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو سفر میں جمع کو جائز نہیں رکھتے)۔
جَدَّ یَجُدُّ یَجِدُّ جَدَّ بِهِ الْاَمْرُ یا اَجَدَّ بِهِ الْاَمْرُ یا جَدَّ فِيْهِ یا اَجَدَّ فِيْهِ۔ ان سب کے ایک معنی ہیں یعنی کوشش کی، اہتمام کیا۔
لَئِنْ اَشْهَدَنِی اللّٰهُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتَالَ الْمُشْرِكِيْنَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا اُجِدُّ یا مَا اَجِدُّ یا مَا اُجُدُّ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آنحضرتؐ کے ساتھ مشرکوں کے کسی جنگ میں حاضر کیا تو اللہ دیکھ لیگا میں کیسی کوشش کرتا ہوں (کیسی بہادری سے لڑتا ہوں)۔
حَتّٰی اشْتَدَّ النَّاسَ الْجِدُّ لوگوں پر جہاد کیلئے کوشش کرنا (سفر کرنا) سخت ہوا۔
هٰذَا جَدُّكُمْ۔ (یہ مدینہ کے یہودیوں نے آنحضرتؐ کو آتے دیکھ کر انصار سے کہا) انصاری لوگو تمہارا حاکم یا تمہارا نصیبہ یا تمہارا بزرگ یا تمہارا نصیب آن پہنچا۔
كَتَبَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِی الْجَدِّ۔ کوفہ والوں نے دادا کے باب میں لکھا جب باپ نہ ہو تو اُس کو ترکے میں سے کیا ملیگا۔
نَهٰى عَنْ جَدَادِ اللَّيْلِ۔ رات کو کھجور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ رات کو مسکین اور فقیر نہیں آسکتے دن کو کاٹیں تو کچھ اُنکو بھی ملجاتی ہے)۔
اَوْصٰی بِجَادٍّ مِائَةِ وَسْقٍ لِلْاَشْعَرِيِّيْنَ وَبِجَادٍّ مِائَةِ وَسْقٍ لِلشَّيْبِيِّيْنَ۔ اشعری لوگوں کے لئے اتنی درختوں کی وصیت کی جن میں سے

دس کھجور کاٹی جائے اور ایسی ہی شیئی لوگوں کیلئے۔

مَنْ رَبَطَ فَرَسًا فَلَهُ جَادُّ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ وَسْقًا جو شخص جہاد کیلئے گھوڑا تیار رکھے اُسکو ایک سو پچاس وسق کھجور کے کٹاؤ کے موافق درخت دیے جائینگے (یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے)۔

اِنِّیْ کُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میں نے تجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (یہ ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا)۔

نَحَلَنِیْ اَبِیْ جَادَّ عِشْرِيْنَ۔ میرے والد نے مجھ کو بیس وسق کھجور کے کٹاؤ کے درخت دیئے تھے۔ (ابوبکر صدیقؓ نے حالت صحت میں حضرت عائشہؓ کو اتنے کھجور کے درخت دیے تھے مگر اُنکا قبضہ نہیں کرایا تھا تو مرض موت میں یہ فرمایا کہ اُن درختوں میں دوسرے وارثوں کا بھی حصہ ہے۔

مِنْ كُلِّ جَادٍّ عَشْرَةٍ۔ ہر اُتنے درختوں میں جن میں سے دس وسق کھجور کاٹی جائے۔

عَلٰی جَدَدِ السَّلَامَةِ۔ سلامتی کے رستہ پر۔

جَدَّ لَهُ۔ اُس کیلئے کاٹ دیا۔

يُسْلِفُنِیْ اِلَی الْجِدَادِ۔ کھجور کے کٹاؤ کے زمانہ تک مجھ کو قرض دے۔

يَجُدُّوْنَ۔ کاٹتے ہیں۔

لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا کوئی تم میں سے ایسا نہ کرے کہ اپنے بھائی کی چیز دل لگی ہنسی کے طور پر لے پھر سچ مچ اُسکو رکھ لے (یعنی جد کے طور پر تو ہازل اور لاعب کے بعد وہ جادّ ہوا)

اَجِدَّكُمَا لَا تَقْضِيَانِ كَرَاءَكُمَا۔ کیا سچ کہتے ہو (یا تم کو قسم ہے) تم اپنا کرایہ نہیں دینے کے۔

لَا يُضَحّٰی بِجَدَّاءَ۔ ایسی مادہ بکری قربانی نہ کرے جسکا دودھ بیماری کی وجہ سے خشک ہو گیا ہو۔ کہتے ہیں تَجَدَّدَ الضَّرْعُ تھن سوکھ گیا۔

جَدَّاءُ۔ وہ عورت جسکے پستان چھوٹی ہوں۔

اِنَّهَا بَجَدَّاءُ۔ وہ عورت چھوٹی پستان والی ہے

جُدَّ ثَدْيَا اُمِّكَ۔ خدا کرے تیرے ماں کی پستان کاٹی جائیں۔

كَانَ لَا يُبَالِیْ اَنْ يُّصَلِّیَ فِی الْمَكَانِ الْجَدَدِ۔ ہموار زمین پر نماز پڑھنے میں پرواہ نہیں کرتے۔ بعضوں نے جَدَد کے معنی باریک ریت کے کئے ہیں۔

فَوَحِلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ عقبہ بن ابی معیط کا گھوڑا ایک ہموار زمین میں کیچڑ میں پھنس گیا۔

كَانَ يَخْتَارُ الصَّلٰوةَ عَلَی الْجُدِّ اِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ وہ نہر کے کنارے اگر ہو سکتا تو نماز پڑھنا پسند کرتے۔

جُدٌّ اور جُدَّةٌ۔ نہر یا سمندر کا کنارہ لب پورٹ بندر ساحل)۔

جُدَّةٌ۔ ایک شہر کا نام جو مکہ کے راستہ میں ہے عام لوگ اُس کو جَدَّہ بفتحہ جیم کہتے ہیں کس لئے کہ وہاں حضرت حوا کی قبر ہے جو سب لوگوں کی دادی ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے اور قبر بھی جعلی اور مصنوعی ہے۔

وَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٍ عَنْ يَمِيْنِیْ۔ بڑے بڑے کھلے راستے میری داہنی طرف ہیں جَوَادُّ جمع ہے جَادَّہ کی۔ جادّہ کہتے ہیں بیچ راستہ کو۔ بعضوں نے کہا بڑے راستے شاہراہ کو جس میں دوسرے راستے جا کر ملتے ہیں۔

وَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍّ۔ یکایک میں بڑے راستوں میں تھا۔
مَا عَلٰی جَدِیْدِ الْاَرْضِ۔ روئے زمین پر جو ہے یا نہیں ہے۔
جَدِیْد۔ موت کو بھی کہتے ہیں۔ اور بڑی نصیب والے کو، موٹی گدہی (مادیان) کو نئی چیز کو۔
کُلُّ جَدِیْدٍ لَذِیْذٌ اِلَّا الْمَوْتَ۔ ہر نئی چیز مزیدار ہے موت کے سوا۔
مترجم۔ کہتا ہے جن کو معلومات حاصل کرنیکا شوق ہے اُنکو موت بھی مزیدار معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہاں عالم آخرت کی باتیں کھلیں گی۔
لَوْ کَانَ اَحَدُکُمْ اِحْتَرَقَ بَیْتُہٗ مَا رَضِیَ حَتّٰی یُجِدَّہٗ یا یُجَدِّدَہٗ۔ اگر تم میں سے کسی کا مکان جل جائے تو وہ اُسوقت تک خوش نہیں ہوگا جبتک اُسکو پھر نئے سرے سے نہ بنالے۔
اَجَدُّ وَاَجْوَدُ مِنْ عُمَرَ۔ عمر سے زیادہ صاحب نصیب اور سخی۔
کَامِرَارِ الْحَدِیْدِ عَلَی الطَّسْتِ الْجَدِیْدِ۔ جیسے نئی طست پر لوہا پھراؤ۔
تَعَالٰی جَدُّہٗ۔ اُسکا فیض بلند ہے یا اُس کی حکومت عالی ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَبْعَثُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ دِیْنَھَا۔ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اخیر پر (اس امت میں سے) ایک شخص ایسا پیدا کریگا جو دین کو تازہ کردیگا (جو جو بدعتیں لوگوں نے نکالی ہونگی اُنکو رد کریگا، بیان کردیگا، سچا سیدھا طریقہ سنت کا قائم کریگا۔)
(فائدہ)۔ ہر فرقہ اپنے طریق کے علما اور مشائخ کو اپنے اپنے زعم میں مجدد قرار دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بخوبی معلوم ہے کہ درحقیقت اس دین میں ہر صدی کے آخر میں کس کس کی ذات مجدد ہوئی ہے بظاہر جس عالم نے صدی کے آخر میں قرآن اور حدیث کی اشاعت کی ہو، بدعات کو مٹایا ہو وہی مجدد ہے۔ دوسری صدی کے آخر پر امام شافعی اور تیرھویں صدی کے آخر پر نواب ابوالطیب نوراللہ مرقدہٗ کی ذات معلوم ہوتی ہے اور بارھویں صدی کے آخر پر امام شوکانی یا شاہ ولی اللہ صاحب کی ذات فیض آیات واللہ اعلم باحوال عبادہ یجتبی من یشاء ویہدی الیہ من ینیب۔ ہنسی تو اُن نیم ٹر مولویوں پر آتی ہے جو اپنے قلم یا زبان سے اپنے تئیں مجدد قرار دیتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ہنسی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر آتی ہے جنہوں نے ماشاءاللہ نہ حدیث پڑھی نہ حدیث کی سند کسی محدث مستند سے لی۔ جو آپ کے دل میں آتا ہے وہ تکبندی کے طور پر حدیث و قرآن کے معنی کرلیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ کس نے میرے سوا اس صدی یعنی چودہویں صدی کے سر پر مجدد ہونیکا دعویٰ کیا ہے سبحان اللہ راس کے معنی اس حدیث میں شروع کے آپ ہی نے لیئے ہیں مگر مجددیت تو آپکی شان کا تنزل ہے آپ تو فرماتے ہیں میں مہدی ہوں، حارث ہوں، حراث ہوں، عیسیٰ ہوں، امام الزمان ہوں، مثیل عیسیٰ ہوں، عیسیٰ سے افضل ہوں، نبی ہوں، رسول ہوں، محمد مصطفےٰ ہوں۔ (بروزی طور پر) مالک کن فیکون ہوں (یعنی خدا ہی ہوں یا شریک خدا اعاذنا اللہ من تلک الدعاوی الکاذبۃ والاقادیر الفاسدۃ)۔
اَتْعَسَ اللّٰہُ جُدُوْدَکُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری نصیبے خراب کرے۔

عَيْبُكَ مَسْتُوْرٌ مَا اَسْعَدَ جَدُّكَ - تیرا عیب ڈھکا ہوا ہے تو کیسا خوش نصیب ہے -
اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ فَجُدَّ بِيْ جِهَازِهِ - جب کوئی مرجائے تو اُسکی تجہیز تکفین میں جلدی کر -
فُلَانٌ مُحْسِنٌ جِدًّا - فلاں شخص پرلے سرے کا نیک ہے -
اَسْقِنَا مَطَرًا جِدًّا طَبَقًا - ہم پر زور کا عام پانی برسا -
اَسْأَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِيْ يُمْشٰى بِهِ عَلٰى جَدَدِ الْاَرْضِ - میں تیرے اُس نام پاک کو وسیلہ سے مانگتا ہوں جسکو لے کر زمین پر چلتے ہیں -
مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ - جس نے قبر کو نیا کیا اُس کی مرمت کی (اُسپر گلاوہ یا چونہ کاری کی یا قبر کو کھود کر اُس میں سے لاش نکالی) یا مورت (جاندار کی) بنائی یا بدعت نکالی وہ اسلام سے باہر ہو گیا -
جَدِيْدَانِ - رات اور دن -
جَدْرٌ - پھل نکلنا، پتے نکلنا، دیوار کی آڑ میں چھپ جانا -
جَدِيْرٌ اور جَدِرٌ - لائق، سزاوار -
جِدَارٌ - دیوار جیسے حَائِطٌ ہے
اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ - آنحضرتؐ نے زبیر سے فرمایا پانی کو اُس وقت تک (اپنے باغ میں روکے رکھو) جبتک وہ مینڈوں تک آ جائے جَدْر سے مراد یہاں وہ مینڈھ ہے جو چمن یا باغ کے گرد اٹھائی جاتی ہے - ایک روایت میں جُدُر ہے یعنی دیواروں تک ایک روایت میں جَذْر ہے اُس کے معنی آگے آتے ہیں -
اَخَافُ اَنْ يَّدْخُلَ قُلُوْبَهُمْ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ - میں ڈرتا ہوں کہیں قریش کے دل میں اور کچھ آئے اگر میں حطیم کو کعبہ میں شریک کر دوں -
سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَدْرِ اَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ نَعَمْ - میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا کیا حطیم کعبہ میں داخل ہے فرمایا ہاں -
جُدُرَاتُ الْمَدِيْنَةِ - مدینہ کی دیواریں، یہ جُدُر کی جمع ہے جو جدار کی جمع ہے -
لَا تَسْتُرُوا الْجُدُرَ - دیواروں پر کپڑا وغیرہ نہ منڈھو - (یہ تکبر والوں کا شیوہ ہے) -
تَلَالَأَ فِي الْجُدُرِ - دیواروں میں چمک رہی تھی -
اَلْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْاَرْضِ - کھنبی گویا زمین کی چیچک (ستیلا) ہے - (جیسے چیچک بدن کا فضلہ ہے ایسے ہی کھنبی زمین کا فضلہ ہے جو بن بوئے بن پانی دیئے خود بخود اُگ آتی ہے گویا کھنبی والے نے کھنبی کی برائی کی آنحضرتؐ نے اُسکا رد کیا فرمایا نہیں کھنبی تو اللہ کی عنایت ہے من کیطرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اُترتا تھا -)
اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فِيْ مُجَدَّرِيْنَ وَمُحَصَّبِيْنَ - ہم عبداللہ کے پاس ایسی جماعت میں آئے جن میں کچھ لوگوں کو چیچک نکلی تھی کچھ کو حصبہ (حصبہ کہتے ہیں چھوٹے چھوٹے دانوں کو وہ بھی ایک قسم کی چیچک ہے اُسکو ہندی میں کھسرا کہتے ہیں) -
ذُوالْجَدْرِ - ایک چراگاہ ہے مدینہ سے چھ میل پر وہیں سے آنحضرتؐ کی اونٹنیاں ڈاکو لوٹ لے گئے تھے -
يُصَلِّيْ فِي الْمِنٰى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ - آپ منی میں بغیر سُترے کے نماز پڑھ رہے تھے (سامنے دیوار وغیرہ کوئی آڑ نہ تھی) -

جَدَسٌ۔ ایک شاخ ہے قبیلہ لخم کی۔

مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ جَادِسَةٌ قَدْ عُرِفَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَهُ حَتّٰى اَسْلَمَ فَهِيَ لِرَبِّهَا۔ جس شخص کی کوئی بنجر (غیر آباد) زمین ہو جو جاہلیت کے زمانہ میں اُس کی کہلاتی تھی پھر وہ مسلمان ہو گیا تو وہ زمین اُسی کی رہے گی۔

جَادِسَة۔ اُجاڑ، ویران زمین اُس کی جمع جوادس ہے۔

جَدْعٌ۔ قید کرنا، ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کاٹنا بعضوں نے کہا جَدْعٌ خاص ہے ناک کاٹنے کیلئے۔

جَدْعًا لَّهٗ۔ اُس کی ناک کٹے یا اُسکو بھلائی نہو (اس الفاظ سے عرب لوگ بددعا کرتے ہیں)

نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِجَدْعَاءَ۔ نکٹی یا کنکٹی بکری کی قربانی سے منع فرمایا۔

هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ۔ تم کوئی جانور نکٹا یا کنکٹا پیدا ہوتے دیکھتے ہو لوگ اُس کو نکٹا یا کنکٹا کر دیتے ہیں اسی طرح ہر آدمی میں ابتدائے آفرینش سے توحید اور ایمان کی قابلیت ہوتی ہے لیکن ماں باپ عزیز و اقربا اُسکو مشرک اور کافر بنا دیتے ہیں۔)

خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ۔ آپ نے اپنی کنکٹی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ سُنایا۔ بعضوں نے کہا آپ کی اونٹنی کنکٹی نہ تھی بلکہ جدعار اُسکا نام تھا۔)

اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعُ الْاَطْرَافِ حَبَشِيٌّ۔ تم حاکم کی بات سنو اور مانو (جو شریعت کے خلاف نہ ہو) گو تم پر ایک حبشی اعضا کٹا ہوا غلام حاکم بنایا جائے (یعنی امام وقت کی طرف سے وہ نائب ہو یا امام وقت اس کو حاکم مقرر کرے تو اُسکی بھی اطاعت کرنا ضروری ہے ورنہ امام کی مخالفت لازم آئے گی جو حرام ہے، اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر حبشی غلام خلیفہ یا امام ہو جائے تو اُس کی اطاعت کرو کیونکہ خلافت اور امامت سوا قریش کے اور کسی کے لئے نہیں ہو سکتی بعضوں نے کہا قریش کے لئے خلافت کا خاص ہونا اُسوقت ہے جب خلافت اہل حل و عقد کے مشورے سے قائم ہو لیکن اگر کوئی غیر قرشی بلکہ غلام نکٹا یا کنکٹا بھی زور و زبردستی اور غلبہ سے حاکم بن جائے تو اُس کی بھی اطاعت کرنا چاہیے اُس کی مخالفت بھی حرام ہے گو وہ فاسق ہو جبتک صریح کفر اختیار نہ کرے۔ فقہائے حنفیہ کا یہی قول ہے انہوں نے متغلب کی خلافت صحیح رکھی ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے ورنہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت یزید کیساتھ بغاوت ہوگی حالانکہ یزید قرشی بھی تھا جو حرام ہے، صحیح مذہب یہ ہے کہ خلافت اور امامت سوا قرشی کے لئے اور کسی واسطے نہیں ہو سکتی اور اسپر صحابہ کا اجماع ہے اگر غیر قرشی زور و زبردستی سے خلیفہ بن جائے تو جبتک کوئی قرشی خلافت کے لئے کھڑا نہ ہو اُسکی اطاعت کی چاہیئے لیکن اگر کوئی قرشی خلافت کے لئے کھڑا ہو تو سب مسلمانوں کو قرشی کے جھنڈے کے تلے جمع ہو کر غیر قرشی کو معزول کرنا چاہیئے اسی طرح اگر قرشی خلیفہ بھی فسق و فجور اختیار کرے احکام شرعی کو بدل دے نماز ترک کر دے اُس کی حکومت سے دین میں خلل آنیکا ڈر ہو یا استبداد اختیار کرے یعنی رائے علماء اور فضلاء سے مشورہ لینا چھوڑ دے تو اُس سے لڑنا اور اُس کو معزول کرنا درست ہے اور باعث اجر اور ثواب ہے۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اول تو یزید کی بیعت ہی نہیں کی تھی دوسرے یزید نے استبداد برا

اختیار کر لیا تھا یعنی شخصی حکومت ۔ تیسرا اُس نے فسق و فجور، شرب خمر، زنا وغیرہ اختیار کیا تھا، چوتھے اموال بیت المال کو اپنی ذاتی خواہشات میں اڑا رہا تھا۔ پانچویں اُس نے خلاف معاہدہ جو اُس کے باپ کے ساتھ ہوا تھا کیا مستحق خلافت کا حق تلف کرکے خود خلیفہ بن بیٹھا۔ چھٹے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کی بیوی سے سازش کرکے ناحق زہر دلوا دیا اِس ڈر سے کہ معاویہ کے بعد ازروئے معاہدہ خلافت اُن کی طرف جانیوالی تھی بھلا ایسا نالائق شخص کیسے خلیفہ شرعی اور امیرالمؤمنین ہوسکتا ہے اسی لئے امام ازروئے قواعد اسلام دین کی حفاظت کیلئے اُس کے مخالف ہوئے اور شہادت کا درجہ حاصل کیا اب جو کوئی امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو باغی اور طاغی قرار دیتا ہے اُسکا حشر بھی یزید ہی کے ساتھ ہوگا اور ہم منتظر ہیں کہ وہ قیامت کے دن آنحضرتؐ کو اپنا منہ کیسے دکھلائیگا ہم تو محمدؐ و آل محمدؐ پر فدا ہیں خدا ہم کو برزخ اور حشر میں اُنہی کے غلاموں میں رکھے)۔

جِیْئَ بِاَبِیْ مُجَدَّعًا ۔ (جابر کہتے ہیں) میرے باپ کی لاش لائی گئی اُن کے اعضا کاٹ ڈالے گئے تھے (کافروں نے غصہ سے کاٹ ڈالے تھے)۔

یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ ۔ اے پاجی (بیوقوف جاہل احمق) (یہ ابوبکر صدیق رضہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن سے کہا) اور گالی دی۔

مُجَادَعَۃٌ ۔ جھگڑنا، گالی گلوچ کرنا۔

اِذَا اُدْعِیَ جَدْعًا ۔ جب پورا کاٹ ڈالے۔

اَلْاَجْدَعُ شَیْطَانٌ ۔ اجدع شیطان ہے۔
یہاں اجدع سے مراد یہ ہے کہ اُس کی حجت اور دلیل کٹ گئی ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ فِیْھَا جَدْعٌ ۔ انفال کی سورت ناک کاٹنے والی ہے (اُس میں منافقوں اور مشرکوں کی خوب مذمت (لیوڑی) کی ہے)۔

جَدْفٌ ۔ کاٹنا۔

تَجْدِیْفٌ ۔ ناشکری کرنا۔

لَا تُجَدِّفُوْا بِنِعَمِ اللّٰہِ ۔ اللہ کے نعمتوں کی ناشکری نہ کرو یا انکو کم نہ سمجھو۔

شَرُّ الْحَدِیْثِ التَّجْدِیْفُ ۔ اللہ جو دے اُسکو کم سمجھنا یا ناشکری کرنا سب میں بُری بات ہے۔

قَالَ مَا شَرَابُھُمْ قَالَ الْجَدَفُ ۔ حضرت عمرؓ نے اُس سے پوچھا جن پیتے کیا ہیں اُس نے کہا جو پانی ڈھانک کر نہ رکھا جائے یا شربت یا پانی کا پھین۔ کوڑا کچرا جو پھینک دیا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا جدف ایک گھانس ہے یمن میں۔ جو کوئی اُس کو کھالے اُس کو پانی پینے کی احتیاج نہیں ہوتی جدفؐ کے معنی ہاتھ مارنے کے بھی آئے ہیں

مِجْدَافٌ ۔ کشتی چلانے کی لکڑی۔

جَدَفٌ ۔ قبر کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے جدث۔

جَدْلٌ ۔ مضبوط بٹنا، گرانا، ہرن کا بچہ، بالی میں دانہ نکل آنا۔

تَجْدِیْلٌ ۔ گرانا۔

مُجَادَلَۃٌ ۔ اور جِدَالٌ ۔ جھگڑا کرنا بحث کرنا۔

جَدِیْلٌ ۔ باگ یا رسّی جو اونٹ کے گلے میں ڈال جاتی ہے۔

اَجْدَلُ ۔ باز

مَجْدُوْلٌ ۔ باریک بٹا ہوا۔

مَجْدُوْلُ الْخَلْقِ ۔ جس کے اعضا متناسب اور مضبوط ہوں۔

جَدْوَلٌ ۔ چھوٹی نہر یا لکیر جو صفحہ کے گرد کھینچی جاتی ہے۔

مَا أُوْتِيَ قَوْمٌ الْجَدَلَ إِلَّا ضَلُّوْا۔ جن لوگوں کو جھگڑے کی عادت ہوگئی وہ گمراہ ہوئے (یہاں جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ خواہ مخواہ ناحق کو حق بتانا نہ وہ جھگڑا جو حق ثابت کرنے کے لئے نیک نیتی سے کیا جائے وہ تو اچھا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ۔

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ۔ جو لوگ سچے راستہ کو چھوڑ کر بھٹک گئے اُنکو جھگڑے کی عادت ہو جاتی ہے (وہ گمراہی کو ہدایت ثابت کرتے ہیں)۔

لَقَدْ أُعْطِيْتُ جَدَلًا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھکو بات بنانے کی اور ایک امر کو ثابت کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے۔

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهِ۔ میں اُس وقت سے خاتم النبیین تھا (یعنی اللہ نے میرے لئے ختم نبوت تجویز کر دیا تھا) کہ آدم کا کیچڑ کا پتلا زمین پر پڑا ہوا تھا۔ یہ جَدَالہ سے نکلا ہے جَدَالہ کہتے ہیں روئے زمین کو۔

وَهُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ۔ وہ دھوپ میں پڑا ہوا تھا۔

أَعْزِزْ عَلَيَّ مُجَدَّلًا تَحْتَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔ میں تم کو آسمان کے ستاروں کے تلے پڑا ہوا (مقتول) پاتا ہوں (یہ حضرت علی رض نے طلحہ سے فرمایا اُن کی لاش پر کھڑے ہو کر، اور آپ روئے)۔

مَا مَرَّ عَلَيْكَ جَدَّلْتَهُ۔ جو تجھ سے گذرے تو اُسکو گرا دے۔

اَلْعَقِيْقَةُ تُقْطَعُ جُدُوْلًا لَا يُكْسَرُ لَهَا عَظْمٌ۔ عقیقہ کے گوشت کے پارچے بنائے جائیں اور ہڈی نہ توڑی جائے (ہڈیوں کو علحدہ کاٹ دیں) یہ جُدُول یا جِدْلٌ کی جمع ہے بمعنے عضو۔

كَتَبَ فِي الْعَبْدِ إِذَا غَزَا عَلَى جَدِيْلَتِهِ لَا يَنْتَفِعُ مَوْلَاهُ بِشَيْءٍ مِّنْ خِدْمَتِهِ فَأَسْهِمْ لَهُ۔ حضرت عمر رض نے غلام کے باب میں لکھا جب وہ اپنے مالک سے الگ ہو کر جہاد کرے اور مالک اُس سے کوئی خدمت نہ لے تو مال غنیمت میں اُسکا بھی حصہ لگا۔ جدیلہ کے معنی اصلی حالت یا کونا یا طریق۔

قَالَ مُجَاهِدٌ عَلَى جَدِيْلَتِهِ۔ مجاہد نے (عَلٰى شَاكِلَتِهِ کی تفسیر میں) کہا اپنے طریق پر بعضوں نے عَلٰى جَدِيْلَتِهِ کی جگہ عَلٰى حَدِّ يَلِيْهِ نقل کیا ہے۔ یہ تصحیف ہے مگر معنی اُسکا بھی قریب قریب وہی ہے۔

قَالَ الْبَرَاءُ جَدْوَلًا۔ براء نے (سَرِيًّا کی تفسیر میں) کہا یعنی چھوٹی نہر۔ جَدْوَل کی جمع جَدَاوِل ہے۔

اَلْجِدَالُ فِي الْحَجِّ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لَا وَاللهِ بَلٰى وَاللهِ۔ حج میں جدال یہ ہے کہ آدمی خواہ مخواہ کسی کی بات کاٹ کر کہے لَا وَاللهِ یا قسم کھائے بَلٰى وَاللهِ کہے۔

نُوْقُ الْجَنَّةِ خَطْمُهَا جَدِيْلُ الْأُرْجُوَانِ۔ بہشت کے اونٹنیوں کی نکیل سرخ رنگ کی باگ ہوگی۔

جَنْدَلٌ۔ پتھر۔ اُس کی جمع جَنَادِل ہے۔

جَنَدِلٌ۔ وہ مقام جہاں پتھر ہوں۔

جَدْوَل۔ نجوم کے حساب کو بھی کہتے ہیں۔

لَا اِعْتِبَارَ بِالْجَدْوَلِ فِيْ حِسَابِ الشَّهْرِ۔ مہینہ کے حساب میں جدول کا کوئی اعتبار نہیں (یعنی تقویم اور نجوم کا بلکہ رویت پر مدار ہے) یہ فقہاء کا قول ہے۔

عِلْمُ الْجَدَلِ۔ علم کلام کو کہتے ہیں جس میں مخالفین سے بدلائل عقلیہ ونقلیہ بحث کی جاتی ہے۔ سلف نے اس علم کو بہت برا جانا ہے کیونکہ آدمی اُس کی وجہ سے شبہوں میں پڑ جاتا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں

شرک کے سوا کوئی گناہ بھی کرے وہ اس سے بہتر ہے
کہ علم کلام حاصل کرے۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں علماء
کلام بیدین اور زندیق ہیں۔
مترجم :۔ کہتا ہے ہم کو عقل سے اتنا معلوم کر لینا
کافی ہے کہ اس عالم کا کوئی پیدا کرنیوالا اور سنبھالنے والا
ہے وہی خدا ہے اُسکے جوڑ کا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔
ورنہ دونوں خدا نہ ہونگے۔ خدا تو وہ ہے جو سب سے
بلند اور سب کا خالق اور مالک ہو اُسکا برابر والا
کوئی نہ ہو اس کے بعد پیغمبر صاحب کی نبوت عقل
اور خبر متواتر سے معلوم کر لیتے ہیں اب پیغمبر صاحب نے
جو باتیں فرمائیں اور اللہ کی صفات بتلائیں اُن سب
کو آنکھ بند کر کے بلا تاویل اور تحریف مان لیتے ہیں
کیونکہ پیغمبر صاحب صادق اور مصدوق اور سب
سے زیادہ اللہ کے پہچاننے والے تھے بس یہی طریقہ
اہل حدیث کا ہے اور یہی اسلم ہے اب ہر بات میں
عقلی ڈھکوسلے نکالنا اور چون وچرا کرنا اپنے تئیں چاہ
ضلالت میں جھونکنا ہے اللہ محفوظ رکھے۔

جَدٌّ۔ حاجت چاہنا، مانگنا۔

جَدْوِی۔ عطا۔

مَا يُجْدِی۔ کچھ کام نہیں آتا، کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

جَادِی۔ مانگنے والا، اور دینے والا۔

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا غَدَقًا وَّجَدًا طَبَقًا۔ یا
اللہ ہم پر زور کا پانی اور عام ساری زمین پر چھا جانے
والا برسا۔

جَدَا الْعَطِيَّةِ۔ عطا کا عام ہونا۔

لَيْسَ لِشَيْءٍ غَيْرِ تَقْوٰى جَدًا۔ سوا تقویٰ اور
پرہیزگاری کے اور کسی نیت سے وہ کچھ دینے والے
نہیں (یعنی ہر عطا میں اُن کے تقویٰ اور خدا ترسی
ملحوظ ہے۔

وَقَدْ عَرَفُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدَ مَرْوَانَ مَالٌ
يُجَادُوْنَهٗ عَلَيْهِ۔ مدینہ والوں کو معلوم ہو گیا ہے
کہ مروان کے پاس کچھ مال نہیں ہے جو اُس سے
مانگیں۔

جَدَا الدَّهْرِ۔ اخیر زمانہ تک جیسے اَبَدَ الدَّهْرِ۔

جَدْيٌ۔ مانگنا۔ ایک سال سے کم کا بکرا۔ مادہ کو عناق
کہیں گے۔ (اَجْدٍ اور جِدَاءٌ اور جِدْيَانٌ جمع
ہے اسی طرح جَدَايَا۔ محیط میں ہے کہ جِدْی اور
جَدَايَا۔ فصیح نہیں)۔

فَجَاءَ بِجَدْيٍ وَّجَدَايَةٍ۔ بکرا اور ہرنی لایا (یہ
عام لوگ کہتے ہیں)۔

اُتِيَ بِجَدَايَا وَضَغَابِيسَ۔ ہرنیاں اور ککڑیاں
آپ کے پاس تحفہ لائی گئیں۔

رَمَيْتُ يَوْمَ بَدْرٍ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو فَقَطَعْتُ
نَسَاهُ فَانْثَعَبَتْ جَدِيَّةُ الدَّمِ۔ (سعد بن ابی
وقاص رضؓ نے کہا) میں نے بدر کے دن سہیل بن عمرو
کو ایک تیر لگایا اُس کی وہ رگ کاٹ دی جو سرین
سے لیکر ایڑی تک آتی ہے (عربی میں جس کو نسا
کہتے ہیں) ایک ہی ایکا خون پھوٹ کر بہنے لگا (جدیہ
پہلے بار کا خون جو زخم سے پھوٹ کر نکلے۔ محیط میں
ہے جدیہ بہنے والا خون۔ ایک روایت میں فانبثقت
ہے۔ ایک میں فانبعثت ہے)

رُمِيَ طَلْحَةُ يَوْمَ الْجَمَلِ بِسَهْمٍ فَشَكَّ
فَخِذَهٗ اِلٰى جَدِيَّةِ السَّرْجِ۔ طلحہ بن عبیداللہ
کو جنگ جمل میں ایک تیر مارا گیا (مروان نے مارا
تھا) اُنکی ران کو چھید کر زین کے گدالے تک (جو
زین کے نیچے جانور کی پشت پر رہتا ہے) پہنچا۔

اُتِيَ بِدَابَّةٍ سَرْجُهَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّةَ
يَعْنِي الْمِيْثَرَةَ فَقِيْلَ الْجَدَيَاتُ نُمُوْرٌ

فَقَالَ اِنَّمَا نُهِیَ عَنِ الصُّفَّۃِ۔ ابو ایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور سواری کا لایا گیا اُسکا زین چیتے کی کھالوں کا تھا انہوں نے کیا کیا زین پوش اُتار ڈالا۔ لوگوں نے کہا اندر جو گدیلے ہیں وہ بھی چیتے کی کھالوں کے ہیں انھوں نے کہا صرف زین پوش کی ممانعت ہے (کہ وہ چیتے کی کھال کا نہ ہو کیونکہ وہ اوپر رہتا ہے گدیلے اگر اُسکے ہوں تو قباحت نہیں وہ اندر ڈھپے رہتے ہیں۔

ضَعِ الْجُدَیَّ قَفَاکَ وَصَلِّ۔ جدی تارے کو رجو قطب کے پاس ہے۔ اُسی سے قبلہ کی شناخت ہوتی ہے) اپنے پیچھے کر اور نماز پڑھ (یہ حکم مدینہ والوں کیلئے ہے جہاں سے کعبہ دکھن ہے بعضوں جُدَیّ پڑھا ہے بہ تصغیر۔ کیونکہ جدی ایک برج کا نام ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الذَّالِ

جَذْبٌ۔ کھینچنا، گذرنا، چوس لینا، دودھ چھوڑانا دودھ کم ہونا۔

جَذَبٌ۔ کھجور کے گابھے۔ یہ جَذَبَۃٌ کی جمع ہے۔

کَانَ یُحِبُّ الْجَذَبَ۔ آنحضرت صلعم کھجور کے گابھہ کو پسند کرتے تھے (جس کو جُمَّار کہتے ہیں)۔

یَجْذُبُ لِسَانَہٗ۔ وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے (اُسکو نکالکر پھینکدینا چاہتے تھے)۔

مَجْذُوْبٌ۔ وہ درویش جو حق تعالیٰ کی محبت میں غرق ہو کر تن بدن اور دنیا کی بھلائی برائی سے غافل ہو جائے ایسے درویش سے فیض کم ہوتا ہے۔

فَائِدَہ۔ مجذوب کی شناخت بہت مشکل ہے حیدرآباد اور اکثر ممالک میں بیوقوف لوگ ہر دیوانے اور پاگل کو مجذوب سمجھتے ہیں اگر ایسا ہو تو سرکاری پاگل خانے تمام مجذوبوں سے پُر ہیں۔

مجذوب کی شناخت یوں ہوتی ہے کہ اُس کے پاس بیٹھتے ہی دنیا سے دل سرد ہو جاتا ہے۔ بدن کی رونگٹے خوف الٰہی سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں کبھی قلب ذاکر ہو جاتا ہے نماز کھڑی ہو تو سچے مجذوب ضرور جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں گانجہ، بھنگ، شراب وغیرہ مسکرات سے پرہیز رکھتے ہیں۔ جب سو جائیں تو ان کے قلب سے ایک حرکت محسوس ہوتی ہے کبھی اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی ہے۔ سالک وہ درویش جو محبت الٰہی کے ساتھ ہوشیار ہو، شریعت پر قائم ہو حتی کہ سنت اور مستحب پر بھی مداومت کرتا ہو ایسے درویش سے فیض اور تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا اور عمدہ درویش وہ ہے جو ابتدا میں مجذوب ہو پھر سالک ہو گیا ہو کبھی کبھی اُنپر پھر جذب کی حالت طاری ہو جاتی ہے اور زبان سے حالت بیہوشی میں ایسے کلمے نکال بیٹھتے ہیں جو ظاہر شریعت کیخلاف ہوتے ہیں پھر ہوش میں آکر اُس سے استغفار کرتے ہیں۔

اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ جَذَبَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ۔ جب سورج نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اُس کو گھسیٹتے ہیں۔

جُوْذَاب۔ ایک کھانا ہے جو شکر اور چاول اور گوشت سے پکتا ہے یعنی متنجن۔ محیط میں ہے کہ جُوذاب ایک تنوری روٹی ہے جسپر گوشت کی چربی ٹپکتی رہتی ہے اُس کے کھانے میں سالن کی احتیاج نہیں۔

جَذٌّ۔ جلدی کرنا، توڑنا، کاٹنا۔

جُذَّهُمْ جَذًّا۔ ان کافروں کو کاٹ ڈالو بالکل کاٹ ڈالو۔

فَذَرُتُ اِلَی الصَّنَمِ فَکَسَرْتُہٗ اَجْذَاذًا۔

بت پر پٹکا اُس کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

جُذَاذ۔ چورہ، ریزہ۔

أَصُولُ بِيَدٍ جَذَّاءَ۔ کیا میں کٹے ہوئے ہاتھ سے حملہ کروں (یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ جبتک لوگ میرا ساتھ نہ دیں جنگ کے لئے مستعد نہ ہوں۔ میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں اس کی شرح میں یہ ہے فطفقت ارتأی بین ان اصول بید جذاء او اصبر علی ظلمة عمیاء میں یہ سوچنا شروع کیا کہ کٹے ہوئے ہاتھ سے (یعنی تن تنہا) اُن پر حملہ شروع کروں یا اندھا دھند تاریکی پر صبر کروں)۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ جَذِيذَةً قَبْلَ أَنْ يَغْدُوَ فِي حَاجَتِهِ۔ وہ صبح کو کام کاج کیلئے نکلنے سے پیشتر ستو کا گھونٹ پی لیتے (ناشتہ کر لیتے)۔

أَمَرَ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ مِزْوَدِهِ جَذِيذًا۔ حضرت علی رضؓ نے نوف بکالی سے کہا میرے توشہ دان میں سے تھوڑا ستو لا۔

رَأَيْتُ عَلِيًّا يَشْرَبُ جَذِيذًا حِينَ أَفْطَرَ۔ میں حضرت علی رضؓ کو دیکھا افطار کے وقت ستو پی رہے تھے۔

فَلَمَّا حَضَرَ جُذَاذُ النَّخْلِ یا جِذَاذُ النَّخْلِ یا جَذَاذُ النَّخْلِ یا جِدَادُ النَّخْلِ۔ جب کھجور کٹنے کا وقت آیا۔

جَذَّ اللّٰهُ دَابِرَهُمْ۔ اللہ تعالیٰ اُن کے آخری شخص کو بھی کاٹ دے (یعنی سب کے سب تباہ ہو جائیں اُنکا پچھلا شخص بھی باقی نہ رہے)۔

نَهَى عَنِ الْجُذَّاذِ قربانی میں کنکٹے جانور سے منع فرمایا۔

جُذَاذَات۔ ریزے۔

جُذَّان۔ ایک قسم کا نرم پتھر ہے۔

جُذَّةٌ۔ بمعنی شَيْءٌ ہے۔

غَيْرُ مَجْذُوذٍ۔ جو کبھی موقوف نہ ہو اور تمام نہ ہو۔

جَذْرٌ۔ کاٹنا، جڑ۔

جَذْرٌ اور جِذْرٌ۔ دونوں جڑ کو کہتے ہیں۔ اور علم حساب میں ہر عدد کے اُس عدد کو کہتے ہیں جس کو اُس کے نفس میں ضرب دینے سے وہ عدد حاصل ہو جائے۔ مثلاً سو کا جذر دس ہے اور چار کا دو سولہ کا چار۔

إِحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَذْرَ۔ زبیر تو پانی کو روکے رہ یہانتک کہ درخت خوب پانی پی لیں یا پانی جڑ تک درختوں کے پہنچ جائے۔ ایک روایت میں حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ ہے دال مہملہ سے اُسکے معنی اوپر گذر چکے ہیں۔

نَزَلَتِ الْأَمَانَةُ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ۔ ایمانداری یا امانتداری لوگوں کے دلوں کے جڑ پر اُتری (یعنی فطرت سے اُن میں رکھی گئی)۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الْجَذْرِ قَالَ هُوَ الشَّاذَرْوَانُ الْفَارِغُ مِنَ الْبِنَاءِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ۔ میں نے آپ سے پوچھا جذر کیا ہے فرمایا پائے (بنیاد) کا وہ حصہ جو کعبہ کے گرد خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ اُسکو تازیر بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ گویا خانہ کعبہ کی ازار ہے۔

جَذْعٌ۔ جانور کو بن چارے پانی کے روک رکھنا۔

جِذْعٌ۔ کھجور کا تنہ ڈالا۔

جَذَعٌ۔ پانچویں برس میں جو اونٹ لگا ہو اور دوسرے برس میں جو گائے بکری لگی ہو۔ اور چوتھے برس میں جو گھوڑا لگا ہو۔ بعضوں نے کہا گائے تیسرے برس میں لگی ہو اور جو بھیڑ برس بھر کی ہو گئی ہو۔ ازہری نے کہا جذع بکری ایک برس کی۔ اور بھیڑ آٹھ مہینے کی۔ اور جذع نوجوان کو بھی کہتے ہیں۔

يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا۔ ورقہ بن نوفل نے کہا کاش میں تمہاری پیغمبری کے وقت نوجوان ہوتا (جذعا حال ہے باضمار مستقر یا باضمار کان مگر دوسرا قول ضعیف ہے)۔

ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّاْنِ وَالثَّنِيِّ مِنَ الْمَعْزِ۔ ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ ایک برس کی بھیڑ اور دو برس کی (جو تیسرے میں لگی ہو) بکری قربانی کی۔

وَعِنْدِيْ جَذَعٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ۔ میرے پاس ایک برس کی ایک بکری ہے جو دوسرے میں لگی ہے اور گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (موٹی تازی ہے)۔

كَانَ جِذْعٌ۔ ایک لکڑی تھی مسجد میں جس پر ٹیکا دیکر آپ خطبہ پڑھا کرتے۔

جَذَعْمَةٌ۔ چھوٹا۔ کم سن۔

اَسْلَمَ اَبُوْبَكْرٍ وَّاَنَا جَذَعْمَةٌ۔ (حضرت علی رضؓ نے کہا) ابوبکر صدیق اُسوقت مسلمان ہوئے جب میں چھوٹا کم سن تھا (نہایہ میں یہ ہے کہ یہ اصل میں جَذَعٌ تھا میم زائد ہے اور ہا مبالغہ کے لئے جیسے عَلَّامَةٌ فَهَّامَةٌ وغیرہ)۔

جَذْفٌ۔ جلدی کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر چلنا، کاٹنا مِجْذَافٌ۔ کشتی کھینے کی لکڑی جیسے مِجْدَافٌ ہے دال مہملہ سے۔

اِنَّ طَعَامَهَا الرِّمَّةُ وَشَرَابَهَا الْجَذَفُ اُن کا کھانا بوسیدہ ہڈیاں اور اُن کا پانی جس سے پانی ڈھانکا نہ جائے (یہ ایک لغت ہے جَدَف میں جسکا بیان اوپر گذر چکا)

جَذَلٌ۔ خوش ہونا۔

جَذْوَلٌ۔ کھڑا ہونا، سیدھا ہونا۔

جِذْلٌ یا جَذَلٌ۔ درخت کی جڑ نات یا وہ لکڑی جو اونٹ کے کھجانے کے لئے اُن کے تھان ٹھکری کر دیتے ہیں۔ (جُذَيْل اُسی کی تصغیر ہے۔ مجمع میں ہے کہ جِذْل درخت کے جڑ کو کہتے ہیں جسکی شاخیں وغیرہ گر گئی یا کاٹ ڈالی گئی ہوں۔)

يُبْصِرُ اَحَدُكُمُ الْقَذٰى فِيْ عَيْنِ اَخِيْهِ وَلَا يُبْصِرُ الْجِذْلَ فِيْ عَيْنِهٖ۔ تم میں کوئی اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکہ تو دیکھتا ہے (ذری سی بات میں اُسکا عیب بیان کرتا ہے) اور اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔ (یہ انجیل مقدس کی ایک آیت کا مضمون ہے)۔

ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ بِهٖ زِمَامُهَا پھر وہ اونٹنی ایک درخت کی جڑ پر سے گذری اُس کی نکیل اُسمیں اٹک گئی (تو رُک کر کھڑی ہو رہی)

اِنَّهٗ اَشَاطَ دَمَ جَزُوْرٍ بِجِذْلٍ اُنہوں نے ایک اونٹ کا خون لکڑی سے بہایا۔ (لکڑی سے اُسکو نحر کر دیا)۔

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ (حباب بن منذر نے کہا جب خلافت کے باب میں مشورہ ہو رہا تھا) میں اس امر کا وہ لکڑا ہوں جس سے کھجلی دفع کی جاتی ہے (اونٹ اُس سے کھجا کر اپنی خارشت رفع کرتے ہیں) اور کھجور کا وہ درخت ہوں جس کو میوے کے بوجھ سے ٹیک لگانے پڑ گئے ہیں (مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صائب الرائے آدمی ہوں میری رائے لیکر لوگ مشکل کو دفع کرتے ہیں)۔

غَاصَّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ۔ ایک درخت کی جڑ چوس رہا ہو۔

مَا تُعْطِيْنَا الْجَذْلَ۔ تم ہمکو تھوڑا سا مال بھی نہیں

دیتے۔ طیبی نے کہا بہت سا مال نہیں دیتے اور صاحب
مجمع البحار نے بھی انہیں کی تقلید کی مگر لغت سے اس
کی تائید نہیں ہوتی۔

جَذْمٌ۔ کاٹنا۔

جُذَامٌ۔ ایک مشہور بیماری ہے جس میں اعضاء سڑ
گل جاتے ہیں۔

جِذْمٌ۔ جڑ، بنیاد۔

جَذِیْمَہ۔ ایک قبیلہ ہے۔

کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ یا لَیْسَتْ فِیْھَا شَھَادَۃٌ
فَھِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ۔ جس خطبہ میں تشہد نہ ہو
وہ کٹے ہوئے یا جذامی ہاتھ کیطرح ہے۔

مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِئٍ بِیَمِیْنٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ
مَجْذُوْمٌ۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال مار
لے تو وہ اللہ سے لنجا ہو کر ملیگا (ہاتھ پاؤں بریدہ جذامی
ہو کر)۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ نَسِیَہٗ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ
اَجْذَمُ۔ جس شخص نے قرآن سیکھا (یاد کیا) پھر
اسکو بھول گیا (پڑھنا چھوڑ دیکر) تو وہ اللہ سے لنجا
یا جذامی ہو کر ملیگا۔ بعضوں نے کہا ہے دلیل یا بھلائی
سے خالی ہو کر۔

فَائِدَۃٌ۔ اگر قرآن حفظ یاد ہو تو بھول جانے سے
یہ مراد ہوگا کہ حفظ نہ رہے بھلا دے۔ بعضوں نے کہا
بھول جانے سے یہ مراد ہے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔

مَنْ نَکَثَ بَیْعَتَہٗ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ اَجْذَمُ یا مَنْ
نَکَثَ صَفْقَۃَ الْاِمَامِ جَاءَ اِلَی اللّٰہِ اَجْذَمَ۔
جو شخص امام سے بیعت ہو کر پھر اس کو (بلا وجہ شرعی)
توڑ ڈالے وہ اللہ سے ہاتھ کٹا ہوا ملیگا یا لنجا ہو کر یا
جذامی ہو کر۔

اِنْجَذَمَ اَبُوْ سُفْیَانَ بِالْعِیْرِ۔ ابو سفیان قافلہ لیکر
الگ ہو گیا (ایک طرف ہو کر نکلکر مکہ کو چلدیا)

اِنَّ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ طَالَ عَلَیْھِمُ الْجَذْمُ وَ
الْجَدْبُ۔ مدینہ والوں پر ایک مدت سے غلہ کی
رسد بند ہو گئی ہے۔

قَالَ لِمَجْذُوْمٍ فِیْ وَفْدِ ثَقِیْفٍ اِرْجِعْ فَقَدْ
بَایَعْتُکَ۔ ثقیف کے بھیجے ہوئے لوگ جو آئے
تھے ان میں ایک شخص جذامی تھا آپ نے اس سے
فرمایا جا لوٹ جا میں نے تجھ سے بیعت لے لی (آپ
نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ زبان سے فرما دیا کہ میں
تجھ سے بیعت لے چکا)۔

اَخَذَ بِیَدِ مَجْذُوْمٍ فَوَضَعَھَا مَعَ یَدِہٖ فِی
الْقَصْعَۃِ وَقَالَ کُلْ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ
آپ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے پیالہ
میں اپنے ساتھ شریک کر لیا اور فرمایا کھا اللہ پر
بھروسہ اور اعتماد ہے (جو کچھ اسکی تقدیر اور مشیت
میں ہے وہ ہوگا چھوت کوئی چیز نہیں ہے اور اگلی روایت
میں جو آپ نے جذامی سے بیعت نہ کی وہ اس ڈر سے
کہ کہیں ضعیف الیقین والے کو جذام ہو جائے اور
وہ یہ سمجھے کہ جذامی سے ہاتھ ملایا اسوجہ سے یہ بیماری
مجھ کو لگ گئی۔ ایسے ضعیف الایمان لوگوں کو جذامی
سے الگ ہی رہنا بہتر ہے۔ بعضوں نے کہا آپ نے
اسکو اس لئے پھیر دیا کہ دوسرے لوگ اسکو دیکھ کر
حقیر نہ سمجھیں ان میں عجب اور غرور پیدا نہ ہو اس لئے
کہ اس جذامی کو دوسرے لوگوں کا حال دیکھ کر (کہ
ان کا بدن کیسا صاف ہے) رنج نہ پیدا ہو۔

فَائِدَۃٌ۔ ہمارے زمانہ میں ڈاکٹروں نے اس
پر اتفاق کر لیا ہے کہ بعضی بیماریاں متعدی (کانچی
جس) ہیں جیسے جذام طاعون آتشک سل وغیرہ
مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ نرا وہم ہی وہم ہے۔ مشاہدہ اور

تجربہ اُس کے خلاف کہتا ہے بہت سے طاعون کی بیماری کو لوگوں نے اپنی گود میں بٹھایا ہے نہلایا ہے دھلایا ہے اُن کے جسم کو ہاتھ لگایا ہے مگر اُن کو طاعون نہیں ہوا اور بہت سے لوگ جو ڈر کر ایسے مریضوں سے علٰحدہ رہتے تھے وہ بیماری میں مبتلا ہو گئے پس جو کچھ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہی حق ہے۔

فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ فِرَارَكَ مِنَ الْاَسَدِ - یا اِهْرِبْ مِنَ الْمَجْذُوْمِ هَرَبَكَ مِنَ الْاَفْعٰی جذامی سے ایسا بھاگ جیسے شیر یا اژدہے سے بھاگتا ہے۔

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً - اور ہم دونوں جذیمہ ابرش بادشاہ کے دو رفیقوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے (ان رفیقوں کا نام مالک اور عقیل تھا اُنکا قصہ مشہور ہے۔)

لَا تُدِيْمُوا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ یا اِلَى الْمُجَذَّمِيْنَ - جذامی لوگوں کیطرف نظر نہ جماؤ۔ (اُنکو برابر دیکھے نہ جاؤ) کیونکہ تمہارے دل میں نفرت پیدا ہوگی اور اُسکو رنج ہوگا۔

اَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ فِي الْبَيْعِ وَلَا لِلنِّكَاحِ اَلْمَجْنُوْنَةُ وَالْمَجْذُوْمَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ - چار قسم کی عورتیں ہیں نہ اُنکی بیع جائز ہوگی نہ نکاح جائز ہوگا (یعنی مشتری یا ناکح اس قسم کے عورت کی بیع یا نکاح فسخ کر سکتا ہے) ایک دیوانی دوسری جذامی تیسری کوڑھن۔ چوتھی بندسوراخ والی (جس سے دخول نہ ہو سکے) (اہل حدیث کے نزدیک اگر خاوند میں بھی عورت ان عیبوں میں سے کوئی عیب پائے یعنی جذام یا برص یا جنون یا نامردی یا آتشک یا سوزاک تو قاضی کے پاس فریاد کرے وہ نکاح فسخ کردے گا۔)

فَعَلَا جِذْمَ حَائِطٍ - (وہ اذان دینے کے لئے) دیوار کی ایک حصے یا ایک ٹکڑے پر چڑھ گئے۔

لَمْ يَكُنْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا وَلَهٗ جِذْمٌ بِمَكَّةَ - یہاں مدینہ میں قریش کا ایسا آدمی کوئی نہیں جس کے کنبے والے مکہ میں نہ ہوں (وہ اُس کی جائداد اور عیال واطفال کی محافظت کرتے ہیں ایک میں ہی تھا جس کا کوئی عزیز مکہ میں ایسا نہ تھا)۔

اُتِيَ بِتَمْرٍ مِّنْ تَمْرِ الْيَمَامَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ الْجُذَامِيُّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْجُذَامِيِّ - آنحضرت ص کے پاس یمامہ کی کھجور لائی گئی آپ نے پوچھا یہ کھجور کیسی (اسکا نام کیا ہے) لوگوں نے عرض کیا جذامی آپ نے فرمایا یا اللہ جذامی میں برکت دے (جذامی کھجور کی ایک قسم ہے جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔)

وَقَدْ عَصَيْتُكَ بِرِجْلِيْ وَلَوْ شِئْتَ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَجَذَمْتَنِيْ - میں نے اپنے پاؤں سے تیری نافرمانی کی ہے قسم ہے تیرے جلال اور بزرگی کی اگر تو چاہے تو مجھ کو لُنجا کر دے۔ (میرے پاؤں بیکار کردے) (کاٹ دے)۔

جَذْوٌ - یا جُذُوٌّ - سیدھا کھڑا ہونا - یا پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑا ہونا - اِجْذَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ - منافق کی مثال صنوبر کے سیدھے درخت کی سی ہے (کبھی جھکتا ہی نہیں جھکا تو گیا)۔

جُذْوَةٌ - انگارہ یا لکڑی کا ٹکڑا جس میں انگار آگ ہو۔

فَجَذَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ - اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا

دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَنَكَدَ

جَذَا مِنْخَرَاهُ وَشَخَصَتْ عَيْنَاهُ۔ میں عبدالملک ابن مروان کے پاس گیا اُس کے نتھنے کھنچ گئے تھے آنکھیں پتھرا گئی تھیں (مرنے کے قریب تھا)۔

مَرَّ بِقَوْمٍ يُجْذُوْنَ حَجَرًا۔ کچھ لوگوں پر سے گذرے جو پتھر اُٹھا رہے تھے۔

وَهُمْ يَتَجَاذُوْنَ مِهْرَاسًا۔ وہ ایک بڑا پتھر (زور آزمانے کے لئے) اُٹھا رہے تھے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الرَّاءِ

جُرْأَةٌ یا جُرَةٌ یا جَرَاءَةٌ یا جَرَائِيَةٌ یا جَرَايَةٌ۔ سب کے معنی بہادری کے ہیں۔

تَجْرِيْئٌ۔ بہادر کرنا، کسی کام کرنے پر مستعد بنانا۔

يُرِيْدُ اَنْ يُجَرِّئَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ۔ انہوں نے چاہا کہ لوگوں کو شامیوں سے لڑنے پر مستعد اور آمادہ کریں ایک روایت میں يُجَرِّبَهُمْ ہے یعنی ان کو شام والوں پر غضبناک کریں غصہ دلائیں۔

مَا الَّذِيْ جَرَّأَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ۔ (ایک روایت میں مَنِ الَّذِيْ ہے تو مَنْ بمعنی ما ہے یا من سے حاطب بن ابی بلتعہ مراد ہے) تیرے صاحب کو خونخواری پر (لوگوں کے قتل پر) کس چیز نے آمادہ کیا۔

لٰكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا۔ انھوں نے جرأت کی (حدیث بیان کرنے میں) اور ہم لوگوں نے نامردی کی۔

وَقَوْمُهُ جُرَاءُ عَلَيْهِ۔ آپ کے قوم والے آپ پر شیر ہو گئے تھے آپکا ڈر انکو نہیں رہا تھا۔ ایک روایت میں حِرَاءٌ عَلَيْهِ ہے یعنی آپ پر غضبناک تھے۔

اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ۔ تم تو بہادر ہو (یعنی آنحضرتؐ سے فتنوں کے پوچھنے میں تم بہادر تھے۔ اس لئے اب بھی ان کے بیان کرنے میں بہادری کرو گے مقصود ان کی تعریف کرنا ہے یا اُن پر انکار کرنا کہ تم حدیث بیان کرنے میں بڑے بے خطر ہو)۔

اِنَّكَ لَجَرِيْءٌ۔ تو تو بہادر ہے (کہ پروردگار کیساتھ شرک کرتا ہے پھر اُسی سے پانی مانگتا ہے (یہ آپؐ نے ابوسفیان سے فرمایا)۔

مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ۔ ایسی جرأت آنحضرتؐ سے عرض کرنے کی کون کر سکتا ہے البتہ اُسامہ کر سکتے ہیں (جو آپکے محبوب تھے)۔

لَا تَبْتَلِنِيْ بِجُرْأَةٍ عَلٰى مَعَاصِيْكَ۔ مجھ کو اسطرح مت آزما کہ گناہوں پر مجھ کو جرأت ہو جائے (بے کھٹکے کیا کروں)۔

جَرَبٌ۔ خارشتی ہونا، خارشت، کھجلی، زنگ لگنا۔

تَجْرِيْبٌ اور تَجْرِبَةٌ۔ آزمانا۔

فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جُرُبَّانِهٖ۔ میں نے اپنا ہاتھ اُنکی (قمیص کے) گریبان میں ڈالا۔

وَالسَّيْفُ فِيْ جُرُبَّانِهٖ۔ اور تلوار اپنے غلاف میں تھی۔

كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ۔ حوض کوثر کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا جرباء اور اذرح میں (یہ دونوں گاؤں ہیں شام کے ملک میں۔ دونوں میں تین منزل کا فاصلہ ہے۔ مجمع البحار میں بجائے جرباء کے جربیٰ لکھا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ جربہ ایک دوسرا گاؤں ہے ملک مغرب میں)۔

اَمَرَنِيْ اَنْ اَضَعَ عَلٰى كُلِّ جَرِيْبٍ كَذَا۔ مجھ کو ہر جریب پر اتنا دہارہ لگانیکا حکم دیا۔ اصل میں جریب میدان کو کہتے ہیں پھر ایک محدود قطعہ زمین کو کہنے لگے یعنی ساٹھ ہاتھ لمبی اور ساٹھ ہاتھ چوڑی زمین کو (جسکو ہندی میں بیگھہ کہتے ہیں)، اُس کی جمع اَجْرِبَةٌ اور جُرْبَانٌ

(بعضوں نے کہا ہر ملک کی جریب جدا گانہ ہے جیسے صاع اور رطل اور گز وغیرہ کتاب المساحت میں ہے کہ چھ جو کے عرض کو انگل اور چار انگل کو مٹھی اور چار مٹھی کو ہاتھ اور دس ہاتھ کو قصبہ اور دس قصبہ کو اشل۔ اور اشل کو اشل میں ضرب دیں تو حاصل ضرب جریب ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ جریب کے $\frac{1}{10}$ کو قفیز کہتے ہیں اور قفیز کے $\frac{1}{10}$ کو عشیر۔

کَمَثَلِ جُرَابٍ۔ تلوار کے غلاف کی طرح۔

جُرَاب۔ وہ چمڑے کا غلاف جس میں تلوار نیام سمیت رکھی جاتی ہے اس کو جِرِبَّان اور جُرُبَّان اور جُرُبَّاذ بھی کہتے ہیں۔

جِرَاب۔ بالکسر توشہ دان، یا تھیلہ۔

وَزَوَّدَنَا جِرَابًا۔ ہم کو توشہ کیلئے ایک تھیلہ اور زیادہ دیا۔

وَحَشَوْنَا الْجُرُبَ۔ ہم نے تھیلے بھر لئے جُرُبٌ جمع ہے جِرَابٌ کی۔ اسی طرح جُرُبٌ اور اَجْرِبَةٌ اور جَرَارِیْبُ یہ سب جراب کی جمع ہیں۔

كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ۔ وہ بت خانہ جلکر ایسا ہو گیا جیسے خارشتی والا اونٹ ہوتا ہے (جس پر کالا روغن ملتے ہیں)۔

دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ۔ اُسکو کھجلی کا کرتہ پہنایا جائیگا۔ (مطلب یہ ہے کہ سارے بدن پر اُس کے کھجلی کی بیماری لگادی جائیگی)

سَعَةُ الْجُرُبَّانِ وَنَبَاتُ الشَّعْرِ فِی الْاَنْفِ اَمَانٌ مِّنَ الْجُذَامِ۔ کرتے کا گریبان کشادہ ہونا اور بالوں کا ناک میں اُگنا جذام سے بچاؤ ہے۔

بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ۔ بہ فتحہ را جنگ آزمودہ بہادر۔

مُجَرِّبٌ۔ بہ کسرہ را آزمانے والا۔ اور شیطان کا لقب بھی ہے۔

جِرِّیْثٌ۔ بام مچھلی جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہے۔

اِنَّهٗ اَبَاحَ اَكْلَ الْجِرِّیْثِ۔ بام مچھلی کا کھانا درست رکھا۔ ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ اُس کے کھانے سے منع کرتے تھے۔

جُرْثُمَةٌ۔ یا جُرْثُوْمٌ۔ جڑ۔ یا وہ مٹی جو درخت کی جڑوں پر جمع ہو جاتی ہے۔

اَلْاَسَدُ جُرْثُوْمَةُ الْعَرَبِ فَمَنْ اَضَلَّ نَسَبَهٗ فَلْيَاْتِهِمْ۔ اسد کا قبیلہ عرب لوگوں کی جڑ ہے (سب طرف سے لوگ آکر اُس میں شامل ہو جاتے ہیں) پھر جسکو اپنا خاندان معلوم نہ ہو وہ آکر اسمیں شریک ہو جائے۔

تَمِیْمٌ بُرْثُمَتُهَا وَجُرْثُمَتُهَا۔ تمیم قبیلہ اُس کا پنجہ اور اُسکی جڑ ہے۔

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَقَحَّمَ جَرَاثِيْمَ جَهَنَّمَ فَلْيَقْضِ فِی الْجَدِّ۔ جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ دوزخ کے ٹیلوں میں گھسے وہ دادا کے باب میں قطعی حکم دے (حضرت علی کا قول ہے۔ مطلب آپکا یہ ہے کہ دادا کے باب میں کوئی صریح حکم قرآن اور حدیث میں نہیں ہوا اس لئے اُسکا قطعی فیصلہ کرنا مشکل ہے۔)

لَمَّا اَرَادَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِنَاءَ الْكَعْبَةِ كَانَتْ فِی الْمَسْجِدِ جَرَاثِيْمُ۔ جب عبداللہ بن زبیر کعبہ کو (گرا کر) نئے سرے سے بنانا چاہا اسوقت مسجد میں جا بجا ٹیلے تھے (اونچی اونچی ٹیکریاں تھے)۔

وَعَادَ لَهَا النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا۔ ایک روایت میں مُتَجَرْثِمًا ہے یعنی چھوٹی چھوٹی بکریاں اس سال میں (جو قحط کا سال تھا) اکھٹی ہو گئیں اسلئے کہ جنگل میں چارہ نہ تھا اگر چارہ ہوتا تو الگ الگ چرتی پھرتیں۔

جَرْجَمٌ۔ بیقراری، پریشانی، اضطراب ڈھیلا ہونا، سخت پتھریلی زمین، پیچا پیچ راستے۔

وَقُتِلَتْ سَرَاوَتُهُمْ وَجُرِجُوْا۔ ان کے سردار مارے
گئے اور وہ پریشان ہوگئے۔ ایک روایت میں وَ
جُرِحُوْا ہے یعنی زخمی ہوگئے۔ یہی روایت مشہور
ہے۔

جَرْجَرَةٌ۔ غٹ غٹ پینے کی آواز جو حلق سے نکلتی ہے۔
اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔ جو شخص سونے
یا چاندی کے برتن میں کچھ پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں
دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرکے اُتارتا ہے۔ بعضوں
نے نَارُ جَهَنَّمَ پڑھا ہے تو معنی یہ ہوگا اُس کے پیٹ میں
دوزخ کی آگ غٹ غٹ کرتی ہے۔

جَرْجَرَ فَوَضَعَ جِرَانَهٗ۔ اونٹ نے بڑبڑ کرکے اپنی
گردن زمین پر رکھدی (آنحضرتؐ سے شکایت کی اپنے
مالکوں کی کہ چارہ برابر نہیں دیتے اور محنت بہت لیتے
ہیں سبحان اللہ آپ رحمۃ للعالمین تھے کہ جانور بھی
آپ سے فریاد کرتے تھے)۔

یَاْتِی الْجُبَّ فَیَکْتَامُ مِنْهُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا۔
مٹکے کے پاس آتا ہے کوزے سے پانی نکالکر کھڑے
کھڑے غٹ غٹ پی جاتا ہے۔

قَوْمٌ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ
کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن تو پڑھیں گے مگر وہ اُنکے
حلق کے نیچے نہیں اُترنیکا (دل پر اُسکا کچھ اثر نہ ہوگا
صرف زبان سے الفاظ رٹ لیں گے۔

جِرْجِرْ اور جِرْجِیْرٌ اور جَرْجَرٌ۔ مشہور بھاجی ہے
(ساگ)۔

حَتّٰی یَنْبُتَ فِیْ قَعْرِهَا الْجِرْجِیْرُ۔ یہاں تک کہ
اس کی تہ میں جرجیر (بھاجی) اُگ آئے گی (یعنی
دوزخ ٹھنڈی ہو جائے گی)۔

اَلْهِنْدَبَاءُ لَنَا وَالْجِرْجِیْرُ لِبَنِیْ اُمَیَّةَ۔ کاسنی
ہم لوگوں کے لئے ہے اور جرجیر بنی امیہ کے لئے (یعنی
بنی ہاشم کاسنی کو پسند کرتے ہیں اور بنی امیہ جرجیر
کو)۔

جَرْجَمَةٌ۔ پینا، گرانا، کھانا۔
ثُمَّ جَرْجَمَ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ۔ پھر ایک کو دوسرے
پر گرادیا۔

قَالَ طَالُوْتُ لِدَاؤُدَ اَنْتَ رَجُلٌ جَرِیٌّ وَفِیْ
جِبَالِنَا هٰذِهٖ جَرَاجِمَةٌ یَحْتَرِبُوْنَ النَّاسَ
طالوت بادشاہ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے
عرض کیا آپ ایک بہادر آدمی ہیں اور ہمارے ان
پہاڑوں میں کچھ چور (لٹیرے) رہتے ہیں جو لوگوں کی
مال کو لوٹ لیتے ہیں (محیط میں ہے جَرَاجِمَہ ایک
قوم ہے عجم کے جزیرہ میں یا شام کے نبطی لوگ)۔

جَرْحٌ۔ زخمی کرنا، کمانا، گالی دینا، عیب بیان کرنا، گواہ پر
سوالات کرکے اُسکا جھوٹ آزمانا، کسی پر اعتراض
کرنا، زخمی ہونا۔

جُرْحٌ اور جِرَاحَةٌ۔ زخم، گوشت کا چیرنا۔

جِرَاحِیٌّ اور جَرَّاحٌ۔ زخم کی دوا کرنیوالا۔

اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ۔ بے زبان جانور کسی کو
زخمی کرے تو اُسکا تاوان کوئی نہ دیگا۔

کَثُرَتْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ وَاسْتَجْرَحَتْ۔ اب
حدیثیں بہت پھیل گئی ہیں اور بگڑ گئی ہیں (اُن کی
اصلاح اور راویوں کی جرح کی ضرورت ہے تاکہ
صحیح حدیثیں ضعیف اور موضوع سے الگ ہوجائیں

وَعَظْتُکُمْ فَلَمْ تَزْدَادُوْا عَلَی الْمَوْعِظَةِ اِلَّا
اِسْتِجْرَاحًا۔ (عبدالملک بن مروان نے کہا)
لوگو! میں نے تم کو نصیحت کی پر نصیحت سے تو اور
تمہاری حالت خراب ہوگئی (پہلے سے زیادہ عیب دار
ہوگئے)۔

بِهٖ جِرَاحٌ۔ اُس کو زخم تھا۔

يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ۔ ہمیشہ صحابہ اپنے زخموں میں نماز پڑھتے رہے (زخموں کی وجہ سے نماز کو ترک نہیں کیا۔ فتنی نے کہا یعنی جب خون نہ بہتا ہو میں :۔ کہتا ہوں اس تخصیص کی کوئی ضرورت نہیں۔ خون سے وضو ٹوٹنے میں کلام ہے۔)

فِيْهَا الْجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ۔ اس میں زخموں کی دیت کے احکام اور یہ کہ دیت میں کس کس عمر کے اونٹ لئے جائیں گے اُسکا بیان تھا۔

جَارِحَۃٌ۔ عضو۔ اُس کی جمع جَوَارِح ہے۔

مَنْ بِهٖ قُرْحَةٌ اَوْجُرْحٌ۔ جسکو پھوڑا یا زخم ہو۔

جَرْدٌ۔ چھلکا اُتارنا، بال نکالنا، ننگا کرنا، ڈھنکنا ہونا

اِنَّهٗ كَانَ اَنْوَرَ الْمُتَجَرَّدِ۔ آپ برہنگی کیحالت میں نورانی اور چمکدار تھے آپ کا جسم مبارک پر نور تھا۔ (محیط میں ہے کہ مُتَجَرَّدٌ بفتحہ را مصدر میمی ہے بمعنی برہنگی اور ننگاپن اور بکسرۂ را جسم کو کہتے ہیں مُجَرَّدَہ اور مُجَرَّد کے بھی یہی معنی ہیں)۔

كَانَ اَبْيَضَ الْمُتَجَرَّدِ۔ آپ کا پنڈا (جسم) سفید تھا۔

اِنَّهٗ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَةٍ۔ آپ کے بدن پر بال نہ تھے یعنی سارے بدن پر (جیسے بعضے آدمیوں کے ہوتے ہیں بلکہ آپ کا جسم صاف بن بال تھا) مگر سینہ سے زیر ناف تک بال تھے۔

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ۔ بہشتی لوگ بن بال کے بن ڈاڑھی مونچھ کے ہوں گے۔

اِنَّهٗ اَخْرَجَ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ فَقَالَ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ انس رضؓ نے دو پرانی جوتیاں جن پر بال نہیں رہے تھے نکالیں اور کہنے لگے یہ دونوں جوتیاں آنحضرت صلعم کی ہیں۔ (زہے قسمت اُن لوگوں کی جنہوں نے ان جوتیوں کی زیارت کی۔ اگر ہم کو ملیں تو ہم بھی سر اور آنکھوں پر رکھیں یا اللہ بہشت میں تو ہمکو آپ کی کفش برداری نصیب کر یہ ہمارے لئے ہزار دن حور اور قصور سے بہتر ہے۔) ایک روایت میں جَرْدَاوَيْنِ ہے۔ شاید تے کو مبالغہ کے لئے زیادہ کیا کیونکہ جرداء خود مؤنث ہے اَجْرَد کا۔

قَلْبٌ اَجْرَدُ فِيْهِ مِثْلُ السِّرَاجِ يُزْهِرُ۔ ایک وہ دل ہے جو بُری خصلتوں سے (جیسے حسد، کبر، بُغض، مکر و فریب سے) خالی ہے اُسمیں چراغ کیطرح ایمان کا نور چمک رہا ہے۔

تَجَرَّدُوْا بِالْحَجِّ وَاِنْ لَمْ تُحْرِمُوْا۔ حاجیوں کی مشابہت کرو یعنی اُنکی سی وضع رکھو گو تم نے احرام نہ باندھا ہو۔

تَجَرَّدَ بِالْحَجِّ۔ حج مفرد کی نیت کی (یعنی قران یا تمتع نہیں کیا۔)

جَرِّدُوا الْقُرْاٰنَ لِيَرْبُوْ فِيْهِ صَغِيْرُكُمْ وَلَايَنْاٰى عَنْهُ كَبِيْرُكُمْ۔ قرآن کو علحدہ رکھو (اسمیں حدیث تفسیر وغیرہ مت ملاؤ یا اعراب اور نقطوں اور نشانوں اور علامتوں وغیرہ سے اُس کو خالی رکھو یا کتب آسمانی میں سے صرف قرآن پر قناعت کرو دوسری کتابوں میں مت مشغول ہو) تاکہ تمہارے کمسن بچے اُسکی پڑھائی میں بڑھے ہوں اور بڑی عمر والے اُس کی تلاوت سے کنارہ کشی نکریں۔

حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُهُمْ لُصُوْصًا جَرَّادِيْنَ۔ خارجیوں کا آخری گروہ چوروں کا رہ جائیگا جو لوگوں کو ننگا کریں گے (ان کے کپڑے لتے چھین لیں گے)

لَاُجَرِّدَنَّكَ كَمَا يُجَرَّدُ الضَّبُّ۔ (حجاج کا

ف ایک روایت میں لَاُجَرِّدَنَّكَ ہے یعنی میں تیرا اسارا مال اسباب چھین کر تجھ کو ننگا کردوں گا ۱۲ منہ۔

مردود نے انس رضہ سے کہا) میں تجھ کو کھوڑ پھوڑ کی
طرح ننگا کردونگا (تیری کھال نکال لونگا جیسے گوہ کو بھونتے
وقت اُسکا چمڑا نکالتے ہیں)۔
جَارُوْد ۔ سخت قحط کا سال۔
جَارُوْدِیَه ۔ ایک فرقہ ہے شیعہ میں سے۔
وَبِهَا سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا ۔ وہاں
ایک درخت ہے جس کے تلے ستر پیغمبروں کی آنول
کاٹی گئی ہے نہ اُسکے پتے کبھی گرے نہ وہ میوے سے
خالی ہوا ۔ ایک روایت میں وَلَمْ تُجْرَدْ ہے یہ
جُرِدَتِ الْاَرْضُ سے نکلا ہے یعنی زمین کو ٹڈیوں نے
ننگا کردیا اُسکا سبزہ سب کھاگئیں۔
اَلسَّوِيْقُ يُجْرِدُ الْمِرَّةَ وَالْبَلْغَمَ جَرْدًا ۔ ستو
پت اور بلغم کو بالکل نکال دیتا ہے۔
لَيْسَ عِنْدَنَا مِنْ مَّالِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا جَرْدُ
هٰذِهِ الْقَطِيْفَةِ ۔ (ابوبکر صدیق رضہ نے کہا) ہمارے
پاس مسلمانوں کا مال یعنی بیت المال میں کوئی چیز نہیں
ہے بجز اس پھٹی پُرانی چادر کے۔
جَرْدُ قَطِيْفَةٍ ۔ یعنی قَطِيْفَةٌ جَرْدٌ ۔ پرانی چادر (یہ
عرب لوگ کہتے ہیں)۔
كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ جَرْدُ بُرْدٍ حُطَمِيَّةٍ وَجَرْدُ
قَطِيْفَةٍ اِنْجَرَدَ خَمْلُهَا ۔ حضرت فاطمہ کا مہر ایک
حطمی چادر تھی پُرانی ۔ اور ایک دوسری پرانی چادر
جس کا سرا جھڑنا (پُرانا) ہوگیا تھا۔
اِنَّ اُمِّیْ فِی الْمَنَامِ وَفِیْ يَدِهَا شَحْمَةٌ وَّعَلٰی
فَرْجِهَا جُرَيْدَةٌ ۔ (ایک عورت نے حضرت عائشہ
سے عرض کیا) میں نے خواب میں اپنی ماں کو دیکھا
اُس کے ہاتھ میں چربی کا ایک ٹکڑا ہے اور اُس
کی فرج پر (شرمگاہ پر) ایک پُرانا چیتھڑا ہے۔
اَتَتْنِیْ بِجَرِيْدَةٍ ۔ میرے پاس ایک کھجور کی ڈالی لا

جَرِيْدَة ۔ ڈالی ۔ اُس کی جمع جَرَائِدُ ہے۔
كُتِبَ الْقُرْاٰنُ فِیْ جَرَائِدَ ۔ قرآن ڈالیوں پر لکھا گیا
(کیونکہ کاغذ اُس وقت کم ملتا تھا)۔
اَوْصٰى بُرَيْدَةُ اَنْ يُّجْعَلَ فِیْ قَبْرِهٖ جَرِيْدَةٌ ۔
بریدہ نے یہ وصیت کی کہ انکی قبر پر ایک ہری ڈالی لگا
دیجائے (کیونکہ آنحضرت صہ نے ایک قبر پر دو ڈالیاں
لگا دی تھیں ۔ اور فرمایا تھا جبتک یہ نہ سوکھیں شاید
اُن کے عذاب میں تخفیف ہو)۔
ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً ۔ پھر آپ نے کھجور کی ایک ہری
ڈالی لی۔
تَجَرَّدَ لِاِحْرَامِهٖ ۔ آپ نے احرام باندھنے کے
لئے کپڑے اُتارے۔
لِاَنَّهٗ جُرِّدَ مِنْ ثِيَابِهٖ ۔ حضرت حمزہ کے کپڑے اُتار
لئے گئے تھے (شہادت کے بعد کافروں نے اُن کو
ننگا کردیا تھا)۔
اَلْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ ۔ ٹڈی دریا کے شکار
میں داخل ہے یعنی جیسے دریا کا شکار احرام والے کو
درست ہے ایسے ہی ٹڈی کا بھی شکار حالت احرام
میں درست ہے یا جیسے دریا کا جانور بغیر ذبح کے درست
ہے ایسے ہی ٹڈی بھی ذبح کئے بغیر حلال ہے یا ٹڈی
کی پیدائش مچھلیوں سے ہوتی ہے)۔
اَلْجَرَادُ نَثْرَةُ حُوْتٍ ۔ ٹڈی مچھلی کی چھینک ہے۔
نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ ۔ ہم آنحضرت صہ کے ساتھ
ٹڈیاں کھاتے (اُسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ نے بھی
ٹڈی کھائی کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ
ٹڈی نہیں کھاتے تھے)۔
سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ
آپ سے پوچھا گیا ٹڈی کھانا کیسا ہے فرمایا نہ میں اس
کو کھاتا ہوں نہ حرام کرتا ہوں (ایسا ہی آپ نے گوہ

یعنی گوڑپھوڑ کے باب میں فرمایا دونوں جانور حلال ہیں مگر حنفیہ نے ٹڈی کو تو درست رکھا ہے اور گوڑپھوڑ کو حرام یا مکروہ کہا ہے ان کو یہ خبر نہیں ہوئی کہ گوڑپھوڑ تو عرب کی عام غذا تھی چنانچہ فردوسی کہتا ہے ؎

زشیر شتر خوردن و سوسمار۔ عرب را بجائے رسید است کار

اور آنحضرتؐ نے طبعی نفرت کی وجہ سے اسکو نہیں کھایا نہ یہ کہ وہ حرام تھا اور دوسرے صحابہ نے فراغت کے ساتھ آپ کے دسترخوان پر اس کو کھایا اگر حرام ہوتا تو آپ کسی کو نہ کھانے دیتے۔)

نَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ۔ حضرت ایوبؑ پر سونے کی ٹڈیاں گریں (یعنی سونے کے ٹکڑے ٹڈی کی شکل پر گرے)۔

يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ۔ اس گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔

كَتَبَ فِي الْجَارُوْدِ۔ حضرت عمرؓ نے جارود (حضرت عمرِ صحابی) کے باب میں لکھا یعنی اُن کی گواہی کا مقدمہ میں جو قدامہ پر انہوں نے دی تھی کہ قدامہ نے شراب پیا۔

جَلَدَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ۔ دو ڈالیوں کی چالیس ماریں یا کچھ ایسی ہی لگائیں (دونوں کو ملا کر مارا تو اسی ماریں ہوگئیں یا ہر ایک سے چالیس چالیس ماریں لگائیں۔)

كَانَتْ فِيْهَا اَجَارِدُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ۔ کچھ زمینیں صاف پٹپر بن گھانس کے تھیں انھوں پانی کو روک رکھا۔

اِنَّكُمْ فِيْ اَرْضٍ جَرِدِيَّةٍ۔ تم ایسی زمین میں ہو جہاں سبزہ نہیں (روئیدگی نہیں)۔

فَرَمَيْتُهٗ عَلٰى جُرَيْدَاءِ مَتْنِهٖ۔ میں نے اسکو پیٹھ کے بل پھینک مارا۔ چت کردیا۔

فَغَنَّتَاهُ الْجَرَادَتَانِ۔ دونوں جرادوں نے اسکو گانا سُنایا (یہ دونوں رنڈیاں تھیں مکہ میں جو خوش آواز اور گانے میں مشہور تھیں)۔

اَرْضٌ مَجْرُوْدَةٌ۔ خالی پٹپر زمین جس پر روئیدگی نہ رہی ہو ٹڈیوں نے اُس کو کھالیا ہو۔

جَرْدَلَةٌ۔ گرنے کے قریب ہونا۔

فَمِنْهُمُ الْمُؤْبَقُ بِعَمَلِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُّجَرْدَلُ۔ ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُجَرْدَلُ۔ ہے یعنی ان میں کوئی دوزخ میں گرنے کے قریب ہوگا۔ ایک روایت میں فَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ ہے خائے معجمہ یعنی اُس کے بدن کے ٹکڑے آنکڑوں سے کٹ جائیں گے بعضوں نے اَلْمُجَرْذَلُ روایت کیا ہے زائے معجمہ اور جیم سے۔ یہ وہم ہے۔

جَرَذٌ۔ موترا۔

جُرَذٌ۔ بڑا چوہا۔ اُس کی جمع جُرْذَانٌ ہے یا جِرْذَانٌ اُمُّ جِرْذَانٍ اور جَرَاذِيْنَ۔ ایک قسم کی کھجور ہے۔

اَرْضٌ جَرِذَةٌ۔ چوہے والی زمین۔

اَرْضُنَا كَثِيْرَةُ الْجُرْذَانِ۔ ہماری زمین میں چوہے بہت ہیں۔ (جاحظ نے کہا جُرَذ اور فار میں ایسا فرق ہے جیسے گائے اور بھینس میں۔

جَرٌّ۔ چلتے چلتے چرنا یا چلتے چلتے چرانا، زچگی کے دن بڑھ جانا تصور کرنا۔

جَرِيْرَةٌ۔ تصور۔

يَا مُحَمَّدُ بِمَ اَخَذْتَنِيْ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ۔ اے محمدؐ تم نے مجھ کو کس جرم میں گرفتار کیا ہے آپ نے فرمایا تیرے قسم کھائے دوستوں کے جرم میں (یہ شخص بنی عقیل میں سے تھا جو ثقیف کے حلیف تھے ثقیف نے آنحضرتؐ سے بدعہدی کی اور مسلمانوں کو قید کرلیا آخر یہ شخص اُن کے فدیہ میں دیا گیا۔

گو اُس شخص نے یہ کہا کہ میں مسلمان ہو گیا تھا مگر قید ہو جانے کے بعد آپ نے اُس کا یہ قول مسلم نہیں رکھا فرمایا جسوقت تو اپنے نفس کا خود مالک یعنی آزاد تھا اُسوقت اسلام کا کلمہ کہتا تو کامیاب ہوتا۔ بعضوں نے کہا آنحضرت ؐ کو اللہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہوگا کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا اور لوگوں کو ایسا کرنا درست نہیں (یعنی باوجود اسلام لانے کے اُسکی تصدیق نہ کرنا اُس کو کافروں کے پاس بھیجدینا اُن کے حوالے کرنا)۔

ثُمَّ بَايَعَهُ عَلٰى اَنْ لَّا يَجُرَّ عَلَيْهِ اِلَّا نَفْسَهٗ۔ پھر اُس نے آپ سے بیعت کی اس شرط پر کہ میرے قصور میں بس میں ہی پکڑا جاؤں (باپ یا بھائی یا دوسرے عزیزوں سے میرے قصور کا مواخذہ نہ ہو)۔

لَا تُجَارِ اَخَاكَ وَلَا تُشَارِّهٗ۔ اپنے بھائی پر قصور کا مواخذہ مت ڈال اور اُس سے برائی نہ کر۔ بعضوں نے کہا لَا تُجَارِ کا معنی یہ ہے کہ اُسکا حق دینے میں ٹالم ٹولا نہ کر۔ بعضوں نے لَا تُجَادِ بہ خفت را روایت کیا ہے یعنی اُس کے ساتھ ہار جیت نہ کر)۔

طَعَنْتُ مُسَيْلَمَةَ وَمَشٰى فِي الرُّمْحِ فَنَادَانِيْ رَجُلٌ اَنْ اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ فَلَمْ اَفْهَمْ فَنَادَانِيْ اَلْقِ الرُّمْحَ مِنْ يَدَيْكَ۔ میں نے مسیلمہ (کذاب) کو برچھا مارا برچھا لگا ہوا وہ چلا میں پیچھے پیچھے برچھا تھامے ہوئے ایک شخص نے مجھ کو آواز دی اَجْرِرْهُ الرُّمْحَ۔ میں اُسکا مطلب نہیں سمجھا۔ اُس نے پھر آواز دی ارے برچھا چھوڑ دے (اُسکو برچھا لگا ہوا جانے دے)۔

اَجْرِرْ لِيْ سَرَاوِيْلِيْ۔ میرا پاجامہ رہنے دے میں اُس کو کھینچتا رہوں (اُس کو پہنے پہنے چلتا رہوں۔ بعضوں نے اَجْزِرْ لِيْ بہ خفت را روایت کیا ہے

اِجَارَةٌ سے یعنی میرے بدن پر رہنے دے ابن اثیر نے کہا اس حدیث میں ادغام غیر حجاز والوں کی بولی ہے اور اگلی حدیث میں اظہار یہ حجاز والوں کی بولی ہے)۔

لَا صَدَقَةَ فِي الْاِبِلِ الْجَارَّةِ۔ اُن اونٹوں میں زکوٰة نہیں ہے جو کام کاج محنت مزدوری کرتی ہوں (نکیل پکڑ کر چلائے جاتے ہوں)۔

مَعَهٗ فَرَسٌ حَرُوْنٌ وَجَمَلٌ جَرُوْرٌ۔ اُن کیساتھ ایک خندہ گھوڑا اور ایک شریر اونٹ تھا۔

لَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَيْهَا يَعْنِيْ زَمْزَمَ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ حَتّٰى يُؤَثِّرَ الْجَرِيْرُ بِظَهْرِيْ۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم پر پل پڑیں گے (پھر تم زمزم کا پانی کھینچ ہی نہ سکو گے) تو میں بھی تمہاری ساتھ یہاں تک پانی نکالتا کہ رسّی کا نشان میری پیٹھ پر پڑ جاتا۔

مَا مِنْ عَبْدٍ يَّنَامُ بِاللَّيْلِ اِلَّا عَلٰى رَاْسِهٖ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ۔ جو بندہ رات کو سوتا ہے اُس کے سر پر ایک گرہ دی ہوئی رسّی رہتی ہے۔

اَيْنَ اَسِمُ قَالَ فِيْ مَوْضِعِ الْجَرِيْرِ مِنَ السَّالِفَةِ میں اپنے اونٹوں پر کہاں داغ لگاؤں فرمایا جہاں رسّی رہتی ہے گردن کے آگے کے حصّے پر۔

خَلُّوْا بَيْنَ جَرِيْرٍ وَالْجَرِيْرِ۔ جریر بن عبداللہ کو اُسکی باگ دیدو۔

مَنْ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ وِتْرٍ اَصْبَحَ وَعَلٰى رَاْسِهٖ جَرِيْرٌ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا۔ جو شخص وتر نہ پڑھے اور صبح ہو جائے تو اُسکے سر پر ستر ہاتھ کی رسی ہوگی۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَجُرُّ الْجَرِيْرَ فَاَصَابَ صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَتَصَدَّقَ بِاَحَدِهِمَا۔ ایک شخص رسّی کھینچا کرتا تھا (پانی بھرا کرتا تھا) اُس کو دو صاع کھجور

کی اجرت میں سے اُس نے ایک صاع خیرات کر دیا۔
هَلُمَّ جَرًّا۔ اسی طرح چلے آؤ۔ یا اسی طرح کھینچتے آؤ۔
یہ محاورہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ برابر ایسا ہی کرتے
رہو یا ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔
نَصَبْتُ عَلٰی بَابِ حُجْرَتِیْ عَبَاءَةً وَّعَلٰی مَجَرِّ
بَیْتِیْ سِتْرًا۔ میں نے اپنی کوٹھری کے دروازے
پر ایک کملی لگائی اور چھجّے پر ایک پردہ لٹکایا۔
اَلْمَجَرَّةُ بَابُ السَّمَاءِ۔ مجرہ وہ سفیدی جو آسمان
پر دکھائی دیتی ہے (یعنی کہکشاں) آسمان کا دروازہ
ہے۔
خَطَبَ عَلٰی نَاقَتِهٖ وَهِیَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا۔ جرہ
بالکسر جانور کا معدہ۔ بعضوں نے کہا معدے میں سے
جو غذا جانور نکالتا ہے پھر منہ میں لا کر اُسکو چباتا
ہے۔ یعنی جگالی) آنحضرت ؐ نے اپنی اونٹنی پر سوار
ہو کر خطبہ سُنایا وہ زور سے جگالی کر رہی تھی۔
اِجْتَرَّ۔ جگالی کی۔
فَضَرَبَ ظَهْرَ الشَّاةِ فَاجْتَرَّتْ وَدَرَّتْ۔ آنحضرتؐ
نے بکری کی پیٹھ پر مارا وہ جگالی کرنے لگی دودھ دینے
لگی۔
لَا يَصْلُحُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّا يُحْنَقُ عَلٰی
جِرَّتِهٖ۔ یہ خلافت اور حکومت اُسی کو سزاوار ہے
جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے (بلکہ بردبار حلیم رحیم
دل ہو)۔
اِنَّهٗ حَارٌّ جَارٌّ يَا حَارٌّ بَارٌّ یہ حار کا جوڑ ہے
کچھ معنی نہیں رکھتا جیسے کہتے ہیں گرم درم چیز وغیرہ۔
نَهٰی عَنْ نَبِيْذِ الْجِرَارِ۔ ٹھلیوں کے نبیذ سے آپؐ نے
منع فرمایا۔
جَرَّةٌ مٹی کی ٹھلیا۔ جَرٌّ اور جِرَارٌ جُرَيْرٌ اُس کی جمع
ہے یہاں وہ ٹھلیاں مراد ہیں جو روغنی ہوں کیونکہ ان

میں جو نبیذ رکھا جائے وہ بہت جلد تیزی اور نشہ
پیدا کرتا ہے۔
غَطُّوا الْجِرَارَ۔ گھڑوں کو ڈھانپ دو۔
اِنَّ لِیْ جَرَّةً فِیْ جَرٍّ۔ گھڑوں میں میرا ایک گھڑا ہے۔
رَاَيْتُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ عِنْدَ جَرِّ الْجَبَلِ۔ میں نے آپ
کو احد کے دن پہاڑ کے نشیبی حصہ میں دیکھا (یعنی نیچے
میں)۔
سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الْجِرِّيِّ۔ بام مچھلی کھانا کیسا ہے
اُن سے پوچھا گیا جسکو جِرِّيْث بھی کہتے ہیں یعنی مار
ماہی (اُسپر چھلکا نہیں ہوتا یہ امامیہ کے نزدیک حلال
نہیں۔ جمہور اہل سنت کے نزدیک حلال ہے۔
اِنَّهٗ كَانَ يَنْهٰی عَنْ اَكْلِ الْجِرِّيِّ وَالْجِرِّيْثِ
حضرت علی رضؓ بام مچھلی کے کھانے سے منع کرتے تھے
(کیونکہ وہ سانپ کے مشابہ ہوتی ہے مگر یہ ممانعت
کراہت تنزیہی کے ہوگی اسلئے کہ قرآن میں اُحِلَّ لَكُمْ
صَيْدُ الْبَحْرِ ہے یہ دریا کے ہر جانور کو حلال کرتا ہے
اکثر ائمہ کا یہی قول ہے)
دَخَلَتِ النَّارَ مِنْ جَرَّا هِرَّةٍ۔ ایک عورت بلی کی
وجہ سے دوزخ میں گئی۔
فَاِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ۔ اُس نے میری وجہ سے
اُس کو چھوڑ دیا۔ بعضوں نے مِنْ جَرَّایَ کی جگہ
روایت کیا ہے یہ تخفیف ہے مِنْ جَرَّایَ کی۔
قَتَلَ بِجَرِيْرَةِ نَفْسِهٖ فَقُتِلَ۔ خود قصور کیا اور
کو ناحق قتل کیا اُس کے قصاص میں قتل کیا گیا۔
خَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ۔ غصے میں نکلے
گھسیٹتے ہوئے (پوری طرح اوڑھا بھی نہیں کیونکہ
کی جلدی تھی)۔
اَلْقَتْلُ قَدِ اسْتَجَرَّ۔ کشت و خون بہت سخت ہوگیا
ضَمَانُ الْجَرِيْرَةِ۔ قصور کا تاوان یہ اُس پر واجب

ہوتا ہے جو کوئی اپنے ذمہ دوسرے کی دیت دینا قبول کرے مثلاً زید عمرو سے کہے کہ تو میری مدد کر دشمنوں کو مجھ سے دفع کر میں تیری طرف کو دیت دوں تو میری طرف سے دے اور زید اس کو قبول کرے۔

مَسْجِدُ جَرِیْرٍ۔ ایک مشہور مسجد ہے کوفہ میں۔

تَقَلَّدْتُ السَّیْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ۔ میں نے تلوار لٹکائی پھر کیا دیکھتا ہوں میرا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے میں اس کو زمین پر کھینچ رہا ہوں۔

جَرْزٌ۔ کھانا، مار ڈالنا، کاٹ دینا، جڑ سے اُکھاڑ ڈالنا۔

جَرَزٌ۔ موٹا ہونا، سخت ہونا۔

جُرَازٌ۔ عمدہ کاٹنے والی تلوار۔

جَرَازٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

أَتَى عَلَى أَرْضٍ جُرُزٍ یا جَرْزٍ۔ ایک اُجاڑ زمین پر آئے جہاں پانی اور سبزہ نہ تھا۔

لَتُوْجَدَنَّ جُرُزًا لَا یَبْقَى عَلَیْهَا مِنَ الْحَیَوَانِ أَحَدٌ۔ زمین اُجاڑ ہو جائیگی اُس پر کوئی جاندار نہیں رہیگا۔

سَأَلْتُهُ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ وَالْجُرْزِ یُصَلَّى فِیْهَا أَمْ لَا۔ میں نے اُن سے پوچھا لومڑیوں کے کھالوں کے کپڑے اور جرز میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جِرْزٌ۔ بالکسر عورتوں کا لباس جو اونٹ کے بالوں اور بکریوں کے کھالوں کا ہوتا ہے۔

جَرْسٌ۔ بات کرنا۔ چاٹنا، ہلکی آواز نکالنا۔

مَا سَمِعْتُ لَهُ جَرْسًا۔ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) میں نے اُس کی آواز نہیں سنی اور جب حِسًّا کے بعد بولتے ہیں تو جیم کو کسرہ دیتے ہیں یوں کہتے ہیں مَا سَمِعْتُ لَهُ حِسًّا وَّلَا جِرْسًا میں نے نہ اُس کی آہٹ سنی نہ آواز۔

جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ۔ اُس کی مکھی نے عرفط چاٹا ہوگا (عرفط ایک درخت ہے جس میں سے بدبودار گوند نکلتا ہے)۔

فَیَسْمَعُوْنَ صَوْتَ جَرْسِ طَیْرِ الْجَنَّةِ۔ وہ بہشت کے پرندوں کی آواز سنیں گے (یعنی اُن کی چونچ کی آواز جو کھاتے وقت نکلتی ہے)۔

فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ یَدِبُّوْنَ وَیُخْفُوْنَ الْجَرْسَ۔ لوگ آئے چپکے چپکے چلتے ہوئے پاؤں کی آواز چھپاتے ہوئے۔

أَرْضٌ خَصِبَةٌ جَرِسَةٌ۔ ہری بھری زمین کھنکھناتی ہوئی یہ صَلْصَالٌ کی تفسیر ہے۔

وَكَانَتْ مُجَرَّسَةً۔ آنحضرتؐ کی اونٹنی سواری آزمودہ تھی۔

مُجَرَّس۔ شخص آزمودہ کار خبردار۔

قَدْ جَرَّسَتْكَ الدُّهُوْرُ۔ تم کو زمانہ نے ہوشیار تجربہ کار کر دیا ہے ایک روایت میں جَرَّشَتْكَ بہ شین معجمہ ہے معنی وہی ہے مگر لغت سے اسکی تائید نہیں ہوتی۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا جَرَسٌ۔ فرشتہ سفر میں اُن لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے پاس گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں رہتا ہے اور چلنے میں آواز دیتا ہے)۔

صَلْصَلَةُ الْجَرَسِ۔ گھنٹے کی آواز۔

جَرْشٌ۔ سخت چیز کھانے کی آواز، سانپ کی کینچلی نکلنے کی آواز، ہلکا دوڑنا، کھجلانا، چھیلنا، ملنا۔

جِرْشَى۔ نفس۔

جُوَارِش۔ میٹھی دوا جو یونانی حکیم بناتے ہیں اُسکی بہت سی قسمیں ہیں۔

لَوْ رَأَیْتُ الْوُعُوْلَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا؟

مَا هِجْتُهَا۔ اگر میں جنگلی بکریوں کو اُس کے دونوں کناروں میں کھاتے اور چرتے دیکھوں تو بھی اُن کو نہ چھیڑوں (کیونکہ آنحضرتؐ نے وہاں کا شکار حرام کیا ہے ایک روایت میں تَجْرُسُ ہے سین مہملہ سے ایک میں تَخْرُشُ ہے۔

جُرَش۔ یمن کا ایک پرگنہ ہے۔

جَرَش۔ ایک شہر ہے شام میں۔

اَتَاهُ بِجَرَشٍ مِّنَ اللَّيْلِ۔ اخیر رات میں اُس کے پاس آیا۔

مِلْحٌ جَرِيْشٌ۔ جو نمک اچھی طرح نہ کوٹا گیا ہو۔

جَرَضٌ۔ گلا گھونٹنا۔

جَرَضٌ۔ غصہ اور غم کے ساتھ مشکل سے تھوک نکلنا جان کا حلق تک آجانا، اُچھو ہونا۔

حَالَ الْجَرِيْضُ دُوْنَ الْقَرِيْضِ۔ شعر گوئی کو غم اور غصہ نے روک دیا۔ (یہ ایک مثل ہے)۔

اَلَمُ الْمَضَضِ وَغُصَصُ الْجَرَضِ۔ درد کا رنج اور حلق میں اٹکنے کی تکلیفیں۔

هَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا عَلَزَ الْقَلَقِ وَغُصَصَ الْجَرَضِ۔ یہ جوانی کی نزاکت والے اور کچھ نہیں اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ پریشانی کی گھبراہٹ اور حلق میں اٹک (جانے) کی تکلیف آن پہنچے۔

جَرْعٌ۔ یا جَرَعٌ پانی کا نگلنا۔

تَجْرِيْعٌ۔ نگلوانا، گھونٹ گھونٹ پلانا۔

جَرَّعَهُ غُصَصَ الْغَيْظِ۔ اُسکو غصہ کے گھونٹ پلائے۔

جُرْعَه۔ ایک گھونٹ۔

جَرْعَه۔ ایک بار پانی پینا۔

مَا بِهِ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ۔ اُس کو اس گھونٹ کی کوئی احتیاج نہیں۔ ایک روایت میں اَلْجَرْعَةِ ہے بفتحہ جیم۔

قِيْلَ لَهُ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ تَجَرَّعْ فَقَالَ اِنَّمَا يَتَجَرَّعُ اَهْلُ النَّارِ۔ امام حسن سے کہا گیا گرمی کے دنوں میں تجرع کرو (گھونٹ گھونٹ پیو) انہوں نے کہا تجرع تو دوزخی لوگ کریں گے انہوں نے اس آیت کیطرف اشارہ کیا۔ یَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهُ۔

فَاَفْلَتُّ مِنْهُ بِجُرَيْعَةِ الذَّقَنِ۔ میں ہلاکت کے قریب پہنچکر بچ نکلا۔

جُرَيْعَه۔ (تصغیر ہے جُرْعَہ کی نہایہ میں ہے) یعنی آخری سانس جسکے بعد موت ہوتی ہے (دم واپسیں)

وَكَرِّيْ عَلَى الْمُهْرِ بِالْاَجْرَعِ۔ (عباس بن مرداس کا مصرعہ ہے) یعنی میرا حملہ اجرع میں بچھیرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

اَجْرَعُ۔ کھلا ہوا میدان دشوار گذار۔

بَيْنَ مُشْنُوْجِرْعَاتٍ۔ ریتی کے ٹیلوں میں یا دشوار گذار میدانوں میں۔ (یہ جَرَعَہ کی جمع ہے)۔

جَرَعَه اور جَرْعَاءَ۔ صاف اچھی ریتی کا میدان یا دشوار گذار زمین یا ٹیلہ جس کے ایکطرف ریت ہو ایک طرف پتھر۔

جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ۔ میں جرعہ کے دن آیا۔ یہ جَرَعَہ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب وہاں اتفاق ہوا تھا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں انھوں نے سعید بن عاص کو وہاں کا حاکم کرکے بھیجا لیکن کوفہ والے اُس پر راضی نہیں ہوئے اور سعید بن عاص کو بیرنگ واپس کر دیا ابو موسیٰ اشعری کو اپنا حاکم بنا لیا، اور حضرت عثمان کو اطلاع دی انہوں نے منظور کر لیا۔

نُوْقٌ مَّجَادِيْعٌ۔ وہ اونٹنیاں جن میں دودھ کم رہ گیا ہو چند گھونٹ دودھ کے ہوں۔

لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا جُرْعَةٌ ۔ دنیا میں سے بس ایک گھونٹ باقی ہے (باقی سارا زمانہ گذر گیا)۔

مترجم:۔ کہتا ہے چودہ سو برس کے قریب گذرے مگر ہنوز یہ گھونٹ تمام نہیں ہوا جب ایک گھونٹ کا زمانہ اس قدر طویل ہے اور ابھی معلوم نہیں کہ یہ گھونٹ کب تک رہتا ہے تو ساری دنیا کا زمانہ یقیناً لاکھوں برس کا ہوگا۔

جَرْفٌ ۔ سب لے لینا، صاف کرنا۔

سَيْلٌ جُرَافٌ ۔ وہ بہیا جو سب بہا لیجائے کچھ نہ چھوڑے۔

جَارِفٌ ۔ مرگ عام، منحوس بلا آفت۔

جُرْفٌ اور جُرُفٌ ۔ کگار، کراڑہ، ندی کا کنارہ جو ہر وقت کٹتا اور گرتا رہتا ہے۔

مِجْرَفَة ۔ پھاوڑا۔

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَحِضُّ النَّاسَ بِالْجُرْفِ ۔ ابوبکر صدیقؓ لوگوں کا حال جرف میں پوچھا کرتے یا جرف میں بن مانگے اور بن پوچھے اُن کو دیتے۔

جُرُفٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

طَاعُوْنٌ جَارِفٌ ۔ طاعون تباہ کر دینے والا (یہ عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں واقع ہوا تھا)۔

لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ اِلَّا بَيْتٌ يُكِنُّهٗ وَثَوْبٌ يُوَارِيْهِ وَجِرَفُ الْخُبْزِ ۔ آدمی کا مال وہی ہے ایک کوٹھری جو اُسکو چھپائے۔ (سردی گرمی بارش سے بچائے) اور کپڑا جو اُسکا ستر ڈھانکے اور روٹی کے چند ٹکرے (بس اس قدر کافی ہے۔ اور باقی سب فضولیات ہیں آدمی کو چاہئے کہ جب یہ تینوں چیزیں مل جائیں تو خدا کا شکر بجالائے زیادہ کی ہوس نہ کرے نہ کسی دنیادار کی خوشامد کرے)۔

جِرَفٌ ۔ (جمع ہے جرفۃ کی) یعنی روٹی کا ٹکڑا۔

جُرُفُ نَهْرٍ ۔ ندی کا کراڑہ۔

عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ ۔ دوزخ کے کگار پر۔

جَرَفَ الدَّهْرُ مَالَهٗ ۔ زمانہ نے اُس کا مال تباہ کر دیا۔

جَرْمٌ ۔ کاٹنا، برانگیختہ کرنا۔

جِرْمٌ ۔ جسم، رنگ، آواز، حلق۔

جُرْمٌ اور اِجْرَامٌ اور جَرِيْمَةٌ ۔ گناہ، قصور۔

لَاجَرَمَ ۔ ضرور۔

جَرِيْمٌ ۔ گنہگار۔

اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ ۔ سب سے بڑا قصوروار مسلمانوں کا وہ مسلمان ہے جو ایک چیز کو پوچھے وہ حرام نہ ہو لیکن اُس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو جائے (گویا اُس نے پوچھکر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اگر نہ پوچھتا تو وہ حلال رہتی اس حدیث کا موقع آنحضرتؐ کی حیات تک تھا کیونکہ آپ کی وفات پر وحی موقوف ہو گئی، کسی حلال چیز کی حرام ہونیکا ڈر نہیں رہا)

يُرِيْدُ اَنْ يَّجْرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنَ ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ یہ قرن گذر جائیگا۔ ایک روایت میں تخرّم ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہے۔

لَاجَرَمَ لَاُفَلِّتَنَّ حَدَّهَا ۔ میں ضرور اُس کی دھار کند کر دونگا۔

اِتَّقُوا الصُّبْحَةَ فَاِنَّهَا مَجْفَرَةٌ مَنْتَنَةٌ لِلْجِرْمِ ۔ صبح کے سونے سے بچو اُس سے شہوت بجھ جاتی ہے۔ جسم میں عفونت پیدا ہوتی ہے۔

كَانَ حَسَنَ الْجِرْمِ ۔ اس کا جسم خوبصورت تھا یا خوش آواز تھا۔

وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِيْمَةِ وَالنَّارَ

مِنَ النَّوَاةِ ۔ قسم ہے اُس خدا کی جس نے کھجور کا
درخت ایک گٹھلی سے نکالا اور پتھر سے آگ نکالی۔

مَنْ اَجْرَمَ اِلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ جس نے حضرت محمدؐ کی
آل کا قصور کیا۔ اُنکا حق تلف کیا۔

بَنِیْ جَرْمٍ ۔ ایک قبیلہ ہے۔

جَرْمَزَۃٌ ۔ سمٹ جانا، اکٹھا ہونا، لوٹنا، بھاگنا۔

جُرْمُوْزٌ ۔ ہاتھ، پاؤں، حوض، بھیڑیا۔ اسکی جمع
جَرَامِیْزُ ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ یَجْمَعُ جَرَامِیْزَہٗ وَیَثِبُ عَلَی الْفَرَسِ
حضرت عمرؓ اپنے ہاتھ پاؤں کو سمیٹ کر گھوڑے پر
کود جاتے (سبحان اللہ آپ کی مستعدی بڑھاپے
کی حالت میں اور سپاہگری آپ کی۔ نالائق اولاد
ہم لوگ ہیں جو کچھ بزرگوں نے ملک ومال کمایا تھا وہ
بھی کھو دیا۔ اپنی ذات سے تو پیدا کرنا کجا)

لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِیْزَکَ فَوَثَبْتَ ۔ کاش تو اپنے ہاتھ
پاؤں جوڑ کر کود جاتا۔

جَرْمَزَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ۔ ابن عباسؓ کا غلام
(عکرمہ) بھاگ نکلا، ہٹ گیا۔ (صحیح فتوی نہ دے سکا۔
یہ شعبی کا قول ہے)

اَقْبَلْتُ مُجْرَنْمِزًا حَتّٰی اقْعَنْبَیْتُ بَیْنَ یَدَیِ
الْحَسَنِ ۔ میں ہاتھ پاؤں جوڑے اور سمیٹے ہوئے
آیا اور امام حسن بصری کے سامنے بیٹھ گیا۔ (مُجْرَمِّزًا
اصل میں مُجْرَنْمِزًا تھا اِجْرَنْزَامٌ سے نون کو میم سے
بدلکر میم کو میم میں ادغام دیدیا۔)

اِبْنُ جُرْمُوْزٍ ۔ حضرت زبیر کا قاتل ہے کمبخت نے
جب آپ سو رہے تھے آپ کا گلا کاٹ لیا۔

جَرْنٌ ۔ پیسنا۔

جُرُوْنٌ ۔ عادت کر لینا۔

اِجْرَانٌ ۔ غلہ کا کھلیان میں اکٹھا کرنا

اِنَّ نَاقَتَہٗ تَلَحْلَحَتْ عِنْدَ بَیْتِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَ
اَرْزَمَتْ وَوَضَعَتْ جِرَانَہَا ۔ آنحضرتؐ کی اونٹنی
(جب آپ ہجرت کرکے مدینہ میں تشریف لائے) ابوایوبؓ
انصاری کے گھر اڑ گئی اور آواز کرنے لگی اور اپنی گردن
زمین پر رکھدی۔ (جران گردن کے اندر کا جانب۔
محیط میں ہے کہ جران اونٹ کی گردن سرے سے لیکر
نحر کے مقام تک یعنی مذبح سے منحر تک۔)

حَتّٰی ضَرَبَ الْحَقُّ بِجِرَانِہٖ ۔ یہاں تک کہ حق نے
اپنی گردن رکھدی (یعنی دین حق قائم اور پائدار ہو گیا
دین کو اونٹ سے تشبیہ دی اُونٹ جب کہیں ٹھہر
جاتا ہے آرام لیتا ہے تو گردن زمین پر دراز کر دیتا
ہے۔)

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ حَتّٰی یُؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ ۔ پھلی اور
میوے کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا جبتک وہ
کھلیان (کھلے) میں (کاٹ کر) نہ رکھا جائے۔ اگر درخت
پر لگا ہوا میوہ یا پھل یا اناج کوئی چرا کر لیجائے تو اُس
کا ہاتھ نہ کاٹا جائیگا۔ لیکن دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب
سمجھے دے سکتا ہے)۔

جَرِیْنٌ ۔ کھلیان اُس کی جمع جُرُنٌ ہے۔

اِنَّہٗ کَانَ لَہٗ جُرُنٌ مِّنْ تَمْرٍ ۔ اُن کے لئے کئی کھلیان
تھے کھجور کے۔

کَانُوْا یَشْتَرِطُوْنَ قُمَامَۃَ الْجُرُنِ ۔ وہ شرط لگاتے
تھے کہ کھلیانوں کی جھاڑن جھوڑن (جو نیچے بچ رہتا
ہے) ہم لیں گے۔

فَوَضَعَا جُرُنَہُمَا عَلَی الْاَرْضِ ۔ دونوں اُونٹوں
نے اپنی گردنیں زمین پر رکھدیں (جران کی بھی جمع
جُرُنٌ آتی ہے)

فَاِذَا ضَمَّہُ الْجَرِیْنُ ۔ جب کھلیان نے اُسکو اکٹھا
کرلیا، جوڑلیا ملالیا۔

فَدَ لَكَتْ بِجِرَانِهَا الْقَبْرَ وَهِيَ تَرْغُو ۔ اس نے اپنی
گردن قبر سے رگڑی اور آواز کر رہی تھی۔

جُرْهُمُ ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں حضرت اسماعیلؑ کی شادی
اُسی قبیلے میں ہوئی تھی۔

جِرْوٌ ۔ بحرکات ثلثہ جیم، چھوٹی چیز انار ہو یا خربوزہ یا ککڑی
اُس کی جمع اَجْرٌ جو اصل میں اَجْرُوٌ تھا اور اَجْرِيَةٌ
اور اَجْرَاءٌ ہے۔

اُتِيَ بِقِنَاعِ جِرْوٍ ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک طبق
ککڑی یا انار کا لایا گیا۔

اُهْدِيَ لَهُ اَجْرٌ زُغْبٌ ۔ آپ کو ککڑیاں تحفہ دی
گئیں جن پر نرم نرم روئیں تھے۔

وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ ۔ آپ کے دل میں کتّے کے
پلّے کا خیال آیا۔

جَرْيٌ ۔ یا جَرَيَانٌ یا جِرْيَةٌ ۔ بہنا، گذرنا، واقع ہونا۔

تَجْرِيَه ۔ وکیل بنا کر بھیجنا۔

اِجْرَاءٌ ۔ بہانا، جاری کرنا، نافذ کرنا۔

مُجَارَاةٌ ۔ گفتگو کرنا، کسی کے ساتھ موافقت کرنا
دشمن کی بعضی باتیں مان لینا کر آئندہ اُس کی غلطی
ظاہر ہو۔

فَاَرْسَلُوْا جَرِيًّا ۔ انھوں نے ایک وکیل بھیجا۔

قُوْلُوْا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۔ تم جو کہتے
ہو وہ کہو ایسا نہ کہو کہ شیطان کے وکیل بن جاؤ، یا
جرأت دلا دے، شیطان تم کو (میری تعریف کرتے
کرتے مجھکو حد سے بڑھا دو بندے کو خدا کی طرح کر دو
جیسے بعضے مولود یہ قصائد نعتیہ میں آنحضرتؐ کی
تعریف ایسی کرتے ہیں جس سے پروردگار کی شان
میں بے ادبی ہو جاتی ہے)۔

اِذَا مَاتَ ابْنُ آدَمَ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ
جب آدمی مر جاتا ہے تو اُسکا نامۂ اعمال بند ہو جاتا ہے
(اُس پر مہر کر دی جاتی ہے، اب اگر کوئی نیک عمل قبر
میں کرے تو اُس کا ثواب نامۂ اعمال میں نہیں لکھا جاتا
کیونکہ مرتے ہی ثواب اور عقاب کا کھاتہ فرشتے بند کر دیتے
ہیں) مگر تین باتوں کا ثواب مرنے کے بعد بھی نامۂ اعمال
میں درج ہوتا رہتا ہے ایک اُن میں صدقہ جاریہ ہے
(یعنی ایسا وقف جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے رہیں مثلاً
دین کا مدرسہ بنایا جائے مسجد یا پل یا سرا مسافرخانہ
بنا جائے کنواں بنا جائے دین کی کتاب تالیف یا ترجمہ
یا طبع کرا جائے، بعضے اہل حدیث نے اس حدیث سے
یہ دلیل لی ہے کہ اموات سے دعا کا سوال کرنا جائز
نہیں (یعنی یہ کہ وہ زائر کے مطلب کے حصول کے لئے
اللہ تعالیٰ سے دعا کریں نہ یہ کہ خود میت سے دعا کی جائے
کہ آپ ہم کو فرزند دو یا روپیہ دو یا دولت دو یا عمر دراز
کر دو یا بیماری سے چنگا کر دو یہ تو شرک ہے کیونکہ دعا
عبادت ہے اور عبادت غیر خدا کی بالاتفاق شرک ہے)
کیونکہ اُن کے اعمال منقطع ہو گئے ہیں حالانکہ یہ اُن کی
غلطی ہے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ سے اُن کی قبروں
پر دعا کا سوال کر سکتے ہیں اسی طرح خواب میں۔
اعمال کے انقطاع سے یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد اُن
کا کوئی عمل نامۂ اعمال میں شریک نہیں کیا جاتا نہ یہ کہ
وہ کوئی عمل ہی نہیں کر سکتے احادیث صحیحہ سے انبیاء
کے عمل بعد از موت ثابت ہیں اور اولیاء اللہ سے
بعد از موت بھی طرح طرح کے فیوض اور برکات ہونا
متواتر منقول ہے۔ ثابت بنانی کے قبر میں جھانکا تو
دیکھا وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت نظام الدین
اولیاء نے اپنی والدہ کی قبر پر جا کر کہا اماں اسی
وقت پروردگار کی بارگاہ میں جاؤ اور اس خلجی سلطان
کا علاج کراؤ جس نے مجھ کو تنگ کر دیا ہے، یہ واقعہ
عصر کے وقت ہوا اور اسی روز مغرب کے بعد سلطان

مارا گیا۔

اَلاَرْزَاقُ جَارِیَۃٌ۔ معاشیں برابر مل رہی ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَاءَ۔ جو شخص علم اس لئے حاصل کرنا چاہے کہ عالموں سے مقابلہ کرے اُن سے ہمسری اور برابری جتائے بحث اور گفتگو کرے تاکہ لوگوں میں اپنی فوقیت ظاہر ہو۔

تَتَجَارٰی بِہِمُ الْاَھْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ۔ خواہشیں اور آرزوئیں اُن میں ایسی پھیلیں گی جیسے کلب کی بیماری بیمار میں پھیل جاتی ہے (کلب وہ بیماری ہے جو دیوانے کتے کو ہو جاتی ہے جس کو کاٹ کھائے اُس کو بھی یہی بیماری ہو جاتی ہے پھر وہ جس کو کاٹے اُسکو بھی۔ غرض یہ بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے اُس کا زہر سارے بدن میں فوراً سرایت کر جاتا ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَی الْمَاءِ اَجْزَاَ عَنْکَ۔ پیشاب کے بعد جب تو ذکر پر پانی بہا دے بس یہ کافی ہو (اب ذکر کا نچوڑنا یا سونتنا یا ڈھیلا سکھاتے پھرنا پائجامہ ہاتھ میں لئے ہوئے اِدھر اُدھر ٹہلنا کھنکھارنا تلے اوپر ہونا یہ سب جاہلوں کے کام ہیں، بعضوں نے کہا استبرا بہتر ہے تاکہ جو قطرہ ذکر میں رہ گیا ہو وہ نکل جائے)۔

اَمْسَکَ اللّٰہُ جِرْیَۃَ الْمَاءِ۔ اللہ نے پانی کا بہنا روک دیا۔

وَعَالَ قَلَمُ زَکَرِیَّا الْجِرْیَۃَ وَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ جِرْیَۃِ الْمَاءِ۔ حضرت زکریا کا قلم پانی کی روانی پر غالب آیا ٹھہرا رہ گیا دوسرے سب قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ گئے۔

کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یُجَارٰی۔ اُس کے بعد پھر کوئی گھوڑا دوڑ میں اُسکا مقابلہ نہ کر سکتا۔

اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔ شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں رینگتا ہے (کیونکہ شیطان جنوں میں سے ہے اور ایک جسم لطیف ہے اُسکا رینگنا اور رگوں میں سما جانا عقل کے خلاف نہیں ہے۔ دیکھو ریاح کس طرح پیٹ میں سما جاتے ہیں اور پھرتی ہیں)۔

وَجَرَتِ السُّنَّۃُ بَیْنَہُمَا۔ لعان کرنیوالے جورو خصم میں جدائی ہو جانا ہمیشہ کے لئے شریعت ہو گی۔

جِرِّیٌّ۔ بام مچھلی یا جس مچھلی پر پوست نہ ہو۔

تَجْرِیْ بِہِمْ اَعْمَالُہُمْ۔ اپنے اپنے عملوں کے موافق پلصراط پر سے گذریں گے۔

قَدْ سَابَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَاَجْرَی الْخَیْلَ۔ آنحضرتؐ نے اسامہ بن زید سے آگے نکلجانے کی شرط کی اور گھوڑوں کو دوڑایا۔

جَرَی الْقَلَمُ بِمَا فِیْہِ۔ قلم اسی طرح پر چلا جو لوح محفوظ میں قرار پا چکا تھا۔

جَرٰی عَلَیْہِ الْقَلَمُ۔ اُس کی تقدیر میں جو لکھا تھا وہی ہوا۔

یَسْتَقْبِلُ جِرْیَتَہٗ۔ پانی کے بہاؤ پر منہ کرے۔

جَارِیَۃٌ۔ جوان لڑکی، یا لونڈی۔ (طیبی نے کہا جاریہ وہ لڑکی جو جوان نہ ہوئی ہو۔ مصباح المنیر میں ہے کہ اصل میں جاریہ جوان لونڈی کو کہتے ہیں پھر ہر لونڈی کو کہنے لگے گو وہ بوڑھی ہو۔ کرمانی نے کہا جاریہ جوان عورت۔ محیط میں ہے جاریہ جوان عورت یا خادمہ جوان اور عام لوگ جاریہ لونڈی کو کہتے ہیں جوان ہو یا بوڑھی اور اکثر جاریہ کا استعمال کم سن عورت میں کیا جاتا ہے جیسے غلام کا کم سن مردوں میں۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الزَّاءِ

جَزْءٌ۔ بانٹنا۔ قناعت کرنا۔

اِجْزَاءٌ اور اِجْتِزَاءٌ۔ کفایت کرنا۔

تَجْزِیَةٌ۔ تقسیم کرنا۔

جُزْءٌ۔ ٹکڑا۔ حصہ جس سے کوئی چیز مرکب ہو۔

مَنْ تَرَ اَجْزَءَ ہٗ مِنَ اللَّیْلِ۔ جو شخص رات کو اپنا حصہ قرآن کا پڑھے۔

اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ۔ اچھا خواب پیغمبری کے چھیالیس ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (کیونکہ زمانۂ نبوت آپ کا ۲۳ برس تھا اُن میں چھ مہینے تک آپ کو خواب میں وحی آئی پھر بیداری میں فرشتہ کو دیکھا ایک روایت پینتالیس ٹکڑوں میں سے۔ ایک میں چالیس ٹکڑوں میں سے۔ پہلی روایت اس پر محمول ہے کہ آپ پر ترسٹھواں برس سالم نہیں گذرا۔ اور دوسری روایت اس پر کہ آپ کی عمر شریف ساٹھ ہی برس کی ہوئی۔ (ایک روایت میں ایسا ہی ہے) تو زمانۂ نبوت کل بیس برس رہتا ہے۔

اَلْھَدْیُ الصَّالِحُ وَ السَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ۔ نیک روشنی اور اچھا چال چلن اور خوش وضعی پیغمبری کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی پیغمبر کی خصلتوں میں سے ایک خصلت ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیغمبری تقسیم کے قابل ہے یا جسمیں یہ خصلت ہو اُس میں پیغمبری کا ایک جز ہے کیونکہ پیغمبری کسب اور ریاضت اور اسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عنایت اور موہبت ہے۔

اِنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّۃَ مَمْلُوْکِیْنَ عِنْدَ مَوْتِہٖ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَالٌ غَیْرُھُمْ فَدَعَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَجَزَّاَھُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَھُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَیْنِ وَ اَرَقَّ اَرْبَعَۃً۔ ایک شخص نے کیا کیا کہ مرتے وقت اپنے چھوں غلاموں کو آزاد کر دیا اُس کے پاس اُن غلاموں کے سوا اور کچھ مال نہ تھا آخر آنحضرتؐ نے اُن غلاموں کو بلا بھیجا اُن کے تین حصے کئے۔ (قیمت کے لحاظ سے اگر وہ غلام سب برابر ہی کے قیمت کے تھے تو دو دو غلاموں کے تین حصے ہوئے) پھر آپ نے قرعہ ڈالا جن دو غلاموں پر قرعہ آیا اُن کو تو آزاد کر دیا باقی چار کو (بدستور) غلام رکھا۔ (ہمارے امام احمد بن حنبل اور شافعی اور مالکؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن امام ابو حنیفہؒ کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور کہا کہ چھوں غلاموں کا تیسرا تیسرا حصہ آزاد ہو جائے گا باقی دو حصوں کی آزادی کے لئے اُن سے محنت مزدوری کرائی جائیگی۔)

وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔ اب تیرے بعد اور کسی کے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ ایک برس کی بکری قربانی کرے جو دوسرے برس میں لگی ہو۔

لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِیُ عَنِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کا کام دے مگر دودھ ہم غذا ہی ہم پانی۔

جَزَأَتِ الْاِبِلُ بِالرُّطَبِ عَنِ الْمَاءِ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) اونٹ تازی کھجور کھا کر پانی سے بے پرواہ ہو گیا۔

مَا اَجْزَأَ مِنَّا الْیَوْمَ اَحَدٌ کَمَا اَجْزَأَ فُلَانٌ۔

ہماری طرف سے آج کوئی شخص ہم کو ایسا کام نہیں آیا جیسے فلاں شخص کام آیا۔

اُتِیَ بِقِنَاعٍ جُزْءٍ۔ آنحضرت ﷺ کے پاس کھجور کا ایک طبق لایا گیا۔ (کھجور کو مدینہ والے جزء کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ غذا کے لئے کافی ہوتی ہے اور صحیح بِقِنَاعٍ جَزْوٍ ہے جیسے اوپر گذر چکا۔)

اَیُجْزِئُ اَنْ یَّمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ۔ کیا سر کے ایک حصہ کا مسح کافی ہے۔ بعضوں نے اَیَجْزِیُ روایت کیا ہے باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔

یُجْزِئُ اَحَدَنَا الْوُضُوْءُ وَیُجْزِئُهُ التَّیَمُّمُ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایک وضو اسی طرح تیمم اُس وقت تک کافی ہے جب تک حدث نہ ہو۔

اَلشَّاۃُ تُجْزِئُ یا تَجْزِیُ۔ بکری کافی ہوگی۔

ثُمَّ لَا تَرٰی اَنَّهَا تُجْزِئُكَ۔ پھر تو یہ نہیں سمجھتا کہ وہ تجھ کو کافی ہوگی۔

لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ جُزْءًا۔ اپنی نماز میں شیطان کا ایک حصہ نہ لگا۔ شیطان کا حصہ یہ ہے کہ نماز پڑھ کر خواہ مخواہ داہنی طرف سے لوٹ کر جانا واجب سمجھے اگر اُس کو واجب نہ سمجھے تو داہنی طرف سے لوٹنے کے افضل ہونے میں کلام نہیں۔ اس قول سے یہ نکلا کہ کسی امر مباح یا مستحب کو واجب اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنے والے پر ملامت کرنا شیطانی اغواء ہے اللہ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو خبط ہوگیا ہے مباح اور مستحب تو ایک طرف۔ بعضے بدعت کے کاموں کو یا مختلف فیہ کاموں کو رسم و رواج کی وجہ سے انہوں نے واجب کر رکھا ہے اگر کوئی اللہ کا نیک بندہ اُن کاموں کو نہ کرے تو اُسکو مطعون کرتے ہیں مثلاً مجلس میلاد قیام عند ذکر الولادۃ مرثیہ خوانی انگلیاں چومنا۔ عید کا مصافحہ یا معانقہ ہر نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا خطبہ میں صحابہ اور خلفا اور بادشاہ وقت کا ذکر کرنا دونوں خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سوم دہم چہلم فاتحا عرس نیازات صندل چراغاں حال قال گانا بجانا کسی امام کی ہر مسئلہ میں تقلید کرنا اذان کے بعد پھر تثویب کرنا الصلوٰۃ کہہ کر لوگوں کو پکارنا یہ سب کام ایسے ہیں کہ بعضے ان میں سے بدعت اور مکروہ ہیں بعضے جائز بعضے مختلف فیہ اب انکو لازمی اور ضروری قرار دینا اور نہ کرنیوالے پر ملامت کرنا شیطانی اغواء ہے حفظنا اللہ منہ۔

یُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكَعَاتٌ۔ اس کیلئے چند رکعتیں کافی ہیں۔

جَزَاءُ الْعُمْرَۃِ النَّاسِ۔ یہ عمرے کا بدل ہے

وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَهَا ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ۔ لیکن خیبر سو اُس کے تین حصے کئے (کیونکہ خیبر کچھ بدون جنگ کے فتح ہوا کچھ جنگ سے جو جنگ سے فتح ہوا اُس میں 1/5 حصہ پیغمبر صاحب کا تھا اور جو بدون جنگ کے وہ فئ خاص آپ کا تھا اس لحاظ سے تقسیم قرار پائی کہ کل خیبر کے تین حصے کئے جائیں دو حصے تو مسلمانوں کے اور ایک حصہ آپ کا)۔

عِنْدِیْ مُصْحَفٌ مُجَزًّی بِاَرْبَعَةِ اَجْزَاءٍ میرے پاس ایک قرآن ہے لکھا ہوا جس کے حصے ہیں۔

اَوْصَافُ الْحَقِّ لَا تَتَبَعَّضُ بِتَجْزِیَةِ الْعَدَدِ فِیْ كَمَالِهٖ۔ اللہ تعالیٰ کی صفتیں متعدد ہیں لیکن اُس کی ذات میں تعدد پیدا نہیں ہوتا (کیونکہ یہ صفتیں ایک ہی ذات مقدس کی ہیں)۔

جَزَرٌ۔ جزر کرنا، کھال نکالنا، سمندر کا گھٹ جانا، کاٹنا

جَزُوْرٌ۔ اونٹ یا اونٹنی۔

جَزَّارٌ۔ قصاب۔

نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِى الْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ۔ کمیلے میں (جہاں جانور نحر ہوتے ہیں کٹتے ہیں) اور مقبرہ میں آپ نے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

اِتَّقُوْا هٰذِهِ الْمَجَازِرَ فَاِنَّ لَهَا ضَرَاوَةً كَضَرَاوَةِ الْخَمْرِ۔ ان کمیلوں سے بچو (ہر وقت وہاں نہ جاؤ، جانوروں کا کٹنا نہ دیکھتے رہو) اُس کی لَت (عادت) ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شراب کی لَت (مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ جانوروں کا نحر اور ذبح دیکھتے دیکھتے دل سخت ہو جاتا ہے بے رحمی دل میں سما جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا کمیلوں سے بچے رہنا اس سے یہ مراد ہے کہ گوشت کھانے کی عادت نہ کرلو وہ شراب کی طرح منہ سے لگ جاتا ہے تو پھر چھٹتا نہیں۔ گوشت کے بغیر کھانا نہیں کھایا جاتا۔ اسی لئے بزرگوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ ہر روز گوشت نہیں کھاتے کبھی دال پر اکتفا کرتے ہیں کبھی ترکاری پر کبھی سرکہ پر کبھی کھجور پر کبھی ستو پر اور قواعد طبی بھی اسی کو مقتضی ہیں کہ ہر روز گوشت کھانے سے جگر کی خرابی پیدا ہوتی ہے)۔

لَا اُعْطِىَ مِنْهَا شَيْئًا فِىْ جِزَارَتِهَا۔ قربانی کے جانور کا کوئی ٹکڑا میں قصاب کو اجرت میں نہیں دونگا۔

اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّىْ اَجْتَزِرُ مِنْهَا۔ بتلائیے اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریاں پاؤں تو اُن میں سے ایک بکری (کھانے کے لئے) کاٹ لوں۔

لَاَجْزِرَنَّكَ جَزْرَ الضَّرَبِ۔ (یہ حجاج مردود نے انس رضؓ سے کہا) میں تجھ کو گاڑھے شہد کی طرح نکال باہر کرونگا (گاڑھا شہد آسانی سے نکل آتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تجھ کو مار ڈالوں گا تیرا کام تمام کردونگا) (اب نہ حجاج رہا نہ انس رضو رہے لیکن حجاج پر قیامت تک پھٹکار اور انس رضؓ پر رحمت پروردگار برستی رہیگی۔)

مَا جَزَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ فَكُلْ۔ جس دریائی جانور سے سمندر ہٹ جائے (وہ خشکی میں رہکر مر جائے) اس کو کھا۔

اَلْجَزْرُ وَالْمَدُّ۔ سمندر کا گھٹاؤ بڑھاؤ (جوار بھاٹا اُس کی وجہ دریافت کرنے میں اگلے حکیم بالکل عاجز رہے کہتے ہیں کہ ارسطو نے اسی رنج میں بحر اوریب میں ڈوب کر جان دی۔ حال کے حکیم کہتے ہیں کہ یہ چاند کی کشش سے ہوتا ہے۔)

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَئِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِىْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ۔ شیطان اس بات سے تو اب ناامید ہو گیا کہ جزیرہ میں لوگ اُسکا پوجا کریں (جزیرہ عرب طول میں حضر ابو موسیٰ سے انتہائی یمن تک اور ریگستان یبرین سے انتہائی سماوہ تک عرض میں۔ بعضوں نے کہا طول عدن سے لیکر عراق تک اور عرض جدہ سے شام تک عرب کا ملک گو پورا جزیرہ نہیں ہے کیونکہ جزیرہ اُس کو کہتے ہیں جسکے چو طرف پانی ہو۔ مگر جزیرہ نما ہے کیونکہ اُس کے تین جانب پانی ہے ایک طرف خلیج فارس دوسری طرف بحر سوڈان تیسری طرف دجلہ اور فرات۔ یہ حدیث بظاہر اُس حدیث کے خلاف پڑتی ہے جسمیں یہ ہے کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جبتک ذی الخلصہ کے گرد عورتیں چوتڑ نہ مٹکائیں گی۔ اور اُس حدیث کے کہ میری امت کے کئی قبیلے مشرکوں میں مل جائیں گے یا بُت پوجنے لگیں گے۔ اور مطابقت یوں کی ہے کہ اُس حدیث میں مراد وہ زمانہ ہے جبتک زور و شور کے ساتھ عرب کے ملک میں توحید قائم رہے یا عرب کے خاص

(وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں (یہ جزعہ کی تصغیر ہے)۔
جزعہ۔ ہر تھوڑی چیز کو کہیں گے (ابن فارس نے کہا یہ جزیعہ ہے یعنی بکریوں کا چھوٹا سا سنڈا، ابن اثیر نے کہا حدیث میں تو ہم نے جزیعہ ہی سنا ہے بہ تصغیر)۔

أَتَانِي الشَّيْطٰنُ فَقَالَ إِنَّ مُحَمَّدًا يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتْحِفُوْنَهٗ مَا بِهٖ حَاجَةٌ إِلٰى هٰذِهِ الْجُزَيْعَةِ (مقداد بن اسود نے کہا) شیطان میرے پاس آیا (میرے دل میں کہنے لگا) محمدؐ تو انصاریوں کے پاس جاتے ہیں تو وہ انکو تحفے پیش کرتے ہیں (کھانے کھلاتے ہیں) انکو اس ذرے سے دودھ کی کیا احتیاج ہوگی۔ صحیح مسلم کی روایت میں جزعہ ہے بغیر تصغیر کے بعضوں نے اس کو جرعہ پڑھا ہے یعنی گھونٹ بھر دودھ کی۔

إِنْقَطَعَ عِقْدٌ لَهَا مِنْ جِزْعِ ظَفَارِ۔ حضرت عائشہؓ کا ایک ہار جو ظفار کے نگینوں کا تھا ٹوٹ کر گر گیا (یہ جمع ہے جزعہ کی یعنی یمنی نگینہ جس میں سیاہی اور سفیدی ملی ہوتی ہے عرب لوگ اکثر آنکھ کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں)۔

إِنَّهٗ كَانَ يُسَبِّحُ بِالنَّوٰى الْمُجَزَّعِ۔ ابوہریرہؓ رگڑی ہوئی گٹھلیوں پر کھجور کے تسبیح کرتے (یعنی تسبیح کا شمار ان گٹھلیوں سے کرتے۔ اس سے تسبیح (سُبحہ کا) رکھنے کا جواز نکلا گو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین اور دوسرے صحابہ سے تسبیح رکھنا منقول نہیں ہے اور بہتر یہی ہے کہ تسبیح نہ رکھے اسمیں ریا کا ڈر رہتا ہے۔ بعضوں نے کہا وہ اللہ کی یاد دلاتی اس وجہ سے اسکا رکھنا بہتر ہے ایک حدیث بھی اس باب نقل کرتے ہیں نعم المذکر السبحۃ مگر وہ ثابت نہیں ہے)۔

لَمَّا طُعِنَ جَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُجَزِّعُهٗ۔ حضرت عمرؓ جب زخمی کیے گئے تو عبداللہ بن عباس انکو تسلی اور تشفی دینے لگے۔ بعضوں نے یُجْزِعُهٗ پڑھا ہے یعنی ان کو جزع اور بیقراری کی نسبت دینے لگے کہنے لگے انکا یہ فعل جزع ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرا جزع کچھ خاص میرے نفس کے لئے نہیں بلکہ تم لوگوں کے لئے انکو معلوم ہو گیا جو فتنے اور فساد ان کے بعد ہونیوالے تھے۔

تَخَتَّمُوْا بِالْجَزْعِ الْيَمَانِيِّ۔ یمنی نگینہ کی (جو سیاہ اور سفید ہوتا ہے) انگوٹھی پہنو۔

جَزْفٌ۔ بن ناپ تول یوں ہی بیچنا یا خریدنا۔

جُزَافٌ (معرب ہے گزاف کا) اندازہ کرنا (جس میں) نہ ناپنا، نہ تولنا۔ تکیہ بر جائے بزرگاں نتواں زد بگزاف
گزاف کا معنی صرف ہوس اور تخیل ہی بغیر آلہ اور لیاقت کے کوئی فعل کرنا۔

جَزَّافٌ۔ صیاد۔

جُزْفَةٌ۔ جانوروں کا منڈہ۔

اِبْتَاعُوا الطَّعَامَ جُزَافًا۔ اناج یوں ہی ڈھیر بن ناپے تولے خریدا۔

نَهٰى إِذَا اشْتَرَوْا جُزَافًا أَنْ يَبِيْعُوْهُ فِيْ مَكَانِهِمْ۔ جب غلہ یوں ہی بن ناپے تولے خریدیں تو اسی جگہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالنے سے منع فرمایا (یعنی قبضہ سے پہلے بیچ ڈالنا منع ہے)۔

مَا كَانَ مِنْ طَعَامٍ مُسَمًّى فِيْهِ كَيْلٌ مَعْلُوْمٌ فَلَا يُبَاعُ مُجَازَفَةً۔ جس اناج کا ناپ تجھے معلوم ہو (یعنی یہ کہا جائے کہ اتنے صاع یا مد ہے) تو اس کو اندازہ ہی خریدنا اچھا نہیں)۔

لَا تَشْتَرِلِيْ مِنْ مُجَازِفٍ شَيْئًا۔ یوں ہی اندازہ لگا کر بیچنے والے سے میرے لئے کچھ مول نہ لے

جَزَلُہٗ۔ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دینا۔
جَزَالَۃٌ۔ فصاحت، سنجیدگی، متانت۔
اِنَّہٗ یَضْرِبُ رَجُلاً بِالسَّیْفِ فَیَقْطَعُہٗ جِزْلَتَیْنِ۔ دجال ایک شخص کو تلوار سے مار کر دو ٹکڑے کر دیگا۔
جِزْلَۃٌ۔ ٹکڑا۔
لَمَّا انْتَھٰی اِلَی الْعُزّٰی لِیَقْطَعَھَا فَجَزَلَھَا بِاثْنَتَیْنِ۔ خالد بن ولید عزّٰی کو (جو ایک درخت تھا مشرک اُسکو پوجتے تھے) کاٹنے گئے کاٹ کر اُسکو دو ٹکڑے کر دیئے۔
قَالَتِ امْرَأَۃٌ مِنْھُنَّ جَزْلَۃٌ۔ اُن میں ایک عورت جو پورے بدن کی یا زوردار بات کرنیوالی تھی کہنے لگی۔
اِجْمَعُوْا لِیْ حَطَبًا جَزْلًا۔ میرے لئے موٹی موٹی لکڑیاں اکٹھا کرو۔
مَا تُعْطِیْنَا الْجَزْلَ۔ (عیینہ بن حصن نے حضرت عمر رض سے کہا) تم ہم کو مال کا کچھ بھی نہیں دیتے۔
اَجْزَلْتُ لَھُمْ۔ میں نے اُن کو بہت دیا۔
جَزْمٌ۔ کاٹنا۔ قسم کا پورا کرنا، قطعی کرنا کسی کام کا، حرف کو ساکن کرنا۔ جزم کی علامت کاتبوں میں یہ ہے د بصورت دال کے۔
اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَّالتَّسْلِیْمُ جَزْمٌ۔ اللہ اکبر کی رے اور رحمۃ اللہ کی ہا کو جزم دینا چاہیئے (نہ حرکت) یا دونوں کو بغیر مد اور شد کے ادا کرنا چاہیئے مختصر طور سے نہ جیسا کہ جاہلوں کی عادت ہے کہ اللہ اکبر میں اللہ کے لفظ کو مد دیتے ہیں یا اکبار کہتے ہیں اسی طرح السلام علیکم ورحمۃ اللہ میں سلام کے الف یا اللہ کے الف کو دراز کرتے ہیں۔
یَبْنِیْ عَلَیْہِ وَیَاْخُذُ بِالْجَزْمِ۔ اُسپر بنا کرے اور جتنی نماز یقینی ہو اُسی کو لے۔

جَذِیْمَہ۔ ایک بادشاہ کا نام تھا۔
جَزَاءٌ۔ بدلہ دینا، کافی ہونا۔
لَا تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔ اب تیرے بعد کسی کیطرف سے یہ قربانی کافی نہ ہوگی۔
قَدْ کُنَّ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحِضْنَ فَاَمَرَھُنَّ اَنْ یَّجْزِیْنَ۔ آنحضرت ص کی بیبیوں کو بھی حیض آتا تھا کیا آپ نے اُن کو نماز کی قضا پڑھنے کا حکم دیا تھا۔
اَیُجْزِیْ اِحْدَانَا صَلٰوتَھَا۔ کیا ہم میں سے کوئی اپنے نماز کی قضا پڑھے۔
جَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُس کو نیک بدلہ دے یا اُس کی اگلی نیکی کا بدلہ دے۔
اِذَا اَجْرَیْتَ الْمَاءَ عَلَی الْمَاءِ جَزَأَ عَنْکَ۔ جب پیشاب پر تو نے پانی بہا دیا (یعنی ذکر کو پانی سے دھو ڈالا) بس کافی ہوگیا (طہارت کا حق ادا ہوگیا اب ذکر ملنا یا نچوڑنا یا ڈھیلہ سکھاتے پھرنا ضروری نہیں)
اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ روزہ خاص میرے لئے رکھا جاتا ہے میں ہی خود اُسکا بدلہ دونگا (روزے کی تخصیص اس لئے کی کہ اور عبادات میں ریا ہوسکتی ہے لیکن روزہ سوا اللہ کے یا روزہ دار کے اور کوئی مطلع نہیں ہوسکتا۔ ابن اثیر نے کہا اس وجہ سے کہ دوسری عبادتیں جیسے نماز حج صدقہ اعتکاف دعا قربانی ہدی وغیرہ مشرک اپنے معبودان باطل کے لئے بھی کیا کرتے برخلاف روزے کے کہ اُس میں کسی مشرک سے یہ منقول نہیں ہوا کہ اُس نے غیر خدا کے لئے روزہ رکھا ہو بلکہ روزے کی عبادت شریعت الٰہی سے نکلی ہے اسوجہ سے وہ خالص خدا ہی کے لئے ہوا اور خدا ہی اُس کا اجر دے گا۔

میں :- کہتا ہوں ہنار کے مشرکوں نے روزے کو بھی خاص خدا کے لئے نہ رکھا بلکہ مولا علی کا بھی روزہ رکھنے لگے اُسکو مشکل کشا کا روزہ کہتے ہیں لعنۃ اللہ علیہم فتنی نے کہا ہنار کے کافر ابو اس کہتے ہیں جو روز کی طرح ہے -)

لَيْسَ عَلىٰ مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ ۔ جب ذمی کافر مسلمان ہو جائے تو چڑھے ہوئے دنوں کی بابت اُس سے جزیہ نہ لیا جائے گا نہ اُس کی زمین سے خراج لیا جائے گا۔

جِزْيَة ۔ وہ ٹکس جو حاکم اسلام کافروں پر لگاتا ہے کہ سال میں ہر ایک کافر اتنا روپیہ بیت المال میں داخل کرے۔

اِشْتَرىٰ مِنْ دِهْقَانٍ اَرْضًا عَلىٰ اَنْ يَّكْفِيَهٗ جِزْيَتَهَا ۔ عبد اللہ بن مسعود نے ایک زمیندار سے زمین خریدی اس شرط پر کہ اُس سال کا جزیہ جو چڑھا ہوا تھا وہ زمیندار ادا کرے۔ بعضوں نے کہا اِشْتَرىٰ کا معنی کرایہ پر لیا مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِيْ عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِنْهُ ذِمَّتُهٗ ۔ جس نے جزیہ دینا اپنے گردن پر لازم کر لیا اب اُس کی حفاظت کا ذمہ اُسپر نہ رہا (بلکہ مسلمانوں پر اُس کی حفاظت کا ذمہ آگیا -)

فَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّجْزِيْنَ ۔ آپ نے اُن کو حکم دیا وہ بدلہ کر دیں۔

مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا ۔ جب کوئی مسلمان زمین جزیہ والی خریدے (یعنی خراجی زمین تو خراج جو چڑھا ہوا ہو وہ اُس کو دینا ہو گا)

اَمْ جُوْزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ ۔ یا طور کی بیہوشی، اس بیہوشی کا بدل ہو گئی (اس لئے قیامت میں وہ یعنی حضرت موسیٰ بیہوش نہ ہوں گے فتنی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت موسیٰ زندہ ہیں گو وہ ہماری دنیا سے غائب ہیں)۔

اُبَايِعُ النَّاسَ فَاُجَازِيْهِمْ ۔ میں لوگوں سے بیعت لونگا اُسکا بدل اُنکو دونگا یا حق پر عمل کرنے کے لئے اُن پر زور ڈالوں گا۔

يَضَعُ الْجِزْيَةَ ۔ حضرت عیسیٰ جزیہ موقوف کر دیں گے (یا ایمان لا دیا قتل ہو)۔

اِنَّ دِهْقَانًا اَسْلَمَ عَلىٰ عَهْدِهٖ فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَقَمْتَ فِيْ اَرْضِكَ رَفَعْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ رَاْسِكَ وَاَخَذْنَاهَا مِنْ اَرْضِكَ وَاِنْ تَحَوَّلْتَ عَنْهَا فَنَحْنُ اَحَقُّ بِهَا ۔ ایک کسان زمیندار حضرت علی رضؓ کے زمانہ خلافت میں مسلمان ہو گیا آپ نے اُس سے فرمایا اگر تو اپنی زمین پر قابض رہے جب تو ہم تیری ذات کا ٹکس (جو فی راس ہر کافر پر لگایا جاتا ہے) نہیں لیں گے (کیونکہ مسلمان سے ذات کا ٹکس نہیں لیا جاتا) مگر زمین کا خراج (لگان) لیں گے اور اگر تو زمین چھوڑ دیگا تب ہم اُس زمین کے زیادہ حقدار ہوں گے (وہ مسلمانوں کی ملک سمجھی جائیگی)۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ لَهٗ كَاتِبٌ وَّمُتَجَازٍ ۔ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا۔ اُسکا ایک منشی تھا اور ایک تقاضا کرنیوالا جو لوگوں پر تقاضا کر کے قرضے وصول کرتا۔

تَجَازَيْتُ دَيْنِيْ عَلَيْهِ ۔ میں نے اپنے قرضہ کا اُس پر تقاضا کیا۔

اَلْمَلٰئِكَةُ اَجْزَاءٌ جُزْءٌ لَّهٗ جَنَاحَانِ وَجُزْءٌ لَّهٗ ثَلٰثَةٌ وَّجُزْءٌ لَّهٗ اَرْبَعَةٌ ۔ فرشتے کئی قسم کے ہیں ایک قسم دو پنکھ والے ہیں اور ایک تین پنکھ

والے ایک چار پنکھ والے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ السِّیْنِ

جَسَدٌ۔ جسم بدن یا وہ جسم جو رنگ دار ہو زعفران خشک خون گوسالہ بنی اسرائیل۔

جِسَادٌ۔ زعفران۔

اِنَّ امْرَأَتَهٗ لَیْسَ عَلَیْهَا اَثَرُ الْمَجَاسِدِ۔ اُس کی عورت پر رنگین کپڑوں کا نشان نہیں ہے یہ جمع ہے مُجْسَدٌ کی یعنی وہ کپڑا جو زعفران یا کسم میں رنگا گیا ہو اور خوب ڈہڈ ہاتا رنگ ہو۔

جِسْرٌ۔ پل بڑا لمبا تڑنگا، اونٹ بہادر، دراز قامت، اَجْسُرٌ اور جُسُوْرٌ جمع ہے۔

جَسَارَۃٌ۔ بہادری۔

عَلَیْهِ جِسْرٌ۔ دوزخ پر ایک پل ہوگا (یعنی پلصراط)

اِتَّخَذَ جِسْرًا یا اُتُّخِذَ جِسْرًا۔ دوزخ پر پل بنالیگا یا دوزخ کا پل بنایا جائیگا (لوگ اُسپر سے گذرینگے)

فَوَقَعَ عُوْجٌ عَلٰی نِیْلِ مِصْرَ فَجَسَرَهُمْ سَنَةً۔ عوج بن عوق مصر کے دریائے نیل پر (مرکر) گر پڑا لوگ اُسپر سے سال بھر تک گذرتے رہے اُسکو پل بنالیا۔

اُجْسُرْ جَسَّارُ۔ ارے بہادر بہادری کر (یہ شعبی اپنی تلوار سے کہتے تھے)۔

فَوَقَعَ عَلٰی جِسْرِ الْکُوْفَةِ۔ کوفہ کے پل پر کھڑے ہوئے۔

جَسٌّ۔ چھونا بمعنی مَسٌّ۔ بعضوں نے کہا ہاتھ سے چھونا حال دریافت کرنے کے لئے جیسے کہتے ہیں جَسَّهُ الطَّبِیْبُ اور جَسَّ الشَّاةَ۔ یعنی حکیم نے اُس کا ہاتھ لگایا حرارت اور برودت پہچاننے کے لئے اور بکری کو ٹٹولا موٹی ہے یا دُبلی۔

جَاسَّۃٌ بمعنی حَاسَّۃٌ۔

جَوَاسٌّ جمع ہے بمعنی حَوَاس۔

جَاسُوْسٌ دشمن کی خبر لانیوالا۔ یا بری خبر رکھنے والا جیسے حَاسُوْسٌ اچھی خبر رکھنے والا۔

لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَسَّسُوْا۔ نہ جاسوسی کرو، نہ حاسوسی۔ بعضوں نے کہا جاسوسی دوسرے کیلئے ٹوہ لگانا اور حاسوسی خود اپنے لئے یا جاسوسی عورت کی ٹوہ لگانا اور حاسوسی باتیں سننا۔ بعضوں نے کہا دونوں کے معنی ایک ہیں۔

اَنَا الْجَسَّاسَةُ۔ میں جساسہ ہوں یہ ایک جانور ہے جسکو تمیم داری نے سمندر کے ایک جزیرہ میں دیکھا تھا یہ دجال کو خبریں پہنچایا کرتا تھا اُسکا جاسوس تھا۔ درحقیقت ایک شیطان تھا بصورت جانور کے۔ اور دوسری روایت میں ہے فَاِذَا بِامْرَأَۃٍ یعنی میں نے ایک عورت دیکھی شاید یہ عورت دجال کی دوسری جاسوس ہوگی یا وہی جانور کبھی عورت کی شکل بنجاتا ہوگا)۔

فَجَسَّهَا رَجُلٌ بِیَدِهٖ۔ ایک شخص نے اُسکو ہاتھ سے چھوا۔ ایک روایت میں فَحَسَّهَا ہے۔

یُصَلِّیْ حَیْثُ شَاءَ وَلَا یَتَجَسَّسُ۔ جہاں چاہے وہاں نماز پڑھے ٹٹولتا نہ پھرے۔

قُبْلَةُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ وَجَسُّهَا بِیَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ۔ مرد کا اپنی عورت کو بوسہ دینا ہاتھ لگانا ملامست میں داخل ہے جسکا ذکر قرآن میں ہے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ۔

تَجْسِیْسٌ۔ کھوج کرنا۔

اَلنَّاسُ جَوَاسِیْسُ الْعُیُوْبِ فَاحْذَرُوْهُمْ لوگ عیبوں کے کھوج لگانے والے ہیں (ہر شخص کا عیب ٹٹولتے رہتے ہیں) اُن سے بچے رہو۔ (یہ

خصلت ہمارے زمانہ کے مسلمانوں میں آگئی ہے کہ
ایسی گندی اکی پناہ جہاں کسی کا ذرا سا عیب سُنایا
دیکھا بس الم نشرح کر دیا مگر علم اور فضل اور ہنر
دیکھتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں اپنے بھائی مسلمان
کی تعریف سے گونگے ہوجاتے ہیں خاک پڑے ایسی مسلمانی
پر چشم بد اندیش برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر
صد عیب اگر داری دیگ ہنر دوست نہ بیند بجز
آن یک ہنر ایک جاسوسی دوسرے حسد تیسرے
فضیلت کا اخفاء یہ صفتیں مسلمانوں کے لوازم ذات
میں سے ہو گئی ہیں اللہ اُن پر رحم کرے اُنکو نیک توفیق
دے)۔

جِسْمٌ۔ بدن۔

جَسِیْمٌ۔ موٹا۔

جَسَامٌ۔ اور جَسَامَۃٌ۔ موٹا پا دل۔

تَجْسِیْمٌ۔ موٹا کرنا۔

اِمْرَأَۃٌ جَسِیْمَۃٌ۔ ایک موٹی عورت۔

جَسِیْمٌ سَبْطٌ لمبے قد والے، سیدھے بال والے
یا متناسب الاعضاء (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
صفت ہے)۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الشِّیْنِ

جَشَاءٌ یا جُشُوْءٌ یا جُشَاءٌ۔ اُٹھ کھڑا ہونا۔ دم چڑھنا۔
جی متلانا۔

جَشَأَتِ الرُّوْمُ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ۔ حضرت عمرؓ کے
زمانہ میں نصاریٰ اُٹھ کھڑے ہوئے لڑنے کے لئے
چلے۔

تَجَشَّأَ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ اپنے اوپر تنگی کی۔

رَأٰی رَجُلًا یَتَجَشَّأُ۔ ایک شخص کو دیکھا ڈکار لے
رہا تھا یہ جُشَاءٌ سے نکلا ہے یعنی وہ آواز جو بہت
پیٹ بھر جانے پر نکلتی ہے۔

فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ۔ پھر کھانا کدھر
جائیگا (جب بہشتی لوگ پاخانہ پیشاب نہ کرینگے)
فرمایا ایک ڈکار سے سب ہضم ہو جائیگا (فضلہ ہوا
میں اُڑ جائیگا کیونکہ بہشت کی غذائیں لطیف اور
نورانی ہونگی ہوا کی طرح اُنکا فضلہ بھی ہوا ہی ہوگا)۔

اِذَا تَجَشَّأْتُمْ فَلَا تَرْفَعُوْا جُشَاءَکُمْ اِلَی السَّمَاءِ
جب تم ڈکار لو تو ڈکار کی آواز آسمان تک نہ اُٹھاؤ
(بلکہ منہ بند کرکے آہستہ سے ڈکار لو)۔

اَطْوَلُکُمْ جُشَاءً فِی الدُّنْیَا اَطْوَلُکُمْ جُوْعًا
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ تم میں جو لمبی ڈکار لینے والا ہے وہی
قیامت کے دن بہت دیر تک بھوکا رہنے والا ہے۔

جَشْبٌ۔ بدمزہ ہونا۔ روکھا ہونا۔ سخت اور غلیظ ہونا۔
خراب کرنا، تباہ کرنا، لیجانا۔

کَانَ یَاْکُلُ الْجَشِبَ مِنَ الطَّعَامِ۔ آنحضرتؐ
روکھا یا بے مزہ یا سخت کھانا کھا لیتے۔

کَانَ یَاْتِیْنَا بِطَعَامٍ جَشِبٍ۔ وہ ہمارے پاس
بے مزہ کھانا لاتے۔

لَوْ وَجَدَ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ جَشِبَتَیْنِ
لَاَجَابَ۔ اگر گوشت کی ایک موٹی ہڈی اُس کو
ملنے والی ہو یا بکری کے بدمزہ دو کھر ملنے والے
ہوں تو ضرور آئے (پر جماعت کے لئے مسجد میں نہ
آتا) ایک روایت میں مِرْمَاتَیْنِ خَشِنَتَیْنِ ہے یعنی
دو سوکھے کھر بکری کے۔ ابن اثیر نے کہا میں
جو پڑھا ہے اور جو اہل حدیث میں متداول ہے
معروف ہے وہ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ ہے۔ یعنی
اچھے کھر۔

میں :۔ کہتا ہوں میں نے بھی یہی پڑھا ہے اور
استادوں سے بھی یہی سنا ہے۔

جَشْرٌ۔ جانوروں کو چرانے کے لئے نکالنا چھوڑ دینا نکلنا سینہ یا آواز کا سخت ہوگا۔

لَا يَغُرَّنَّكُمْ جَشَرُكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ۔ تمہارے جانور وغیرہ جو چراگاہ میں لے جانے کے لئے نکلتے ہیں اور رات کو وہیں چراگاہ میں رہتے ہیں وہ تم کو نماز کے باب میں دہوکا نہ دیں یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اس حالت میں نماز کا قصر کرنے لگو کیونکہ یہ سفر نہیں ہے۔

يَا مَعَاشِرَ الْجُشَّارِ لَا تَغْتَرُّوا بِصَلٰوتِكُمْ۔ اے چرواہو تم نماز کے باب میں دہوکہ نہ کھانا ایسا نہ ہو کہ تم چراگاہ میں رہنا سفر سمجھو اور نماز کا قصر کرنے لگو۔)

وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهٖ ۔ بعضے لوگ ہم میں سے اپنے جانوروں میں تھے جو چراگاہ میں چرنے کے لئے گئے تھے۔

مَنْ تَرَكَ الْقُرْاٰنَ شَهْرَيْنِ لَمْ يَقْرَأْهُ فَقَدْ جَشَرَهٗ ۔ جس شخص نے دو مہینے تک قرآن کو چھوڑ دیا نہیں پڑھا وہ قرآن سے دور پڑ گیا غائب ہو گیا۔

اِبْعَثْ اِلَيَّ بِالْجَشِيْرِ اللُّؤْلُؤِيِّ۔ موتیوں کا تھیلہ میرے پاس بھیجدے (یہ حجاج ظالم نے اپنے عامل کو لکھا تھا۔)

جَشٌّ۔ پیسنا، توڑنا، مارنا، جھاڑنا، صاف کرنا۔

سَمِعَ تَكْبِيْرَةَ رَجُلٍ اَجَشِّ الصَّوْتِ ۔ ایک مرد کی تکبیر سنی جس کی آواز بہت سخت تھی۔

جُشَّةٌ۔ سختی۔

اَشْدَقُ اَجَشُّ الصَّوْتِ۔ کشادہ منہ والا۔ سخت آواز والا۔

اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ بِجَشِيْشَةٍ۔ آنحضرت ؐ نے اپنی ایک بی بی کا ولیمہ حلیم پر کیا۔

(جشیشہ یہ ہے کہ گیہوں کو پیس ڈالیں پھر آٹا ہانڈی میں چڑھائیں پھر اوپر سے گوشت یا کھجور ڈالیں اور اسکو پکائیں اسکو وشیشہ بھی کہتے ہیں۔)

فَعَمَدَتْ اِلٰى شَعِيْرٍ فَجَشَّتْهُ۔ وہ جو کیطرف اٹھیں اسکو پیس ڈالا۔ کرمانی نے کہا جَشَّتْہٗ تجشیہ سے نکلا ہے۔ تجشیہ کہتے ہیں موٹا پیسنے کو۔

میں :۔ کہتا ہوں یہ غلطی ہے کرمانی کی۔ تجشیہ لغت میں کہیں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ناقص یائی ہے جیسے کرمانی نے سمجھا بلکہ یہ مضاعف ہے اور تمام ائمہ لغت نے اسکی صراحت کی ہے۔

مِجَشٌّ اور مِجَشَّةٌ۔ یعنی چکی۔

كَانَ يَنْهٰى عَنْ اَكْلِ الْجِرِّيِّ وَالْجِرِّيْثِ وَالْجَشَّاءِ ۔ حضرت علیؓ مارماہی بام مچھلی اور تلی کے کھانے سے منع کرتے تھے (نہایہ میں ہے کہ جشاء تلی کو کہتے ہیں۔)

میں :۔ کہتا ہوں لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔

مَا اٰكُلُ الْجَشَّاءَ مِنْ شَهْوَتِهَا وَلٰكِنْ لِيَعْلَمَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَنَّهَا حَلَالٌ ۔ ابن عباس نے کہا میں کچھ تلی کو خواہش سے نہیں کھاتا بلکہ اس لئے کھاتا ہوں کہ میرے گھر والے جان لیں کہ وہ حلال ہے۔

جَشَعٌ۔ حرص کرنا، طمع کرنا، کسی کی جدائی پر رونا، رنج کرنا۔

اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَشِعْنَا۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کیطرف سے منہ پھیرے صحابہ کہتے ہیں یہ سنکر ہم رونے لگے۔

فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ سنکر معاذ روئے آنحضرت

کی جدائی کا رنج کرکے (آنحضرت صلعم نے معاذ کو یمن کی طرف روانہ کیا اور فرمایا اب شاید تو میری مسجد اور قبر کے سے گذریگا یعنی اب زندگی میں میری تیری ملاقات نہ ہوگی ایسا ہی ہوا اور معاذ آنحضرت صلعم کی جدائی کا خیال کرکے روئیے)۔

اَخَافُ اِذَا حَضَرَ قِتَالٌ جَشِعَتْ نَفْسِیْ فَکَرِهَتِ الْمَوْتَ۔ میں ڈرتا ہوں جب لڑائی کا وقت آئے تو میرا نفس زندگی کی حرص کرکے کہیں موت کو برا سمجھے۔

لَا جَشِعٌ وَّ لَا هَلِعٌ۔ مسلمان نہ حریص ہوتا ہے نہ تڑپنے والا (رہائے واسئے کرنیوالا یا طمع کرنیوالا لالچی)۔

اِنِّیْ لَاَلْحَسُ اَصَابِعِیْ حَتّٰی اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّرَانِیْ خَادِمِیْ فَیَرٰی اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ التَّجَشُّعِ امام ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں (کھانے کے بعد) اپنی انگلیوں کو چاٹتا ہوں (کیونکہ یہ سنت ہے پیغمبر صاحبؐ کی) یہانتک کہ مجھکو ڈر ہوتا ہے کہ میرے نوکر چاکر مجھکو ایسا کرتے دیکھکر یہ نہ کہیں کہ یہ بڑا لالچی ہے (حریص ہے کہ انگلیوں میں جو کھانا لگا رہ گیا اسکو بھی نہیں چھوڑتا)۔

مُجَاشِعٌ۔ نام ہے۔

جَشْمٌ۔ تکلیف کرنا۔ محنت اٹھاکر کوئی کام کرنا۔ تَجَشُّمٌ کا بھی یہی معنی ہے۔

تَجْشِیْمٌ۔ کسی کو تکلیف دینا کہ کوئی کام جسطرح ہوسکے کرے۔

مَهْمَا تُجَشِّمْنِیْ فَاِنِّیْ جَاشِمٌ۔ جب تو مجھ کو تکلیف دے تو میں تکلیف اٹھانے پر راضی ہوں

اِنَّ الْاِبِلَ ضُمَّرٌ خُبُسٌ مَا جُشِّمَتْ جَشِمَتْ اونٹ تو دبلے کئے ہوئے جانور ہیں پیاس پر صبر کرنیوالے ہیں کتنا ہی بوجھ ڈالو وہ اٹھالیتے ہیں۔

لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهٗ۔ میں آپ کی ملاقات کیلئے تکلیف اٹھاتا (ہجرت کرکے مدینہ چلا جاتا (یہ ہرقل بادشاہ روم نے کہا)۔

وَلَمْ یُجَشِّمْنَا اِلَّا یَسِیْرًا۔ ہم کو اسی کام کی تکلیف دی جو آسان تھا۔

جُشَمٌ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الصَّادِ

جَصٌّ۔ چونا گچ کرنا، آہ آہ کرنا۔

تَجْصِیْصٌ۔ بچہ کا آنکھ کھولنا، بھر دینا، چونہ لگانا۔

نَهٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْمَیِّتُ۔ قبر کو گچ کرنے سے (پختہ کرنے سے) منع فرمایا اسی طرح اس پر عمارت بنانے سے۔

جُصَاجِصٌ۔ سفید ہموار جگہ۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الضَّادِ

جَضٌّ۔ اکڑ کر ناز سے چلنا، حملہ کرنا۔

تَجْضِیْضٌ۔ دوڑنا، حملہ کرنا۔

جَضْدٌ۔ کوڑے مارنا۔

جِضَمٌّ۔ جس کی پسلیاں اور کمر موٹی ہوں۔

تَجَضُّمٌ۔ منہ سے پکڑنا۔

جَاضِمٌ۔ بڑا کھاؤ، اس کی جمع جُضَّمٌ ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الظَّاءِ

جَظٌّ۔ اَهْلُ النَّارِ کُلُّ جَظٍّ مُسْتَکْبِرٍ۔ ہر ایک جظ (مغرور گھمنڈی) دوزخ میں جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جظ کے کیا معنی؟ آپ نے

فرمایا موٹا ڈانڈ کا چنگا (جو مال حرام کھا کھا کر خوب جی دار طیار بنا ہو۔
جَظٌّ۔ دوڑنا، پست قد، اور موٹا ہونا، ہانکنا، پچھاڑ دینا۔ جماع کرنا۔
اِجْظَاظٌ۔ تکبر، غرور۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْعَیْنِ

جَعْبٌ۔ تیردان بنانا، اُلٹنا جمع کرنا، پچھاڑنا۔
تَجْعِیْبٌ۔ پچھاڑنا۔
اِنْجِعَابٌ اور تَجَعُّبٌ۔ پچھڑ جانا۔
تَجَعْبِیْ۔ اژدحام کرنا ایک کے اوپر ایک چڑھ جانا
جَعْبِیْ۔ سرخ چیونٹی۔
جَعْبَۃٌ۔ تیردان یعنی ترکش۔
فَانْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ جَعْبَتِہٖ۔ ایک تسمہ اپنے تیردان میں سے نکالا۔
وَجِعَابُھُمْ۔ اُن کے تیردان، یہ جعبہ کی جمع ہے۔
جَعْبَاءُ۔ بڑی پیٹ والی ناتواں عورت اور گانڈ
جَعْبَرَۃٌ۔ پچھاڑنا۔
جَعْبَرٌ۔ پست قد غلیظ۔
جَعْبَرِیَّۃٌ۔ پست قد بدشکل عورت۔
جَعْبَلَۃٌ۔ جلدی۔
جَعْشَبَۃٌ۔ حرص، لالچ۔
جَعْثَلٌ۔ الھلکڑ، سخت مزاج تندخو۔
سِتَّۃٌ لَّا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ مِنْھُمُ الْجَعْثَلُ۔ چھ آدمی بہشت میں نہیں جانے کے اُن میں ایک جعثل ہے لوگوں نے پوچھا جعثل کیا فرمایا کڑوا سخت مزاج۔ بعضوں نے کہا یہ مقلوب ہے جَعْثَل کا یعنی بڑے پیٹ والا۔ جوہری نے کہا صحیح لفظ عثجل ہے معنی وہی یعنی بڑے پیٹ والا۔

جَعْثَمٌ۔ صلیاں (ایک بھاجی ہے) کی جڑیں
تَجَعْثُمٌ۔ انقباض، ایک کو اندر ایک گھس جانا
جُعْثُبِیَّاتٌ۔ کمانیں۔
جُعْثُوْمٌ۔ موٹا ذکر (لوڑا)۔
جَعْثِنٌ۔ ایک مشہور بھاجی ہے بروزن و معنی جعثم۔
وَیَبِسَ الْجِعْثِنُ۔ (حدیث میں ہے) جعثن سوکھ گئی۔
جَعْجَعَۃٌ۔ ہلانا، بٹھانا، بیٹھنا، تنگ کرنا، روکنا، قید کرنا۔
جَعْجَاعٌ۔ تنگ، اور سخت جگہ، جنگ کا میدان، زمین یا قحط زدہ زمین۔
فَاَخَذْنَا عَلَیْھِمَا اَنْ یُّجَعْجِعَا عِنْدَ الْقُرْاٰنِ وَلَا یُجَاوِزَاہُ۔ اُن دونوں سے یہ شرط لی کہ قرآن پر ٹھہر جائیں اُس سے آگے نہ بڑھیں۔
جَعْجِعْ بِحُسَیْنٍ وَّ اَصْحَابِہٖ۔ (عبیداللہ بن زیاد ملعون نے عمر بن سعد ملعون کو لکھا) امام ہمام دالامقام جناب حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور آپ کے ساتھ والوں کو قید کرلے اُن پر تنگی کر ان کو کہیں جانے نہ دے۔
جَعْدٌ۔ گھونگھر بال والا، سخی بخیل مضبوط بدن کا پست قد، حقیر۔
اِنْ جَاءَتْ بِہٖ جَعْدًا۔ اگر اُس کا بچہ گھونگھر بال والا پیدا ہو۔
مَا فَعَلَ النَّفَرُ السُّوْدُ الْجِعَادُ۔ وہ کالے کالے پست قد لوگ کدھر گئے (یہ آپ نے ابورہم غفاری سے پوچھا)۔
عَلٰی نَاقَۃٍ جَعْدَۃٍ۔ ایک مضبوط گٹھے ہوئے بدن کی اونٹنی پر۔
اَمَّا مُوْسٰی فَجَعْدٌ۔ موسیٰ پیغمبر تو ایک گٹھے ہوئے بدن کے آدمی تھے۔ یہاں جعد سے گھونگھر بال والے

مراد نہیں ہے کیونکہ حضرت موسیٰ سیدھے بال
والے تھے ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی صفت میں جعد
سے یہی مراد ہے اور احتمال ہے کہ جعد سے تھوڑے
گھونگھر بال والے مراد ہوں یعنی قطط اور سبط کے
درمیان، قطط سخت گھونگھر بال والا جیسے حبشی
ہوتا ہے اور سبط بالکل سیدھے بال والا۔ اور
دجّال کی صفت میں جو جعد کا لفظ آیا ہے اُس سے
پست قد حقیر مراد ہے یا بخیل۔

جُعْدُبَةٌ۔ حُباب، بُلّہ، بڑبڑا مکڑی کا گھر۔

لَقَدْ رَأَیْتُکَ بِالْعِرَاقِ وَاِنَّ اَمْرَکَ کَحَقِّ
الْکَهُوْلِ اَوْ کَالْجُعْدُبَۃِ (ایک روایت میں
کالکعدبۃ ہے) عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا
میں نے تم کو عراق میں دیکھا اُس وقت تمہاری
حکومت مکڑی کے گھر کی طرح یا حباب نقش بر آب
کی طرح تھی (یعنی بالکل ضعیف اور کمزور)۔

جَعْرٌ۔ ہگنا، آواز کرنا۔

جِعَارٌ۔ وہ رسّی جو کنوے میں اترنیوالا اپنی کمر میں
باندھ لیتا ہے۔

جَاعِرَۃٌ۔ کون گانڈ، دبر کا حلقہ۔

جَاعِرَتَانِ۔ چوتڑ کے دونوں کنارے یا گوشت
کے لوتھڑے گدھے کے جو دم کی جڑ میں دونوں
طرف ہوتے ہیں۔

اِنَّہٗ وَسَمَ الْجَاعِرَتَیْنِ۔ آپ نے گدھے کی
دونوں جاعروں پر داغ دیا (نشان لگایا)۔

کُوِیَ حِمَارٌ اِنْ جَاعِرَتَیْہِ۔ گدھے کی دونوں
جاعروں پر داغ دیا۔

قَاتَلَکَ اللّٰہُ اَسْوَدَ الْجَاعِرَتَیْنِ۔ (عبدالملک
ابن مروان نے حجاج ظالم کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ
کرے کیوں دو کالے جاعرے والا۔

کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ دَعُوْا الصَّرُوْرَۃَ
بِجَهْلِهٖ وَاِنْ رَمٰی بِجُعْرِهٖ فِیْ رَحْلِهٖ۔ جاہلیت
کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے صرورہ کو اُس کی
جہالت میں چھوڑ دو گو وہ سوکھا گوہ اپنی بستر پر پھینکے
صَرُوْرَۃٌ وہ مرد یا عورت جس نے حج نہ کیا ہو یا وہ
مرد جو نکاح نہ کرے عورتوں کی صحبت سے متنفر ہو
جُعْرٌ وہ گوہ جو سوکھ کر گانڈ میں اٹک رہتا ہے یا سوکھ
کر نکلتا ہے۔

اِنِّیْ مِجْعَارُ الْبَطْنِ۔ میں سوکھے پیٹ والا ہوں

اِیَّاکُمْ وَنَوْمَۃَ الْغَدَاۃِ فَاِنَّهَا مَجْعَرَۃٌ۔
صبح کو سونے سے بچے رہو اُس سے خشکی پیدا
ہوتی ہے۔

نَهٰی عَنْ لَوْنَیْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُوْرِ وَ
لَوْنِ حُبَیْقٍ۔ دو قسم کی کھجور زکوٰۃ میں دینے
یا لینے سے آپ نے منع فرمایا ایک جعرور دوسرے
لون حبیق، جعرور ایک قسم کی ردی چھوٹی کھجور
جو بدمزہ اور خراب ہوتی ہے۔

اِنَّهٗ نَزَلَ الْجِعِرَّانَۃَ۔ آپ جعرانہ میں اترے
(جو ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب حرم کے
حد سے باہر۔ بعضوں نے جعرانہ بتخفیف راء کے
کہا ہے اہل عراق جعرانہ بتشدید را کہا کرتے ہیں
اور اہل حجاز بتخفیف را کذا فی مجمع البحرین۔

جَعَارِ۔ بجو کا نام ہے چونکہ وہ بہت ہگا کرتا ہے

تِیْسِیْ جَعَارِ۔ یا غَیْثِیْ جَعَارِ۔ اُس وقت کہتے
ہیں جب کسی بات کا جھٹلانا یا رد کرنا منظور ہوتا
ہے۔

رُوْغِیْ جَعَارِ۔ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی
نامرد بزدل بھاگنے لگتا ہے یا عاجزی کرنے
لگتا ہے۔

زَكُوٰةُ النَّخْلِ وَتُتْرَكُ اُمُّ جُعْرُوْرٍ - کھجور کی زکوٰۃ میں ام جعرور نہ لیجائے گی (ام جعرور وہی خراب ردی کھجور)۔

جعرؔی - گانڈ اور گالی بھی ہے۔

جَعْسٌ - ہگنا۔

جُعْسُوْسٌ - بونا حقیر کم ذات اُس کی جمع جَعَاسِیْس ہے۔

سَأَلَنِیْ اَنْ اُخْلِیَ مَكَّةَ لِجَعَاسِیْسِ يَثْرِبَ - صلح حدیبیہ میں جب آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کے مشرکوں کے پاس بھیجا تو وہ ابوسفیان کے پاس جاکر اترے اُس سے گفتگو کی مشرکوں نے ابوسفیان سے پوچھا تمہارے چچازاد بھائی کیا پیغام لائے اُس نے کہا وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے کم ذات حقیر لوگوں کے لئے مکہ خالی کردوں (اُن کو بلا مزاحمت آنے دوں)

اَتُخَوِّفُنَا بِجَعَاسِیْسِ يَثْرِبَ - تم مجھ کو مدینہ کے کم ذات لوگوں سے ڈراتے ہو۔

جَعْظٌ - ڈھکیلنا۔

اِجْعِظَاظٌ - بھاگنا۔ ڈھکیلنا۔

جَعْظٌ - اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو اپنے تئیں بڑا سمجھے خود پسند ہو یا بد خلق کڑوے مزاج والا۔ بد زبان ہو یا جو کھاتے وقت غصہ کیا کرے۔ اسی طرح جِنْعَاظ اور جنعاظ وہ شخص جو کھاتے وقت غصہ ہوا کرے۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَظٍّ جَعْظٍ - کیا میں تم کو دوزخی لوگ نہ بتلاؤں ہر ایک مغرور خود پسند یا بد خلق۔

جِعْظَانٌ - بونا۔

جِنْعَاظٌ - احمق کھاؤ۔

جِنْعِيْظٌ - کھانا کھاتے وقت غصہ کرنیوالا۔

جَعْظَرَةٌ - پیٹھ موڑ کر بھاگنا، آہستہ دوڑنا۔

اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ - دوزخی ہر ایک اکلکھرا بدمزاج یا پیٹو غلیظ بہت کھانیوالا یا پست قد گھمنڈی اکڑ کر چلنے والا یا شیخی باز یا مغرور یا روپیہ جمع کرنے والا بخیل ہے۔

جَعْفٌ - گرانا، کاٹنا۔

اِنْجِعَافٌ - اکھڑ جانا، گرجانا۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِنْجِعَافُهَا مَرَّةً - منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے (نہ اُسکے پتے جھڑتے ہیں نہ اُسپر خزاں آتی ہے بس ایک ہی بار پورا اکھڑ کر گرجاتا ہے)

مَرَّ بِمُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مُنْجَعِفٌ - آپ مصعب بن عمیر پر سے گذرے وہ قتل ہو کر گرے پڑے تھے۔

جُعْفِيٌّ - ایک قبیلہ کا نام ہے۔

جَعْفَرٌ - چھوٹی نہر یا بڑا واسع کشادہ - امام جعفر صادق مشہور امام ہیں بارہ اماموں میں سے اور بڑے ثقہ اور فقیہ اور حافظ تھے امام مالک اور امام ابوحنیفہ کے شیخ ہیں۔ اور امام بخاری کو معلوم نہیں کیا شبہ ہو گیا کہ وہ اپنی صحیح میں ان سے روایت نہیں کرتے اور یحیی بن سعید قطان نے بڑی بے ادبی کی ہے جو کہتے ہیں فی نفسی منہ شیء و مجالد احب الی منہ حالانکہ مجالد کو امام صاحب کے سامنے کیا رتبہ ہے ایسی ہی باتوں کی وجہ سے تو اہل سنت بدنام ہوتے ہیں کہ ان کو ائمہ اہل بیت سے کچھ محبت اور اعتقاد نہیں ہے اللہ تعالے امام بخاری پر رحم کرے۔ مروان اور عمران بن حطان اور کئی خوارج سے

تو انہوں نے روایت کی اور امام جعفر صادق سے جو ابن رسول اللہ ہیں ان کی روایت میں شبہ کرتے ہیں۔

جَعْفَرْ بَرْمَکِیْ۔ ہارون رشید کا خاص محبوب اور اُسکا وزیر تھا۔

جَعْفَرْ طَیَّارْ۔ حضرت علی رضہ کے بھائی تھے۔ جنگ موتہ میں بڑی بہادری سے شہید ہوئے۔ آنحضرت اُن کو بہت چاہتے تھے۔

اَبُوْ جَعْفَرْ۔ امام محمد باقر علیہ السلام۔

جَعْفَرِیَّہ۔ ایک فرقہ ہے معتزلہ میں سے۔

جَعْفَلَۃٌ۔ کسی کو یہ کہنا میں تجھ پر صدقے یہ اختصار ہے جُعِلْتُ فِدَاکَ کا۔

جَعْلٌ۔ بنانا رکھنا ایک کے اوپر ایک ڈالنا، کر دینا، گمان کرنا۔

جُعْلٌ اور جَعِیْلَۃٌ اور جَعَالَۃٌ۔ اجرت مزدوری حق السعی، رشوت۔

ذُکِرَ عِنْدَہُ الْجَعَائِلُ فَقَالَ لَا اَغْزُوْ عَلٰی اَجْرٍ وَّ اَبِیْعُ اَجْرِیْ مِنَ الْجِہَادِ۔ عبد اللہ ابن عمر رضہ سے ذکر آیا مزدوریوں پر جہاد کرنے کا یعنی اجرت ٹھہرا کر دوسرے کیطرف سے جہاد میں جانا انہوں نے کہا میں اجرت پر جہاد نہیں کرتا۔ نہ میں جہاد کے ثواب کو بیچتا ہوں۔ جَعَائِلُ جَعِیْلَہ کی یا جعالہ کی جمع ہے۔

حَتّٰی یَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا۔ جب تک ہماری کچھ اجرت نہ ٹھہرائیں۔

جَاعِلٌ۔ دینے والا بنانے والا۔

مُجْتَعِلٌ۔ لینے والا۔

اِنْ جَعَلَہٗ عَبْدًا اَوْ اَمَۃً فَغَیْرُ طَائِلٍ وَاِنْ جَعَلَہٗ فِیْ کُرَاعٍ اَوْ سِلَاحٍ فَلَا بَأْسَ۔ اگر اجرت میں غلام ٹھہرایا لونڈی ٹھہرائی تب تو وہ لغو ہے اور جو ایسی چیز ٹھہرائی جو جہاد میں کار آمد ہے جیسے ہتھیار یا گھوڑے وغیرہ تو اُس میں کوئی قباحت نہیں۔

جَعِیْلَۃُ الْغَرَقِ سُحْتٌ۔ ڈوبا ہوا مال نکالنے کی اُجرت ٹھہرانا حرام ہے (کیونکہ اُس میں دھوکہ ہے معلوم نہیں وہ مال نکلتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح ہر عقد جس میں خطرہ یا شک یا تردد ہو ہماری شریعت میں فاسد ہے جیسے اڑتے ہوئے جانور کی یا دریا میں تیرتے ہوئے جانور کی بیع یا زندگانی کا بیمہ ٹھہرانا (لائف انشورینس) جو ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہے یا اور کسی طرح کا بیمہ مثلاً آگ میں جل جانے یا دریا میں ڈوب جانے کا یا رستہ میں تلف ہو جانے کا یا غنیم کے قبضہ میں آ جانیکا یا دشمن سے محفوظ رہنے کا یا لاٹری وغیرہ یہ سب حرام اور سُحت میں داخل ہیں)۔

کَمَا یُدَہْدِہُ الْجُعَلُ بِاَنْفِہٖ۔ جیسے گوہ کا کیڑا اپنی ناک سے گوہ ڈہلکاتا ہے (اُسکو گول کرکے لڑھکاتا ہے)۔

یَجْعَلُ اللّٰہُ رَأْسَہٗ رَأْسَ حِمَارٍ۔ اللہ اُسکا سر گدھے کا سر کر دے۔ (یعنی حقیقۃً اُسکو گدھے کی صورت میں مسخ کر دے یا گدھے کی طرح احمق اور بیوقوف بنا دے)۔

اِجْعَلْ قَوْلَکَ بِالْیَمِیْنِ۔ اگر مگر کو یمین میں جانے دے (اور سنت کی پیروی کر یعنی حدیث پر اُس پر عمل کرنے کے لئے لغو اور بیکار بہانے اور باتیں مت بنا کہ اگر ایسا ہوا اگر ویسا ہو لوگوں کا کیا وہ مجھ کو مجبور کر دیں تو کیا کروں)۔

یَجْعَلُ لَہٗ بِکُلِّ صُوْرَۃٍ نَفْسًا فَیُعَذِّبُہٗ

الله تعالیٰ ہر مورت کے بدل ایک شخص پیدا کریگا۔
جو مورت بنانے والے کو تکلیف دیگا یا ہر مورت کے
بدل ایک جان مورت بنانیوالے میں پیدا ہوگی۔
اُس کو اللہ تعالیٰ عذاب دیگا۔
لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ فِیْ ذٰلِکَ - شاید اللہ تعالیٰ
اُس میں برکت دے یا بھلائی (مفعول محذوف ہے)
یَجْعَلُوْنَ فِیْہِ الْوَدَکَ - اُس میں چربی رکھتے
تھے۔ ایک روایت یجملُوْنَ ہے یعنی گلاتے تھے۔
اِجْعَلُوْا صَلٰوتَکُمْ مَعَھُمْ سُبْحَۃً - تم اپنی فرض
نماز اکیلے اکیلے چپکے سے پڑھ لو اور امیروں کے
ساتھ جو نماز پڑھو اُس کو نفل کر ڈالو (اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک نماز دو بار پڑھی جائے
تو پہلی فرض ہوتی ہے اور دوسری نفل۔ بعضوں
نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے جسکو چاہے فرض رکھے
اور جس کو چاہے نفل رکھے۔
اِجْعَلُوْا مِنْ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ - اپنی کچھ نماز
گھروں میں بھی رکھو یعنی سنت اور نفل گھر میں پڑھا کرو
بعضوں نے کہا کبھی کبھی فرض نماز بھی گھروں میں پڑھ لو
تاکہ عورتیں بچے بیمار وغیرہ جو مسجد میں نہیں آسکتے تمہاری
اقتدا کر لیا کریں انہوں نے یہ کہا ہے کہ جو شخص جماعت
میں اس وجہ سے نہ آئے کہ دوسری جماعت قائم
کرنا چاہتا ہو گو وہ چھوٹی ہو تو اُسپر جماعت میں شریک
نہ ہونے کا گناہ نہ ہوگا۔
لَا یَجْعَلْ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطَانِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ
یَرٰی اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِہٖ - کوئی تم
میں اپنی نماز کا کوئی حصہ شیطانی نہ کرے یوں سمجھ کر
کہ نماز سے فارغ ہو کر خواہ مخواہ داہنی جانب جانا
چاہیے (بلکہ کبھی داہنی جانب جائے کبھی بائیں
جانب اگر ہمیشہ داہنی ہی جانب مڑے تب بھی کوئی
قباحت نہیں بشرطیکہ ایسا کرنا واجب اور ضروری
نہ سمجھے۔ طیبی نے کہا جو شخص کسی مستحب کام پر اصرار
کرے اور رخصت پر کبھی عمل نہ کرے تو شیطان نے
اُسکو گمراہ کر دیا۔ اب جو کوئی بدعت پر اصرار کرے
وہ کتنا بڑا گمراہ ہوگا۔ سمجھ لینا چاہیے۔
مترجم:۔ مثلاً تیجہ، دسواں، چہلم، نیاز، فاتحہ،
مجلس میلاد، گیارہویں، بارہویں، انگلیاں اذان
میں چومنا، قیام تعظیمی، مرثیہ خوانی، جھنڈے شدّے
علم وغیرہ امور کو کرنا لازم سمجھے نہ کرنیوالے کو مطعون
کرے اُس کو شیطان نے کیسا گمراہ کر دیا ہے اُس
سے اور تر کر شیطان کا تسلط اُس پر ہے جو مستحبات اور
مندوبات اور سنن کا ادا کرنا واجب کی طرح لازم
سمجھے اور نہ کرنے والے کو ملامت کرے، مثلاً رفع یدین
نہ کرنیوالے یا آمین بالجہر نہ کہنے والے کو یا دسترخوان
پر نہ کھانیوالے کو یا بیعت توبہ نہ کرنے والے کو کیونکہ
یہ سب امور مستحب اور مندوب ہیں اگر کسی نے نہ کیا
تو اُسپر کچھ ملامت نہیں اسی طرح تقلید مذہب معین
کو جو بدعت ہے کوئی واجب اور لازم سمجھے اور غیر مقلدوں
کو گمراہ جانے اُس پر بھی شیطان کا تسلط بیحد ہے۔
میں:۔ کہتا ہوں بالفرض اگر تقلید مذہب معین
جائز یا مستحب بھی ہو جب بھی اُسکو واجب کہنے والا
سخت گمراہ ہوگا کیونکہ واجب وہی چیز ہوتی ہے جس کو
اللہ اور رسول واجب کریں۔ علماء کا یہ منصب نہیں
کہ کسی چیز کو واجب کر دیں۔ ایک روایت میں ہے
اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ اُس کی رخصتوں پر
عمل کیا جائے۔)
وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا - اور اُس سے فائدہ اٹھانا
ہم میں باقی اور موروث رکھ۔
یَجْعَلُ فِیْہِ کَمْشًا - اگر کوئی احرام کی حالت میں

بجّو کو مارے تو ایک مینڈھا فدیہ دے۔

لِلْغَازِیْ اَجْرُہٗ وَ لِلْجَاعِلِ اَجْرُہٗ وَ اَجْرُ الْغَازِیْ۔ غازی کو اُسکا ثواب ملیگا اور جس نے غازی کو اجرت دیکر جہاد کرایا اُسکو اُسکا بھی ثواب ملیگا۔ (روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اور غازی کا بھی ثواب ملیگا

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیُعَذِّبُ الْجُعَلَ فِیْ جُحْرِہٖ۔ اللہ تعالےٰ گوہ کے کیڑے کو اُس کے سوراخ میں عذاب کرتا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ جُعَلْ ایک چھوٹا کیڑا ہے خنفسا سے بڑا کالا بہت کالا اُس کے پیٹ پر ذرا سرخی ہوتی ہے لوگ اُس کو ابو جعران کہتے ہیں کیونکہ وہ سوکھا گوہ اپنے سوراخ میں اکٹھا کرتا ہے۔)

جَعَلَتْنِیْ یَهُوْدُ حِمَارًا۔ یہودی لوگ مجھ کو گدھا بنا ڈالتے۔

جِعَۃٌ۔ جو کا شراب۔

نَھٰی عَنِ الْجِعَۃِ۔ آپ نے جو کے شراب کو منع کیا (ہمارے ملک میں اس کو بیر کہتے ہیں یہ شراب اکثر گرم ملکوں اور گرم موسم میں پیا جاتا ہے)

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْفَاءِ

جَفْأٌ۔ گرا دینا، پھینکدینا، اوندھا دینا۔

جُفَاءٌ۔ پھین، کوڑا کچرا۔

خَلَقَ الْاَرْضَ السُّفْلٰی مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ اللہ تعالےٰ نے نیچی والی زمین کو اُس پھین اور کوڑے کچرے سے بنایا (جو پانی پر آگیا تھا) پہلے سب پانی ہی پانی تھا اُس میں سے بخار نکلا وہ ہوا ہوگئی پھر بخار بخار سے ٹکرایا تو آگ پیدا ہوئی پانی پر پھین جما اور کوڑا کچرا وہ زمین ہوگیا۔ ایک طائفہ فلاسفہ کا بھی یہی قول ہے اور قرآن شریف سے بھی اُسکی تائید ہوتی ہے وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ لیکن عرش پانی سے بھی پہلے تھا اور پروردگار کی ذات مقدس اُس سے بھی پہلے وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہے گا)۔

اِنْطَلَقَ جُفَاءٌ مِنَ النَّاسِ۔ کچھ جلد باز یا آگے کے لوگ چلدیئے۔ ابن اثیر نے کہا ہم نے تو صحیحین میں یوں پڑھا ہے اِنْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ یعنی کچھ ہلکے پھلکے لوگ چلدیئے یہ جمع ہے خَفِیْفٌ کی ترمذی کی روایت میں سَرْعَانُ النَّاسِ ہے یعنی جلد باز لوگ

مَتٰی تَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَۃُ قَالَ مَا لَمْ تَجْتَفِئُوْا بَقْلًا مردار ہم کو کب تک حلال ہے فرمایا جب تک کوئی بھاجی نہ اکھیڑ سکو (یعنی کوئی ترکاری بھاجی پات بھی کھانے کو نہ ملے)۔

حَرَّمَ الْحُمُرَ الْاَهْلِیَّۃَ فَجَفَأُوا الْقُدُوْرَ آنحضرتؐ نے بستی کے گدھے حرام کیے تو لوگوں نے ہانڈیاں اوندھا دیں (جن میں گدھے کا گوشت چڑھایا تھا۔ ایک روایت میں فَاَجْفَأُوا الْقُدُوْرَ ہے ابن اثیر نے کہا یہ شاذ لغت ہے جیسے کفأ اور اَکْفَأْتُ۔ محیط میں ہے کہ یہ لغت مجہول ہے)

جَفْرٌ۔ بڑا ہونا۔ کھانے کے لائق ہو جانا بدن کی رگ نکلجانا کثرت جماع سے۔

کَانَ یَشِبُّ فِی الْیَوْمِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِی الشَّهْرِ فَبَلَغَ سِتًّا وَهُوَ جَفْرٌ (آنحضرتؐ کی انا کہتی ہیں) آنحضرتؐ ایک دن میں اتنا بڑھتے جتنا دوسرا لڑکا ایک مہینہ میں بڑھتا ہے چھ برس کے آپ خاصے زور دار اور کھانا کھانے کے قابل (اصل میں جَفَرْ بکری کے بچہ کو کہتے ہیں جب چار مہینے کا ہو کر اپنی ماں سے جدا ہو جائے چرنے

کھانے لگے۔
فَخَرَجَ اِلَیَّ اِبْنٌ لَہٗ جَعْفَرٌ۔ اُسکا ایک لڑکا میری طرف نکلا جس کے پاس ایک بکری کا بچہ تھا۔
فِیْ مُحْرِمٍ یُصِیْبُ الْاَرْنَبَ جَفْرَۃٌ۔ اگر احرام والا شخص خرگوش مار ڈالے تو ایک بکری کا بچہ بدلدے (اُسکی قربانی کرے)۔
یَکْفِیْہِ ذِرَاعُ الْجَفْرَۃِ۔ اُس کو حلوان کا دست کافی ہے (یعنی کم خوراک ہے۔ یہ اُسکی تعریف کی)۔
صُوْمُوْا وَوَفِّرُوْا اَشْعَارَکُمْ فَاِنَّہَا مَجْفَرَۃٌ روزے رکھو اور بالوں کو بڑھاؤ یہ منی کو سکھا دیتا ہے (شہوت ٹوٹ جاتی ہے)
اَلصَّوْمُ مَجْفَرَۃٌ۔ روزہ منی کو سکھا دیتا ہے۔ (جماع کی خواہش کم کر دیتا ہے)
عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ مَجْفَرَۃٌ۔ روزہ اپنے اوپر لازم کرلے اُس سے منی کی پیدائش کم ہوجائے گی۔ یا منی سوکھ جائے گی (جب منی کی تولید گھٹ گئی تو جماع کی خواہش بھی کم ہوجائیگی)
رَاٰی رَجُلًا فِی الشَّمْسِ فَقَالَ قُمْ عَنْہَا فَاِنَّہَا مَجْفَرَۃٌ۔ حضرت علی رضہ نے ایک شخص کو دھوپ میں بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا دھوپ سے اُٹھ جا دھوپ میں بیٹھنا آدمی کو سکھا دیتا ہے یا اُس سے شہوت جاتی رہتی ہے۔
اِیَّاکُمْ وَنَوْمَۃَ الْغَدَاۃِ فَاِنَّہَا مَجْفَرَۃٌ صبح کے سونے سے پرہیز کرو اُس سے شہوت کم ہوجاتی ہے۔
اِیَّاکَ وَکُلَّ مُجْفِرَۃٍ۔ ہر ایک ایسی عورت سے پرہیز کر جس کے جسم سے بُری بو آتی ہو۔ یہ اِجْفَار سے نکلا ہے یعنی بدبودار ہونا۔ بعضوں نے کہا مجفرہ سے موٹی عورت مراد ہے۔ کہتے ہیں امرأۃ مجفرۃ الجنبین یعنی موٹے پہلوؤں والی عورت۔
مَنِ اتَّخَذَ قَوْسًا عَرَبِیَّۃً وَّجَفِیْرَھَا نَفَی اللّٰہُ عَنْہُ الْفَقْرَ۔ جو شخص عربی کمان اور تیروں کا ترکش رکھے اللہ تعالےٰ اُسکی محتاجی دور کر دیگا۔ محیط میں ہے جفیر لکڑی کا ترکش جس میں چمڑا نہ ہو یا چمڑے کا ترکش جسمیں لکڑی نہ ہو۔
فَوَجَدْنَاہُ فِیْ بَعْضِ تِلْکَ الْجِفَارِ۔ پھر ہم نے اُس کو ایک گڑھے میں پایا۔ جِفَار جُفْرہ کی جمع ہے بمعنی اور بوزن حفرہ۔
جَفْرٌ۔ اُس کنوے کو کہتے ہیں جسکی بندش نہ ہوئی ہو۔
جُفْرَۃٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے بصرے کے اطراف میں جس کو جفرۂ خالد بھی کہتے ہیں منسوب ہے خالد بن عبداللہ بن اسید کی طرف۔
اَمْلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْجَفْرَ وَالْجَامِعَۃَ آنحضرت صلعم نے امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کو دو کتابیں لکھوا دیں ایک جفر دوسری جامعہ۔ (ایک کتاب تو بکری کے کھال پر لکھی تھی دوسری بھیڑ کی کھال پر۔ اور اُس میں قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب مجملاً لکھوا دی تھیں۔ سید شریف نے شرح مواقف میں نقل کیا کہ جفر اور جامع دو کتابیں تھیں حضرت علی کے پاس اُن میں ازروئے قواعد علم حروف دنکسیر بڑے بڑے حوادث کا بیان تھا جو قیامت تک ہونے والے تھے اور آپ کی اولاد میں جو امام

گذرے وہ انہی کتابوں کو دیکھ کر اکثر امور کی خبر دیتے۔ اور انہی کتابوں سے نقل کرتے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا میرے پاس جفر ابیض ہے زید ابن ابی العلاء نے پوچھا اُس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد کی اور توراۃ موسیٰ کی اور انجیل عیسیٰ کی اور ابراہیم کے صحیفے اور حلال و حرام اور حضرت فاطمہ کا مصحف اور وہ باتیں جن کی وجہ سے لوگ ہمارے محتاج ہوں ہم اُن کے محتاج نہ ہوں اور میرے پاس جفر احمر بھی ہے اخیر تک کتاب قبول العہد میں جو امام رضا علیہ السلام نے مامون رشید خلیفہ کو لکھی تھی یہ مرقوم ہے کہ تو نے خلافت کے مستحق کو پہچانا اور تیرے باپ دادا نے نہیں پہچانا تھا میں نے تیری طرف سے یہ التماس قبول کیا (مامون نے امام رضا سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ مسند خلافت پر متمکن ہو جایئے میں اپنے تئیں معزول کر دیتا ہوں۔ چونکہ خلافت آپکا اور آپ کے آباؤ اجداد کا حق تھا مگر جفر اور جامعہ دونوں کتابوں سے یہ نکلتا ہے کہ سادات کی خلافت چلنے والی نہیں) ایک امام صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت اور نبوت دونوں ہمارے خاندان میں جمع کرنیوالا نہیں۔ حضرت علم الہدیٰ سید مرتضیٰ سے خلیفہ وقت نے ہاتھ ملایا اور تعریضاً کہا میں تمہاری انگلیوں سے خلافت کی بو سونگھتا ہوں انہوں نے کہا خلافت کی نہیں بلکہ نبوت کی خوشبو ہے۔

مؤلف کہتا ہے اللہ تعالےٰ نے بنی فاطمہ کے لئے آخرت کے درجے خاص فرمائے اور دنیا کی حکومت اور سلطنت اُن کی قسمت میں نہیں رکھی امام حسین علیہ السلام کے عہد سے

اب تک سادات کو کبھی خلافت عامہ نصیب نہیں ہوئی اور ایرے غیرے پنج کلیاں ہمیشہ خلافت اور حکومت کے مزے لوٹتے رہے یہاں تک کہ آخری زمانہ ۱۲۴۶ھ ہجری میں مولانا اسمٰعیل شہید نور اللہ مرقدہ نے حضرت سید احمد بریلوی کی خلافت قائم کرنا چاہی تھی مگر منشاء خداوندی نہ تھا سید صاحب مع تمام رفقا کے کفار افاغنہ اور سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ محیط میں ہے کہ علم جفر اور علم تکسیر ایک ہی ہے یعنی سائل کے سوال کے حروف میں تصرف اور تغیر اور تبادل کر کے اس کے سوال کا جواب نکالنا۔

میں :- کہتا ہوں یہ سب روایتیں غیر صحیح ہیں نہ حضرت علی رضؓ کے پاس کوئی کتابیں موسوم بہ جفر و جامع تھیں اور نہ آپ کو آئندہ کی حوادث کا تفصیلی علم دیا گیا تھا۔ صحیح روایتوں سے ثابت ہے کہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا مجھ کو آنحضرت سے سوا قرآن کے اور اس صحیفہ کے کچھ نہیں اس صحیفہ میں چند دیت اور زکوٰۃ کے احکام ہیں لاغیر اور اگر آپ کو واقعات آئندہ کا تفصیلی علم دیا گیا ہوتا تو آپ کبھی خلافت اختیار نہ کرتے اور معاویہ سے جنگ کرتے نہ یہ فرماتے کہ اگر میں بنی امیہ پر غالب ہوا تو انکو جھاڑ پھونک کر صاف کر دوں گا۔ اور اگر یہ علم آپکی اولاد میں ہوتا تو امام حسین علیہ السلام کوفہ اور کربلا کے قصد کیوں کرتے اور ابن زیاد بد نہاد اور عمر بن سعد کے ہاتھوں سخت سخت مصیبتیں کیوں اٹھاتے یہ چند جھوٹے کذاب لوگوں کی روایتیں ہیں جن پر بعضے علما نے دھوکہ کھایا اور انکو اُن کو سچ کہا اور تعجب تو شیخ ابن عربی رح

ہوتا ہے انہوں نے اپنی تفسیر میں ذٰلک الکتاب
سے کتاب الجفر والجامعہ مراد رکھی ہے سبحان اللہ
یہ عجب تفسیر ہے اور ظن غالب ہے کہ یہ کسی کا الحاق
اور تصرف ہے اور ایسے الحاقات اور تصرفات
بیدینوں نے بزرگوں کی کتابوں میں بہت کیے
ہیں)۔

اَتَقَلْقَلُ تَقَلْقُلَ الْقِدْحِ فِی الْجَفِیْرِ الْفَارِغِ
تو ایسی گڑبڑ کرتا ہے جیسے خالی ترکش میں تیر
کھڑبڑ کرتا ہے۔

جُفَیْرٌ عَبْدِیٌّ۔ حدیث کے ایک راوی کا نام
ہے۔

جَفٌّ۔ جمع کرنا، خشک ہونا، ایک جگہ اقامت کرنا۔
تَجْفِیْفٌ۔ سکھانا۔

جُعِلَ فِیْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ۔ وہ جادو کا سامان
ایک نر کھجور کے خوشہ کے غلاف میں رکھا گیا۔
(ایک روایت میں فِیْ جُبِّ طَلْعَةٍ ہے معنی وہی
ہے)۔

جَفَّتِ الْاَقْلَامُ وَطُوِيَتِ الصُّحُفُ۔ قلم سوکھ
گئے اور کتابیں لپیٹ دی گئیں (مطلب یہ ہے
کہ جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تھا وہ سب لوحِ محفوظ
میں لکھ دیا گیا)۔

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ۔ (قیامت تک) جو
ہونے والا تھا اُس کو قلم لکھ کر سوکھ گیا۔

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ۔ جو کچھ تجھ پر گذرنے
والا ہے وہ لکھا جا کر قلم سوکھ گیا۔

اَلْجَفَاءُ فِیْ هٰذَیْنِ الْجُفَّیْنِ رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ
سختی اور بے رحمی ان دونوں گروہوں میں ہے
ربیعہ اور مضر میں (دونوں مشہور قبیلے ہیں)۔

کَیْفَ یَصْلُحُ اَمْرُ بَلَدٍ جُلُّ اَهْلِهٖ هٰذَانِ
الْجُفَّانِ۔ بھلا اُس بستی کا کام کیونکر درست ہوگا
جہاں کے اکثر باشندے ان دونوں گروہ کے
ہوں گے۔

مَا كُنْتُ لِاَدَعَ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَ جُفَّیْنِ
یَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ میں تو مسلمانوں
کو اس حال میں چھوڑنیوالا نہیں ہوں کہ اُن کے دو
گروہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں مارے
(لیکن خدا کی مرضی میں کیا دخل ہے۔ مسلمانوں کی
کئی گروہ ہوگئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون
کے پیاسے ہیں)۔

جُفَّات۔ دو گروہ بنی بکر اور بنی تمیم۔

لَا نَفْلَ فِیْ غَنِیْمَةٍ حَتّٰی تُقْسَمَ جُفَّةً۔ لوٹ
میں سے انعام نہیں ملنے کا جبتک سب تقسیم نہ ہو جائے
(ایک روایت میں حتی تقسم علی جفتہ ہے۔ یعنی
یہاں تک کہ اپنے گروہ پر یعنی لشکر والوں پر تقسیم
نہ ہو جائے)۔

قِیْلَ لَهٗ النَّبِیْذُ فِی الْجُفِّ قَالَ اَخْبَثُ وَ
اَخْبَثُ۔ پوچھا گیا نبیذ چمڑے کے ڈول میں بنانا
کیسا ہے انہوں نے کہا بہت برا بہت برا۔

جُفٌّ۔ چمڑے کا برتن جو باندھا نہیں جاتا بعضوں
نے کہا مشک کو نیچے سے کاٹ کر ڈول کے طور پر
جو بنا لیا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا کھجور کی لکڑی کو
کرید کر اُسکا برتن جو بناتے ہیں۔

نَجَاءَ عَلٰی فَرَسٍ مُجَفَّفٍ۔ ایک گھوڑے پر
سوار آیا جسپر تجفاف پڑا تھا۔ تجفاف زرہ کی
طور پر ہوتا ہے جو گھوڑے پر ڈال دیا جاتا ہے۔ تاکہ
جنگ میں اُس کو صدمہ نہ پہنچے اُس کی جمع تجافیف
آتی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ عَلٰی تَجَافِیْفِهِ الدِّیْبَاجُ۔ اُن کی

زرہوں پر دیباج لگا تھا (دیباج ایک ریشمی کپڑا ہے)

فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا۔ فقری کے لئے سامان تیار کر۔

جَفْلٌ ۔ پوست نکالنا، چھیلنا، الگ کرنا، ڈالنا، ملانا، ہانکنا، دفع کرنا، گرا دینا، کھود ڈالنا، بھاگنا، پریشان ہونا، جلدی کرنا۔

لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ اِنْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهٗ۔ جب آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ جلدی سے آپ کی طرف بھاگے۔

فَنَعَسَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَتّٰی کَادَ یَنْجَفِلُ عَنْهَا۔ آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی پر اونگھنے لگے قریب تھا کہ آپ اس پر سے گر پڑیں۔

مَا یَلِیْ رَجُلٌ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِ النَّاسِ اِلَّا جِیْئَ بِهٖ فَیَنْجَفِلُ یَا فَیُجْفَلُ عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ۔ جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا متولی ہو (کوئی عام خدمت اس کے سپرد ہو مثلاً بادشاہ ہو یا کوتوال یا قاضی (جج) یا تحصیلدار پھر اس میں خیانت کرے تو قیامت کے دن اس کو لے کر آئیں گے) وہ دوزخ کے کنارے پر سے اس کے اندر گر پڑے گا یا گرا دیا جائیگا۔

ذَکَرَ النَّارَ فَاَجْفَلَ مُغْشِیًّا عَلَیْهِ۔ امام حسن بصری نے دوزخ کا ذکر کیا تو بیہوش ہو کر گر پڑے (ایسی ہیبت طاری ہوئی)۔

اِنَّ رَجُلًا یَهُوْدِیًّا حَمَلَ امْرَأَةً مُّسْلِمَةً عَلٰی حِمَارٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ جَفَلَهَا ثُمَّ تَجَثَّمَهَا لِیَنْکِحَهَا فَاُتِیَ بِهٖ عُمَرُ فَقَتَلَهٗ۔ ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کو گدھے پر سوار کیا جب مدینہ سے باہر نکل گیا تو اس کو (گدھے پر سے) گرا دیا پھر اس پر چڑھ بیٹھا اس سے جماع کرنے کو آخر وہ یہودی حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو قتل کر ڈالا (یہ قتل تعزیراً ہوگا تاکہ دوسروں کو عبرت ہو پھر کوئی مسلمان عورتوں کی عزت پر دست درازی کرے)۔

اٰتِی الْبَحْرَ فَاَجِدُهٗ قَدْ جَفَلَ سَمَکًا کَثِیْرًا۔ میں سمندر پر آتا ہوں وہاں دیکھتا ہوں سمندر نے بہت سی مچھلیاں کنارے پر ڈال دی ہیں۔

اِنَّهٗ جُفَالُ الشَّعْرِ۔ دجال کے جسم پر بہت بال ہوں گے۔

رَاَیْتُ قَوْمًا جَافِلَةً جِبَاهُهُمْ یَقْتُلُوْنَ النَّاسَ۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی پیشانیوں پر بال کھڑے ہوئے تھے یا پیشانیوں پر ان کے بال تھے (جیسے نصاری کی وضع) وہ لوگوں کو قتل کر رہے تھے۔

وَاللّٰهِ لَا یَبْلُغُ عَمَلُهٗ الطَّائِفَ اِذَا اَجْفَلَ۔ خدا کی قسم اس کا عمل طائف تک نہیں پہنچے گا وہ کوشش کرے۔

فَیُجْفِلُوْنَ النَّاسَ اِجْفَالَ الْغَنَمِ۔ لوگ میں اس طرح بھاگ کر آئیں گے جیسی بکریاں بھاگ نکلتی ہیں۔

جَفْنٌ ۔ باز رکھنا، روکنا، نحر کرنا، پیالہ میں گوشت کھلانا، آنکھ کا پپوٹا اوپر کا ہو یا نیچے کا، تلوار کا نیام، انگور کی جڑ یا شاخ۔

جِفْنٌ ۔ تلوار کا نیام۔

جَفْنَةٌ ۔ پیالہ، چھوٹا کنواں، سخی آدمی

تَجْفِیْنٌ اور اِجْفَانٌ ۔ بہت جماع کرنا

أَنْتَ الْجَفْنَةُ الْغَرَّاءُ۔ تو سفید پیالہ ہے (یعنی سخی ہے لوگوں کے سامنے کھانے کا پیالہ رکھتا ہے۔ سفید سے یہ مطلب ہے کہ اُس میں چربی اور گھی بھرا رہتا ہے۔ جَفْنَۃٌ کی جمع جِفَانٌ اور جَفَنَاتٌ آتی ہے)۔

نَادِ یَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ۔ پکارا سواروں کے پیالے (یعنی سواروں کے کھلانے والے یا سواروں کے پیالہ والے)۔

اِغْتَسَلَ فِيْ جَفْنَةٍ۔ ایک بڑے پیالے (کونڈی) میں غسل کیا۔

وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ۔ چاند اُس وقت آدھے پیالے کی طرح تھا۔

اِنْكَسَرَتْ قَلُوْصٌ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَجَفَنَهَا زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی گر گئی (مرنے لگی) آپ نے اُسکو نحر کرکے اُسکا گوشت پیالہ میں کھلا دیا۔

سُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا۔ اپنی تلواریں نیاموں سے نکال لو (یہ جُفُوْنٌ کی جمع ہے، جیسے اَجْفَان اور اَجْفُنٌ ہے)۔

كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ۔ اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا۔

[illegible] یا جَفْوَةٌ یا جِفْوَةٌ۔ سخت ہونا، بے مروت ہونا، بھاری ہونا، دور ہونا، آرام نہ پانا۔

كَانَ يُجَافِيْ عَضُدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ لِلسُّجُوْدِ۔ سجدے میں آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے۔

اِذَا سَجَدْتَ فَتَجَافَ۔ جب تو سجدہ کرے تو بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں جَفَا یعنی دور رہا۔ اور اَجْفَا یعنی دور کیا)۔

اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تَجْفُوْا۔ قرآن پڑھتے رہو اُس سے دور مت ہو (اس طرح کہ پڑھنا چھوڑ دو)۔

غَيْرُ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ۔ نہ تو اُس میں غلو کرنے والا ہو نہ تقصیر کرنے والا۔ ابن اثیر نے کہا جفا کا معنی یہ بھی ہے ناطہ پروری اور احسان کو ترک کرنا۔

اَلْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ۔ فحش گوئی بدزبانی جفا میں داخل ہے۔

مَنْ بَدَا جَفَا۔ جو شخص جنگل میں جا کر رہا (گنوار بن گیا) اُس کا دل سخت ہو گیا (کیونکہ جنگل میں لوگوں کی صحبت کم رہتی ہے تو حسن معاشرت اور خوش خلقی کی عادت جاتی رہتی ہے)۔

لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ۔ آنحضرتؐ سخت مزاج نہیں ہیں اور نہ اپنے لوگوں کو ذلیل سمجھنے والے (نظر حقارت سے دیکھنے والے۔ بعضوں نے مَهِيْنٌ بفتحہ میم روایت کیا ہے یعنی حقیر نہیں ہیں بلکہ عزت والے ہیں)۔

لَا تَزْهَدَنَّ فِيْ جَفَاءِ الْحِقْوِ۔ تہبند کو موٹا چھوٹا رکھنے سے نفرت مت کرو (آرام طلبی اور خوش پوشاکی کی عادت مت ڈالو)۔

خَرَجَ جُفَاءٌ مِّنَ النَّاسِ۔ کچھ جلد باز لوگ نکل کھڑے ہوئے۔

اِذَا جَلَسَ يَتَجَافٰى وَلَا يَتَمَكَّنُ مِنَ الْقُعُوْدِ۔ مسبوق جب بیٹھے تو زمین سے اُٹھا رہے اطمینان سے نہ بیٹھے (کیونکہ اسکو کھڑے ہو کر اپنی باقی نماز ادا کرنا ہے)۔

اَلْاِسْتِنْجَاءُ بِالْيَمِيْنِ مِنَ الْجَفَاءِ۔

دا ہنے ہاتھ سے استنجا کرنا آداب شریعت سے دور ہوتا ہے۔

تَجَافَوْا عَنِ الدُّنْیَا۔ دنیا سے دور رہو۔

یَتَجَافٰی عَنْہُ الْعَذَابُ مَادَامَتْ رَطْبَۃً۔ جب تک یہ شاخ ہری رہے گی اُس سے عذاب دور رہے گا۔

جَفَوْتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ میں قیامت کے دن اسکو دور کر دونگا۔

اِنَّمَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ اَھْلُ الْجَفَاءِ مِنَ النَّاسِ یہ کام وہ لوگ کرتے ہیں جو سخت دل ہیں یا بے ادب گنوار ہیں۔

یَمُوْتُ الْعَالِمُ فَیَذْھَبُ بِمَا یَعْلَمُ فَتَلِیْھِمُ الْجُفَاۃُ فَیَضِلُّوْنَ وَیُضِلُّوْنَ۔ عالم مرجائیگا اور علم اپنے ساتھ لے جائیگا پھر اُس کے قائم مقام جفا والے ہوں گے وہ گمراہ ہوں گے اور گمراہ کرینگے۔ مجمع البحرین میں ہے جفا والوں سے یہ مراد ہے کہ رائے پر چلنے والے (حدیث کو چھوڑ دینے والے)۔

زَادُ الْمُسَافِرِ الْحُدَاءُ وَالشِّعْرُ مَا لَیْسَ فِیْہِ جُفَاءٌ۔ مسافر کا توشہ گانا ہے اور شعر پڑھنا جن میں جفا نہ ہو یعنی خلاف شرع اور فحش مضامین نہ ہوں۔

اَلْاِبِلُ فِیْہِ الشَّقَاءُ وَالْجَفَاءُ۔ اونٹوں میں مشقت اُٹھانا ہے اور سختی سہنا۔

جَفْئٌ۔ گرانا۔

لَسْتُ بِالْجَافِیْ وَلَا الْمَجْفِیْ۔ نہ میں ظالم ہوں نہ مظلوم۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْقَافِ

جَقٌّ۔ بیٹ کرنا (پرندہ کا ہگنا)۔

جَقَّۃٌ۔ بوڑھی اونٹنی۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْکَافِ

جَکْرٌ۔ الحاح کرنا، غصہ کرنا۔

اِجْکَارٌ۔ بیع میں الحاح کرنا۔

جُکَیْرَۃٌ۔ حاجت، لجاجت۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ اللَّامِ

جَلْأٌ۔ یا جَلَاءٌ یا جَلَاءَۃٌ۔ پچھاڑ دینا، پھینک مارنا،

جَلْبٌ۔ یا جَلَبٌ۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ درآمد (امپورٹ) ڈرانا، جمع کرنا، کمانا، ڈانٹنا جھڑکنا، قصور کرنا۔

لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ۔ جلب اور جنب درست نہیں ہے (جنب کی تفسیر آگے آئیگی) جلب دو امروں میں ہوتا ہے۔ ایک تو زکوٰۃ میں دوسرے گھوڑ دوڑ کی شرط میں۔ زکوٰۃ کا جلب یہ ہے کہ ایک تحصیلدار ایک مقام پر اترے اور جانور والوں کو حکم دے کہ اپنے اپنے جانور لیکر اُس کے پاس حاضر ہوں آپ نے اُس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں جانور والوں کو تکلیف ہوگی خود تحصیلدار کو وہاں جانا چاہیئے جہاں جانور رہتے ہوں وہاں جاکر زکوٰۃ وصول کرلینا چاہیئے۔ شرط کا جلب یہ ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے ایک آدمی رکھے جو اس کو ڈانٹتا اور جھڑکتا رہے تاکہ وہ آگے بڑھ جائے

وَیَقُوْدُ الْجَیْشَ ذَا الْجَلَبِ۔ اور آواز والے لشکر کو اپنے پیچھے لائے (یہ جمع ہے جَلَبَۃٌ کی، یعنی آواز)۔

سَمِعَ جَلَبَۃَ الرِّجَالِ۔ مردوں کی آوازسنی

لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ۔ تجارتی قافلہ سے آگے جاکر مت ملو (اُس کو بستی میں آنے دو، بستی میں آکر وہ اپنا مال بازار کے نرخ سے بیچیں۔ آگے جاکر اُن سے نرخ ٹھہرا لینا اور مال مول لے لینا یہ درست نہیں کیونکہ ایسا کرنے میں کبھی بستی والوں کا نقصان ہوتا ہے کبھی قافلہ والوں کا ان کو بستی کے نرخ کی خبر نہیں ہوتی)۔

اَرَادَ اَنْ يُّغَالِطَ بِمَا اَجْلَبَ فِيْهِ۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ لوگوں کو مغالطہ دیں اُس مقصد میں جسکے لئے وہ جمع ہوئے تھے۔

اَجْلَبُوْا عَلَيْهِ۔ جمع ہوئے اُس پر۔

اَجْلَبَهٗ۔ اُس کی مدد کی۔

اَجْلَبَ عَلَيْهِ۔ اُس کو آواز دی، برانگیختہ کیا، اُبھارا۔

اِنَّكُمْ تُبَايِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰى اَنَّ الْعَرَبَ وَ الْعَجَمَ مُجْلِبَةٌ۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم دونوں سے اکٹھا لڑو (ایک روایت میں مُجْلِيَةٌ ہے یائے تحتانی سے)۔

كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْجُلَّابِ۔ آپ جب جنابت کا غسل کرتے تو گلاب کی طرح کوئی خوشبو منگواتے۔ (ایک روایت حِلَابٌ ہے حائے حطی سے، یعنی اتنا بڑا برتن پانی کا جسمیں دودھ دوہتے ہیں)۔

قَدِمَ اَعْرَابِيٌّ بِجَلُوْبَةٍ فَنَزَلَ عَلٰى طَلْحَةَ فَقَالَ طَلْحَةُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ ایک گنوار سوداگری کا مال لے کر آیا اور طلحہ بن عبیداللہ کے پاس اُترا اُس نے خواہش کی کہ طلحہ میرا مال بیچ دیں۔ طلحہ نے کہا آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا ہے کہ بستی والا جنگل والے کا مال بیچے (اُسکا دلّال بنے بلکہ خود اُس کو بیچنے دے)۔

جَلُوْبَه۔ وہ مال جو دوسرے ملک سے آئے فروخت کے لئے (ایک روایت میں حَلُوْبَه ہے حائے حطی سے یعنی دودھیل اونٹنی لیکر آیا)۔

لَا يَدْخُلُوْا مَكَّةَ اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ۔ مشرکوں نے یہ شرط لگائی کہ مسلمان جب مکہ میں آئیں تو ہتھیار غلاف میں رکھ کر لائیں۔

جُلُبَّان۔ چمڑے کا تھیلہ جس میں تلوار نیام سمیت اور دوسرے ہتھیار وغیرہ رکھ کر گھوڑے پر زین کے پچھاڑی لٹکا دیتے ہیں۔ بعضوں نے جُلْبَان روایت کیا ہے۔

تُؤْخَذُ الزَّكٰوةُ مِنَ الْجُلْبَانِ۔ جلبان میں زکوٰۃ لیجائے گی۔ وہ ایک غلہ ہے ماش کیطرح اُس کو خلّر بھی کہتے ہیں۔

مَنْ اَحَبَّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيُعِدَّ لِلْفَقْرِ جِلْبَابًا۔ جو شخص ہم لوگوں یعنی اہل بیت رسالت سے محبت رکھے وہ فقیری کا لباس تیار رکھے۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اہل بیت کی محبت اُسوقت سچی ہوگی جب دنیا و مافیہا سے بیزار ہو مولیٰ کا طلبگار ہو جیسے ان بزرگوں کا شیوہ تھا ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں۔
ایں خیال است و محال ست و جنوں)۔

جِلْبَاب۔ ازار اور چادر۔ بعضوں نے کہا اوڑھنی اُس کی جمع جلابیب ہے۔

لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا۔ اگر اُس کے پاس دوپٹہ (چادر) نہ ہو اور عید آجائے تو

اُس کی گنیاں (بجولی) اپنی (فاضل) چادر اُسکو
اُڑھا دے اور عیدگاہ میں لیجائے - یا اپنی ازار اُسکو
پہنا دے اگر اُسکے پاس ازار نہ ہو - وجہ یہ ہے کہ
عید کے دن آنحضرتؐ نے حکم دیا ہے کہ سب
عورتیں بھی عیدگاہ میں آئیں - یہاں تک کہ کنواری
اور پردہ نشین اور حیض والی بھی - حیض والی
نماز نہ پڑھے لیکن دعا میں حاضر رہے -

لَا بَأْسَ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الْجَلَبَ - مال
درآمد کے بیچنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی جب
بیوپاری خود بازار میں آجائے اور نرخ وغیرہ
معلوم کرے تب اُسکا مال بیچ دینے میں کوئی قباحت
نہیں) -

اِنَّ الْحَطَّابِيْنَ وَالْمُجْتَلِبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهُمْ اَنْ
يَّدْخُلُوْهَا حَلَالًا - لکڑہاروں اور غلّہ
لانے والوں نے آنحضرتؐ سے اجازت مانگی
آپ نے اُن کو بن احرام باندھے مکہ میں آنے
کی اجازت دی (کیونکہ وہ روزانہ آتے جاتے
رہتے ہیں - اگر احرام باندھنا ہر بار ضروری ہو
تو اُن کو سخت تکلیف ہوگی) -

اِذَا صَارَ التَّلَقِّيْ اَرْبَعَ فَرَاسِخَ فَهُوَ
جَلَبٌ - جب چار فرسخ کے فاصلہ سے جا کر
ملے (یعنی ابھی بستی پہنچنے میں چار فرسخ باقی ہوں
تو وہ جلب ہے (جو منع ہے البتہ جو اس سے کم
فاصلہ رہجائے تو قافلہ سے جاکر ملنے میں کوئی
قباحت نہیں کیونکہ چار فرسخ سے کم فاصلہ میں
بیوپاریوں کو نرخ وغیرہ معلوم ہو جاتے ہیں) -

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ -
جو شخص دوسرے ملکوں سے غلہ لے کر آئے اللہ
اُسکو روزی دیگا - کیونکہ وہ خلق خدا کی جان
بچاتا ہے اُنکو راحت پہنچانا چاہتا ہے) اور جو
کوئی غلہ روک رکھے (کہ جب گراں ہوگا اُس
وقت بیچونگا) وہ ملعون ہے -

جُلْبَة - وہ کھال جو زخم اچھا ہو جانے کے بعد
جُھڑتی ہے -

وَاجْلُبْنِيْ اِلٰى كُلِّ عَمَلٍ اَوْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ
يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ - ہر عمل یا قول یا فعل جس سے
(پروردگار) تیرا قرب حاصل ہو اُسکی طرف مجھ
کو کھینچ لے (مجھ کو اُس کی توفیق دے) -

مَنْ اَلْقٰى جِلْبَابَ الْحَيَاءِ فَلَا غِيْبَةَ لَهٗ -
جو شخص شرم و حیا کا برقعہ اُٹھا دے (علانیہ فسق
و فجور کرے رنڈی بازی شرابخوری) اُس کی
برائی کرنا غیبت نہ ہوگی (برائی کرنیوالے پر کوئی
گناہ نہ ہوگا) -

جَلَجٌ - صبح کی شروع روشنی -

جَلَجَةٌ - کھوپری یا سر - جلج اُس کی جمع ہے
بَقِيْنَا نَحْنُ فِيْ جَلَجٍ لَا نَدْرِيْ مَا يُصْنَعُ
بِنَا - ہم لوگ چند راس رہ گئے ہیں (چند لوگ
معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کیا جائے گا بعض
نے کہا جلج کے معنی حباب یعنی ہم ایک ضیق میں
پھنس گئے ہیں دیکھیے کیا انجام ہوتا ہے) -

خُذُوْا مِنْ كُلِّ جَلَجَةٍ مِّنَ الْقِبْطِ كَذَا وَ
كَذَا - ہر قبطی کافر سے فی نفر یا فی راس اتنا
جزیہ لے (یہ حضرت عمرؓ نے مصر کے گورنر کو
لکھا تھا) -

دَعَانَا بَعْدُ فِيْ جَلَجَتِنَا - مغیرہ بن شعبہ نے
اپنی کنیت ابو عیسٰے رکھی حضرت عمرؓ نے
سے کہا تم نے ابو عبداللہ کنیت کیوں نہیں رکھی

انہوں نے کہا آنحضرت صلعم نے میری کنیت ابوعیسیٰ رکھی، حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ کی بات اور تھی، آنحضرت صلعم کے تو اگلے اور پچھلے قصور سب بخشدیئے گئے تھے مگر ہم تو اپنی ضیق (تنگی اور مصیبت اور بلا) میں مبتلا ہیں (اُس روز سے مغیرہؓ کی کنیت مرتے تک یہی ابوعبداللہ رہی۔ ہرچند ابوعیسیٰ بھی کنیت رکھنا جائز ہے امام ترمذی کی کنیت ابو عیسیٰ تھی مگر چونکہ اسلام کا زمانہ حضرت عمرؓ کے وقت میں نیا تھا تو آپ نے اس کنیت کو مناسب نہ سمجھا ایسا نہ ہو کوئی وہم کرے کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کے بھی کوئی باپ تھے حالانکہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے)۔

جَلْجَلَۃٌ۔ زور سے آواز کرنا، گرجنا، ہلانا، ڈرانا، ملانا گھونگھرو لٹکانا۔

وَذَکَرَ الصَّدَقَۃَ فِی الْجُلْجُلَانِ۔ جلجلان میں زکوٰۃ کا بیان کیا، جلجلان تل یا دھنیا کی طرح ایک دانہ، محیط میں ہے کہ جلجلان دھنیے کا دانہ۔

کَانَ یَدَّھِنُ عِنْدَ اِحْرَامِہٖ بِدُھْنِ جُلْجُلَانٍ عبداللہ بن عمر احرام باندھنے کے وقت جلجلان کا تیل لگاتے۔

فَھُوَ یَتَجَلْجَلُ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ وہ قیامت تک زمین میں گھستا اور دھنستا ہوا رہیگا۔ (ایک روایت میں یَتَلَجْلَجُ ہے یعنی پھرتا رہیگا۔

فَاطَّلَعْتُ فِی الْجُلْجُلِ میں نے گھونگھرو کو جھانک کر دیکھا جو چاندی کا بنا ہوا تھا اور بی بی ام سلمہ نے اُس میں آنحضرت صلعم کے موئے مبارک تبرکاً رکھے تھے جس کو نظر وغیرہ لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو اُن بالوں کو دھو کر اُسکو پلاتیں۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا جُلْجُلٌ۔ فرشتے سفر میں اُن لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو (جو جانور کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے۔)

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَتَجَلْجَلُ فِی الْجَوْفِ۔ دل حق کی تلاش میں پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے۔

جَلَحٌ۔ سر کے بال دونوں طرف سے کھل جانا، یا سر مونڈنا۔

جُلْحٌ یا جُلَحٌ۔ بن سینگ والی گائیں یا بکریاں یا جَلْحَاءُ۔ کی جمع ہے۔

اَجْلَح۔ وہ شخص جس کے سر کے بال دونوں طرف سے جھڑ گئے ہوں۔ یہ اَصْلَعْ سے کم ہو اور اَنْزَعْ سے زیادہ۔

لَیْسَ فِیْھَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ۔ اُن میں کوئی پیچیدہ سینگوں والی (جس کے سینگ اندر کی جانب مڑے ہوتے ہیں اُس کی مار نہیں لگتی) اور بن سینگ والی نہ ہوگی۔

حَتّٰی یُقْتَصَّ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ۔ یہاں تک کہ بن سینگ والی کا قصاص سینگ والی سے لیا جائیگا۔

لَا دَعَنَّکَ جَلْحَاءَ۔ میں تجھ کو (اے رومیہ) بن قلعے یعنی غیر محفوظ کر دونگا (دشمن تجھ کو فتح کر لیں گے)

مَنْ بَاتَ عَلٰی سَطْحٍ اَجْلَحَ فَلَا ذِمَّۃَ لَہٗ۔ جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر یا روک (کٹھرہ وغیرہ) نہ ہو اُسکا کوئی ذمہ نہیں (کہ وہ گرنے سے محفوظ رہے گا)۔

یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ۔ اے جلیح ایک عمدہ کام ہے (جلیح اُس شخص کا نام تھا جس کو پکارا تھا۔)

اِنِّیْ لَاَکْرَہُ لِلرَّجُلِ اَنْ اَرٰی جَبْھَتَہٗ جَلْحَاءَ میں اس کو برا سمجھتا ہوں آدمی کے لئے کہ اس کی پیشانی صاف چکنی دیکھوں (اس پر سجدے کا نشان نہ ہو یا وہاں پر بال نہ ہوں)۔

جَلْخٌ۔ بھر دینا، گرا دینا، جماع کرنا، کھینچنا۔

اِجْلِخَاخٌ۔ ناتوان ہونا، بازوں کو سجدے میں پسلیوں سے جدا رکھنا۔

فَاِذَا بِنَھْرَیْنِ جِلْوَاخَیْنِ۔ ناگاہ دو کشادہ نہریں نظر پڑیں۔

اَلَا لَیْتَ شِعْرِیْ ھَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَۃً بِاَبْطَحِ جِلْوَاخٍ بِاَسْفَلِہٖ نَخْلٌ۔ کاش میں جانوں کہ میں ایک رات کشادہ میدان میں بسر کروں گا جس کے نشیب میں کھجور کے درخت ہوں۔

جُلَاخٌ۔ جو بہیا نالہ بھر دے۔

جَلْخٌ۔ چھری تیز کرنے کا آلہ۔

جَلْدٌ۔ کوڑے مارنا، کھال پر صدمے پہنچانا، زبردستی کرنا۔ جماع کرنا، ڈسنا۔

جَلَدٌ۔ زور، قوت۔

لِیَرَی الْمُشْرِکُوْنَ جَلَدَھُمْ۔ تاکہ مشرک لوگ ان کی قوت اور سختی دیکھ لیں۔

کَانَ اَجْوَفَ جَلِیْدًا۔ حضرت عمرؓ بڑے پیٹ والے بہادر آدمی تھے۔ یا زور آور دل والے۔

رُدُّوا الْاَیْمَانَ عَلٰی اَجَالِدِھِمْ۔ قسمیں خود ان کی ذاتوں پر ڈالو (غیر شخص کو قسم دینے سے کیا فائدہ ہو، گو وہ ان میں شریک ہو گیا ہو) یہ اَجْلَاد کی جمع ہے۔

اَجْلَادٌ۔ آدمی کے جسم اور مجموع اعضا کو کہتے ہیں۔

فُلَانٌ عَظِیْمُ الْاَجْلَادِ یَا عَظِیْمُ التَّجَالِیْدِ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) یعنی وہ بڑے بڑے اعضا والا ہے۔ دکن کے محاورہ میں بڑے ڈانڈ کا کہتے ہیں۔

کَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ تُشْبِہُ تَجَالِیْدُہٗ تَجَالِیْدَ عُمَرَ۔ ابو مسعودؓ کے اعضا حضرت عمرؓ کے اعضا کے مشابہ تھے۔

قَوْمٌ مِّنْ جِلْدَتِنَا۔ کچھ لوگ ہمارے ہی ذات کے ہونگے ہمارے ہی قوم کے۔ (یعنی مسلمان۔ یا عربی)۔

حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِاَرْضٍ جَلْدَۃٍ۔ جب ایک سخت زمین میں پہنچے۔

وَحِلَ بِیْ فَرَسِیْ وَاِنِّیْ لَفِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ کیچڑ میں مجھکو لیجا رہا ہے۔ حالانکہ میں سخت زمین میں تھا۔

کُنْتُ اَدْلُوْ بِتَمْرَۃٍ اَشْتَرِطُھَا جَلِدَۃً۔ حضرت علیؓ نے کہا میں ایک سوکھی عمدہ کھجور پر ایک ڈول نکالتا۔

فَجُلِدَ بِالرَّجُلِ نَوْمًا۔ ایک شخص نے آنحضرت سے یہ خواہش کی میں آپ کے ساتھ تہجد پڑھونگا۔ آپ نے لمبی نماز پڑھی وہ نیند کے مارے گر گیا۔

کُنْتُ اَشُدُّ فَیُجْلَدُ بِیْ۔ میں حملہ کیا کرتا تھا اور نیند کی وجہ سے گر جاتا۔

کَانَ یُجَالِدُ یَتَجَلَّدُ۔ مجالد پر جھوٹ کی نسبت کی جاتی تھی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں فُلَانٌ یُجْلَدُ بِکُلِّ خَیْرٍ فلاں شخص پر ہر ایک نیکی کا گمان کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرَ اِلٰی مُجْتَلَدِ الْقَوْمِ۔ فَقَالَ اَلْاٰنَ حَمِیَ الْوَطِیْسُ ۔ آنحضرت صؐ نے اُس جگہ پر نگاہ کی جہاں تلوار چل رہی تھی فرمایا اب تنور گرم ہوا
جِلَاد ۔ تلوار سے مارنا۔
جَلَّاد ۔ کوڑے مارنیوالا، گردن کاٹنے والا۔
اَیُّمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ سَبَبْتُهٗ اَوْ لَعَنْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُّهٗ ۔ جس مسلمان کو میں نے گالی دی یا اُس پر لعنت کی یا اُس کو کوڑے سے مارا۔ جَلَدْتُّهٗ اصل میں جَلَدْتُهٗ تھا۔ تے کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام دیدیا یہ بھی ایک لغت اور مشہور روایت ہے۔
جَلَدْتُهٗ حُسْنُ الْخُلُقِ یُذِیْبُ الْخَطَایَا کَمَا تُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ ۔ خوش خلقی گناہوں کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج جمے ہوئے پانی کو (جو سردی سے جم جاتا ہے)۔
جَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَکْرَۃَ الصَّحَابِیَّ ۔ حضرت عمرؓ نے ابو بکرہ رضؓ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائے کیونکہ انہوں نے اور اُن کے تین بھائیوں نے مغیرہ بن شعبہ کو زنا کی تہمت لگائی تھی۔ تین گواہوں نے برابر شہادت دی لیکن ایک گواہ نے صاف زنا کی شہادت نہیں دی بلکہ یہ کہا کہ مغیرہ اور وہ عورت دونوں ایک چادر میں تھے اور مغیرہ جب باہر نکلے تو اُن کی سانس پھول رہی تھی ہر چند قرائن سے صاف یقین ہوتا تھا کہ مغیرہ بدکاری کے مرتکب ہوئے مگر چونکہ شرع کا حکم یہ ہے کہ جبتک چاروں گواہ دخول کو اسطرح نہ دیکھیں جیسے سلائی سرمہ دانی میں جاتی ہے اُسوقت تک زنا کی حد نہیں لگ سکتی اور گواہی دینے والوں پر حد قذف لازم آتی ہے۔ اس لئے حضرت عمر رضؓ روئداد مقدمہ پر نظر کر کے قواعد شرعیہ کے موافق حکم دیا وہ اس میں مجبور تھے۔ مغیرہ نے اس سے بڑھ کر سخت سخت ظلم اور بیدادیاں کی ہیں اور معاویہ کی حکومت میں صدہا آدمیوں کو ستایا اور ایذائیں دی ہیں مگر چونکہ مغیرہ صحابی تھے۔ لہذا اہل سنت اُنکی صحابیت کی حرمت کر کے اُن سے سکوت کرتے ہیں اور اُنکا امر اللہ کے سپرد کرتے ہیں)۔
لَا یَجْلِدُ اِمْرَأَتَهٗ ضَرْبَ الْعَبْدِ ثُمَّ یُجَامِعُهَا ۔ اپنی عورت (بیوی) کو غلام کی طرح کوئی نہ مارے پھر اُس سے صحبت کرے، (کیونکہ یہ نہایت بدنما ہے۔ غلام لونڈی کیطرح بیوی کو مارنا پھر تھوڑی دیر بعد اُس کو پیار کرنا چومنا چاٹنا اُس سے صحبت کرنا)
فَاجْتَلَدَتْ هِیَ وَ اُخْرَاهُمْ ۔ آگے والے مسلمان (گھبراہٹ میں) پیچھے والوں سے لڑنے لگے (اُن کو کافر سمجھے۔ آپس ہی میں تلوار چل گئی یہ شیطان کا اغوا تھا)۔
لَا یَجْلِدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَۃٍ ۔ کوئی شخص (حد شرعی کے سوا اور کسی قصور میں) دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے۔ (ایک روایت میں لَا یُجْلَدُ اَحَدٌ بصیغہ مجہول ہے یعنی کسی کو دس کوڑے سے زیادہ نہ لگائے جائیں)۔
وَ لَا جِلْدَ مُخَبَّأَۃٍ ۔ نہ کوئی چھپی ہوئی کھال کی ایسی دیکھی (یعنی کسی پردہ نشین عورت کی جیسی سہل کی کھال عمدہ اور لطیف ہے، اُن کو نظر لگائی)۔
وَ یُنْزَعُ الْجُلُوْدُ ۔ شہیدوں کے جسم پر سے ادنی

چادریں کلیاں اُتار لیجائیں (اسی طرح لوہا ہتھیار
وغیرہ باقی کپڑوں میں اُسی طرح خون میں لتھڑے
دفن کر دے جائیں)۔

حَتّٰی تَقْتُلُوْا اِمَامَکُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْیَافِکُمْ
یہانتک کہ تم اپنے امام کو مار ڈالو اور آپس میں
تلواریں چلاؤ۔

نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ درندوں کی کھالیں
پہننے سے منع فرمایا۔

اِذَا اَصَابَ جِلْدَ اَحَدِهِمْ بَوْلٌ قَطَعَ۔
جب اُن میں سے کسی کی کھال کو (جو پہنے ہوتا یا
بدن کی کھال کو) پیشاب لگ جاتا تو اُسکو کاٹ
ڈالتا (پانی سے دھونا پاک نہ کرتا)۔

جُلُوْدِیْ۔ کھالیں بیچنے والا۔ یہ نسبت شاذ
ہے جمع کی طرف جیسے کُتُبِیْ کتابوں والا۔

مُجَلِّدٌ۔ جلد باندھنے والا۔ (صحاف)

مُجَلَّدٌ۔ جلد بندھا ہوا۔

تَجَلُّدٌ۔ خواہ مخواہ اپنے تئیں سخت اور بہادر
ظاہر کرنا۔

جُلُنْدٌ۔ اندھا چوہا۔

اِجْلِوَّاذٌ۔ جلد بھاگنا، لمبا ہونا، دراز ہونا۔

اِجْلِوَّاذُ الْمَطَرِ۔ پانی دیر میں ختم ہوا۔

جَلْذٌ۔ لپیٹنا، بٹنا، چھین لینا، لمبا کرنا، جلد بھاگنا۔

اُحِبُّ اَنْ اَتَجَمَّلَ بِجِلَاذِ سَوْطِیْ۔ مجھ کو پسند
ہے کہ میں اپنے کوڑے کے پھندنے سے خوبصورتی
بتلاؤں۔ خطابی نے کہا یحیی بن معین نے اُسکو
بجلان روایت کیا ہے وہ غلط ہے۔

جِلْوَاذٌ۔ قاضی کا امین یا کوتوال۔

جِلْوَخٌ۔ گولی، بہادر، موٹا آدمی۔

جَلْسٌ۔ اونچی زمین۔

جُلُوْسٌ۔ بیٹھنا۔

جَلَسَ۔ بیٹھا، یا اونچی زمین پر گیا جسکو نجد
کہتے ہیں۔

اِنَّهٗ اَقْطَعَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ مَعَادِنَ
الْجَبَلِیَّةِ غَوْرِیَّهَا وَجَلْسِیَّهَا۔ آنحضرتؐ
بلال بن حارث کو جبلیہ کی کانیں مقطعہ کے طور
پر دیں۔ خواہ نشیبی زمین میں ہوں خواہ بلند زمین
میں۔ مشہور روایت مَعَادِنَ الْقَبَلِیَّةِ ہے قبلیہ
ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب بعضوں نے
کہا فرع کا پرگنہ ہے۔

بَرْزَلَةٌ وَّجَلِيْسٌ۔ ایک ہلکی پھلکی اور گھر میں بیٹھنے
والی عورت کے ساتھ۔ محیط میں ہے زُوْلَہ وہ
عورت جو خفیفہ ظریفہ شوخ آفت کا پرکالہ ہو

اِمْرَاَةٌ جَلْسٌ۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) گھر میں
بیٹھنے والی عورت (جو باہر نہ نکلتی ہو)۔

وَاِنَّ مَجْلِسَ بَنِیْ عَوْفٍ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ۔
بنی عوف کے مجلس والے اُس کے سامنے تھے
(جیسے عرب لوگ کہتے ہیں دَارِیْ تَنْظُرُ اِلٰی دَارِ فُلَانٍ
میرا گھر اُس کے گھر کے مقابل ہے۔ مطلب یہ
ہے کہ آمنے سامنے)۔

فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔ تم سب بھی بیٹھ کر
نماز پڑھو یہ جالس کی جمع ہے۔

اَخَذَ بِیَدِیْ فَاَجْلَسَنِیْ۔ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو
بٹھلایا۔

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ (اگر میں
ایک انگارے پر بیٹھوں جو میرے گوشت تک
جلا دے تو) یہ مجھکو زیادہ پسند ہے اس سے
قبر پر بیٹھوں (کرمانی نے کہا مراد یہ ہے کہ قبر پر
کر فحش باتیں کرے یا برا فحش کام کرے یا پیشاب

یا پاخانہ کے لئے بیٹھے۔

میں ؔ کہتا ہوں اس حدیث سے مومنوں کے قبور کی تعظیم نکلتی ہے۔ اسی طرح اُس حدیث سے جس میں آپ نے ایک شخص کو جوتیاں اُتارنے کا حکم دیا جو قبروں پر جوتیاں پہن کر جا رہا تھا۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ حِیْنَ یُجْلَسُ۔ گویا میں اُنکو دیکھ رہا ہوں جب وہ بٹھلائے جاتے تھے۔ (یہ اِجْلَاس سے ہے بمعنی بٹھلانا۔ بعضوں نے یُجَلَّسُ تَجْلِیْس سے روایت کیا ہے معنی وہی ہیں)

فَجَلَسْتُ فَعَلَیَّ عَامًا۔ میں بیٹھا رہا قرض ادا نہیں کیا ایک سال گذر گیا۔ (ایک روایت میں فَجَلَسَتْ فَنَخْلِیْ عَامًا ہے۔ ایک سال میری کھجور بیٹھ گئی یعنی کم پیدا ہوئی۔ ایک روایت میں فَخَنَسَتْ ہے۔ یعنی دیر سے پیدا ہوئی۔ ایک میں فَخَاسَتْ ہے یعنی بگڑ گئی)۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ۔ نیک ہمنشین کی مثال

حَتّٰی اِذَا طَالَ مَجْلِسُہٗ۔ جب اُسکا بیٹھنا لمبا ہوا یعنی دیر تک بیٹھا۔

اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ۔ جب تم کسیطرح نہیں مانتے بیٹھنا ہی چاہتے ہو۔

جَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ۔ آپ میرے بچھونے پر اس طرح سے بیٹھ گئے جیسے تم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہو (شاید یہ واقعہ قبل از نزول حجاب کا ہے۔ بعضوں نے کہا آنحضرتؐ کے خصائص میں سے یہ تھا کہ آپ اجنبی عورت سے خلوت کرنا درست تھا۔ کیونکہ آپ اپنے نفس پر پورے قادر تھے اور کسی پیر یا مرشد یا مشائخ کو درست نہیں ہے کہ اجنبی مریدنی سے خلوت کرے یا بے حجاب اُسکو اپنے سامنے بلائے)۔

تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِہَا جِلْسَۃَ الرَّجُلِ۔ نماز میں مرد کی بیٹھک کی طرح بیٹھتیں۔

وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِیْ خَلْفِیْ۔ میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا۔

ھَلَّا جَلَسَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ۔ اپنے باوا یا میّا کے گھر کیوں نہیں بیٹھا رہا (پھر دیکھتے کوئی اُسکو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں)

کَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ جَالِسًا۔ آنحضرتؐ وتر کے بعد دو رکعتین بیٹھ کر پڑھتے۔ (بعضوں نے اس دوگانہ کا انکار کیا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ رات کی نماز وتر پر ختم کرو۔ اور حق یہ ہے کہ آپ نے یہ دوگانہ ہمیشہ نہیں پڑھا، کبھی کبھی پڑھا بیان جواز کے لئے)

لَاَنْ یَجْلِسَ عَلٰی جَمْرَۃٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ۔ اگر ایک انگارے پر بیٹھے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔ (یعنی پاخانہ پیشاب کے لئے)۔

فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ۔ اپنے سامنے مجھ کو بٹھلایا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ جلوس نیچے سے اوپر جانا، اور قعود اوپر سے نیچے کو۔ تو سوتے شخص کو اِجْلِسْ کہیں گے اور کھڑے شخص کو اُقْعُدْ اور کبھی جلوس بمعنی قعود بھی آتا ہے)۔

میں ؔ کہتا ہوں جُلُوْس عام ہے یا کھڑے سے بیٹھے یا لیٹے سے۔ اور قُعُوْد خاص ہے یعنی کھڑے سے بیٹھنا۔

لَا تَتَّخِذُوْا ظُہُوْرَ الدَّوَابِّ مَجَالِسَ۔ جانوروں کی پیٹھ اپنی مجلس مت بناؤ کہ ہر وقت اُنپر سوار رہو بیچاروں کو آرام نہ لینے دو)۔

جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِہَا۔ جب اُسکے دونوں رانوں کے بیچ میں بیٹھے (یعنی دخول کرے)۔

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔ جو شخص میری یاد کرے میں اُس کا ہمنشین ہوں (یہ حدیث قدسی ہے سبحان اللہ اپنے مالک کی ہم نشینی کتنا بڑا شرف ہے پھر تنہائی سے کیا ڈر ہے مالک ہمارا ہر وقت ہمارے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ سے پوچھا تم تنہائی میں پریشان کیوں نہیں ہوتے۔ انہوں نے کہا میں تنہا کہاں ہوں ایک تو میرا مالک میرا ہم نشین ہے دوسرے دو فرشتے کراماً کاتبین داہنے بائیں میرے ساتھ ہیں)۔

یَا رُوْحَ اللّٰہِ لِمَنْ نُجَالِسُ فَقَالَ مَنْ یُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہٗ۔ یا عیسیٰ ہم کس کی صحبت میں بیٹھیں فرمایا جس کے دیکھنے سے تم کو اللہ کی یاد آئے (اُس کی گفتگو سے تمہارا علم بڑھے۔ قرآن اور حدیث کے مطالب معلوم ہوں اُسکے اعمال سے تم کو آخرت کی رغبت ہو۔ ہر آدمی کو لازم ہے کہ صحبت بغیر فائدہ کے نہ کرے یا تو دنیا کا فائدہ اور حظ ہو جیسے مالدار یا حسین یا خوش آواز کی صحبت یا آخرت کا فائدہ ہو جیسے عالم اور درویش کامل کی صحبت)۔

جِلْظَاءٌ۔ سخت زمین۔

اِذَا اضْطَجَعْتُ لَا اَجْلَنْظِیْ۔ جب میں لیٹتا ہوں تو چت دونوں پاؤں اٹھا کر نہیں لیٹتا۔ ابن اثیر نے کہا اِجْلَنْظَأْتُ اور اِجْلَنْظَیْتُ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی مہموز اللام اور ناقص یائی دونوں طرح۔

جَلَعٌ۔ دونوں ہونٹ نہ ملنا، دانت کھلے رہنا، یا شرمگاہ کھلی رکھنا۔

جُلُوْعٌ۔ کھول دینا، یا فحش بکنا، بے شرم ہونا۔

کَانَ اَجْلَعَ فَرِجًا۔ زبیرؓ کے ہونٹ نہیں ملے (سامنے دانت نمایاں رہتے) بڑے سرین والے آدمی تھے۔ بعضوں نے کہا بیٹھنے میں اُنکی شرمگاہ کھل جاتی۔

جَلِیْعٌ عَلٰی زَوْجِہَا حَصَانٌ مِّنْ غَیْرِہٖ۔ اپنے خاوند سے بے شرم سارا بدن اُسکے سامنے کھول دیتی ہے (تاکہ اُس کی شہوت کو ترقی ہو) لیکن غیر سے پاکدامن چھپانیوالی (یہ ایک عورت کی صفت ہے)۔

جَلْعَبٌ۔ یا جَلَعَابَۃٌ یا جَلَعْبٰی یا جَلَعْبَاءٌ۔ سخت دل شریر، لمبا، تیز نگاہ والا۔

کَانَ رَجُلًا جَلْعَابًا۔ سعد بن معاذ رضؓ ایک لمبے قد کے آدمی تھے (اصل میں جلعبہ لمبی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں جلحابا ہے۔ معنی وہی ہے)۔

جَلْعَدٌ۔ سخت مضبوط۔

جِلْعَادٌ۔ سخت مضبوط اونٹ۔

فَحَمَلَ الْھَمَّ کِنَازًا جَلْعَدًا۔ اُس نے اور رنج کو ٹھونس اور سخت ہو کر اٹھا لیا۔

جَلْفٌ۔ چھیلنا، کاٹنا، اُکھاڑنا، مارنا۔

جَلَفٌ۔ جلیف یعنی سخت دل ہونا۔

اَعْرَابِیٌّ جِلْفٌ۔ گنوار لٹھ، بے وقوف، سخت دل۔

فَجَاءَہٗ رَجُلٌ جِلْفٌ۔ ایک احمق بیوقوف گنوار آپ کے پاس آیا (اصل میں جلف اُس بکری کو کہتے ہیں جسکی کھال نکال لی گئی ہو اور ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے ہوں، اور مشہور کو بھی جلف کہتے ہیں احمق شخص کو گویا اُن سے تشبیہ دی)۔

اِنَّ کُلَّ شَیْئٍ سِوٰی جِلْفِ الطَّعَامِ وَظِلِّ ثَوْبٍ وَّ بَیْتٍ یَسْتُرُ فَضْلٌ۔ ہر چیز دنیا کے سوا ایک سوکھی روٹی کے اور کپڑے اور گھر کے جو آدمی کو چھپالے (بارش اور سردی سے بچائے) فضول ہے (زائد ضرورت ہے) ضروری یہی تین چیزیں ہیں۔ بھوک کیوقت ایک ٹکڑا روٹی کا۔ ستر ڈھانپنے کے لئے ایک کپڑا۔ سر چھپانے کے لئے ایک جھونپڑا۔ جب یہ تینوں چیزیں اللہ تعالےٰ دیدے تو اب زیادہ کی ہوس کرنا، دنیا داروں کی خوشامد کرنا حماقت اور نادانی ہے۔ ایک روایت میں جِلَفُ الطَّعَامِ ہے یہ جمع ہے جِلْفَۃٌ کی۔ یعنی روٹی کا ٹکڑا۔ بعضوں نے کہا جِلْفُ الطَّعَامِ سے کھانیکا برتن مراد ہے۔

رَجُلٌ اَصَابَتْ مَالَہٗ جَائِفَۃٌ۔ ایک اُس شخص کو سوال کرنا درست ہے جس کے مال پر آفت آئی (سارا مال تلف ہوگیا)۔

جَائِفَہ۔ قحط کا سال جس میں آدمی کا سارا مال تباہ ہوجائے۔

شَجَّۃٌ جَائِفَۃٌ۔ ایسا زخم جو کھال چیر کر گوشت تک پہنچے مگر اندر تک نہ جائے اُس کے مقابل جائفہ ہے جو اندر تک پہنچ جائے۔

اَلِقْ دَوَاتَکَ وَاَطِلْ جِلْفَۃَ قَلَمِکَ۔ دوات میں روشنائی ڈالدے اور قلم کا میدان لمبا رکھ۔

تَجْلِیْف۔ تباہ کرنا، برباد کرنا۔

جُلْفُطَۃٌ یا جَلْفَطَۃٌ۔ کشتی کی درزیں رسّی، چیتھڑوں یا روغن سے بند کرنا۔

لَا اَحْمِلُ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی اَعْوَادٍ نَجَرَھَا النَّجَّارُ وَجَلْفَطَھَا الْجِلْفَاطُ۔ میں مسلمانوں کو اُن لکڑیوں پر سوار نہیں کرتا جن کو بڑھئی نے تراشا اور جلفاط نے درست کیا۔

جِلْفَاط یا جِلْفَاظ یا جِلْنْفَاظ۔ کشتی ساز، اُس کی درزیں بند کرنیوالا۔

جَلْقٌ۔ مونڈنا۔ بمعنی حَلْقٌ، دانت کھولدینا، منجنیق مارنا بری تربیت کرنا۔

جُوَالِق یا جُوَلِق۔ ٹوکرہ یا توبڑہ۔

اَنْتَ قَاتِلُ اَخِیْ یَا جُوَالِقُ قَالَ نَعَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ حضرت عمرؓ نے لبید سے فرمایا ارے جوالق تو ہی میرے بھائی کا (زید بن خطاب کا جنگ یمامہ میں) قاتل ہے اُس نے کہا جی ہاں امیر المؤمنین (لبید چھوٹا ٹوکرہ چونکہ اُس کا نام لبید تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اُس کو جُوالِق کہا کیونکہ لبید جوالق ہی کو کہتے ہیں۔)

جَلَلٌ۔ بڑا کام، یا آسان سہل کام۔

جَلَالٌ اور جَلَالَۃٌ۔ بڑائی اور بزرگی، اور پاکیزگی۔

جَلٌّ۔ جھول۔

جَلَّالَہ۔ وہ جانور جو پلیدی کھائے اُسکو جَلَّہ بھی کہتے ہیں۔

جِلٌّ۔ بڑا بزرگ۔

ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بڑے مرتبہ والا۔ بزرگی والا افضل کرنے والا۔ بعضوں نے کہا جلال صفات سلبیہ میں سے ہے جیسے مخلوق نہ ہونا متغیر نہ ہونا۔ اور اکرام صفات وجودیہ میں سے ہے۔ جیسے علم قدرت وغیرہ بعضوں نے کہا جلال صفات قہر میں سے ہے اور جمال صفات رحم میں سے ہے۔ اُسی کو ہیں اسمائے جلالی (جیسے قہار جبار وغیرہ۔ اور اسمائے جمالی جیسے رحمٰن رحیم کریم حلیم وغیرہ۔

اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ۔ وہ لوگ کہاں ہیں

جو میری بزرگی اور عظمت کے خیال سے ایک دوسرے
سے محبت رکھتے تھے (یعنی محض خدا و رسول کی
خوشنودی کے لئے (نہ دنیاوی غرض سے)۔
أَسْأَلُكَ بِجَلَالِكَ۔ میں تیری بزرگی کا صدقہ
تجھ سے سوال کرتا ہوں۔
أَلِظُّوْا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ یاذا الجلال
والاکرام کہنا لازم کرلو اکثر اس کلمے کا ورد کہو۔
میں :۔ کہتا ہوں چند کلمے میں نے بڑی سریع
التاثیر پائے ایک تو یاذا الجلال والاکرام دوسرے
لاحول ولاقوۃ الا باللہ تیسرے یاحی یاقیوم برحمتک
استغیث۔ چوتھے لاالٰہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین، پانچویں یاارحم الراحمین۔
چھٹے حسبی اللہ لاالٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب
العرش العظیم۔
فَائِدَہ۔ ہمارے خاندان میں ایک ورد
چلا آتا ہے جس کو میں نے راز میں رکھا خاص خاص
اشخاص کو بتاتا رہا میں عام مسلمان بھائیوں
کے نفع کے لئے اُس کو اب فاش کئے دیتا
ہوں۔ جو کوئی اُس کو رات اور دن بلا تعداد
اور بلا تعیین وقت پڑھا کرے تو اُسکو غنا اور تونگری
اور عزت دنیوی اور فلاح اُخروی حاصل ہوگی
اور اللہ چاہے تو سب بلاؤں سے محفوظ رہیگا۔
وہ ورد یہ ہے۔ اللہ اللہ ربی لا اشرک بہٖ شیئًا
سُبحان اللہ وبحمدہٖ، سُبحان اللہ العظیم سُبحان
الملک القدوس، استغفر اللہ، لاالٰہ الا اللہ، لا
حول ولاقوۃ الا باللہ، یاسامع یامعز یاغنی یامغنی،
یاذا الجلال والاکرام، یاحی یاقیوم برحمتک استغیث
یاارحم الراحمین، لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین، حسبنا اللہ ونعم الوکیل، نعم المولیٰ

ونعم النصیر۔ یہ کل پندرہ کلمے ہیں۔
أَجِلُّوا اللهَ يَغْفِرْ لَكُمْ۔ اللہ کی بزرگی بیان کرو
(اکثر یاذا الجلال والاکرام کہا کرو) وہ تم کو بخش
دے گا۔
جَلِيْلٌ۔ (بھی اللہ کا نام ہے یعنی) بزرگ، بڑے
مرتبہ والا، بعضوں نے کہا جلیل یعنی کامل الصفات
اور کبیر کامل الذات اور عظیم دونوں کو شامل ہے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ۔ یا اللہ
میرا سارا گناہ بخشدے چھوٹا ہو یا بڑا۔ بعضوں
نے جِلَّہ بہ ضمہ جیم پڑھا ہے معنی وہی ہے۔
جُلٌّ۔ بڑا یا اکثر۔
جُلُّ الْكِتَابِ۔ کتاب کی جلد، یا کتاب کا غلاف
جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَالَهُ دِقٌّ وَلَا جِلٌّ اس کے
پاس کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوٹی نہ بڑی۔
أَخَذْتُ جِلَّةَ أَمْوَالِهِمْ۔ میں نے اُن کے
بڑے یا عمر والے اونٹ لیے۔ یا اُن کے مال کا
بڑا حصہ لے لیا۔
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ تَجَالَّتْ (جابر نے کہا) میں
نے ایسی عورت سے نکاح کیا جس کی عمر زیادہ
ہو گئی تھی۔
نِسْوَةٌ قَدْ تَجَالَلْنَ۔ چند عورتیں جو بڑی عمر کو
پہنچ گئی تھیں۔
فَجَاءَ إِبْلِيْسُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْخٍ جَلِيْلٍ
ابلیس ایک بوڑھے عمر والے کی صورت میں
قَامَتْ امْرَأَةٌ جَلِيْلَةٌ۔ ایک بڑے عمر کی
عورت کھڑی ہوئی۔
فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ۔ اُس عورت پر
بیٹھا اپنی خواہش پوری کی۔
نَهٰى عَنْ أَكْلِ الْجَلَّالَةِ۔ ...

نے نجاست خور جانور کے کھانے سے اور اُس پر سواری
کرنے سے منع فرمایا۔ یہ جِلَّہ سے نکلا ہے بمعنی مینگنی،
نَهٰى عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ۔ نجاست خور جانور کا
دودھ پینے سے منع فرمایا (کیونکہ ایسے جانور کا دودھ
بیماریاں پیدا کرتا ہے اول سے دودھ میں ہزارہا
کرم ہوتے ہیں اور نجاست خور کے دودھ میں تو
معاذ اللہ کرموں کی بھرمار ہوتی ہے۔)
فَاِنَّمَا قَذِرْتُ عَلَيْكُمْ جَالَّةَ الْقُرٰى۔ تم کو
گاؤں کی نجاست کھانے والی بُری معلوم ہوئی۔
فَاِنَّمَا حَرَّمْتُهَا مِنْ اَجْلِ جَوَّالِ الْقَرْيَةِ۔
میں نے اُس کو گاؤں کی نجاست کھانیوالیوں
کی وجہ سے حرام کیا۔ جَوَّالٌ جمع ہے جَالَّۃٌ کی۔
لَا تَصْحَبْنِيْ عَلٰى جَلَّالٍ۔ نجاست خور جانور پر
مجھ کو اپنے ساتھ مت رکھ۔ ابن اثیر نے کہا جَلَّالٌ
حلال ہے اگر اُس کے گوشت میں بدبو نہ آتی ہو۔
اور اُس پر سوار ہونا اس لئے منع ہوا کہ اُس کے
منہ اور جسم پر نجاست ہوتی ہے ایسا نہ ہو وہ سوار
سے لگے یا اُسکا پسینہ سوار کے کپڑوں سے لگے۔
اِلْتَقَطْتُ شَبَكَةً عَلٰى ظَهْرِ جَلَّالٍ۔ میں نے ایک
جال جلال کے رستہ میں پایا۔ جَلَّالٌ اُس رستہ
کا نام ہے جو نجد سے مکہ کو آتا ہے۔
لَعَلَّ الَّذِيْ مَعَكَ مِثْلَ الَّذِيْ مَعِيْ فَقَالَ وَ
مَا الَّذِيْ مَعَكَ قَالَ مَجَلَّةُ لُقْمَانَ۔ (سوید
بن صامت رض نے آنحضرت ص سے عرض کیا کہ)
شاید آپ کے پاس بھی وہ (کتاب) ہے جو میرے
پاس ہے آپ نے پوچھا تیرے پاس کیا ہے وہ
کہنے لگا لقمان کی کتاب، عرب لوگ کتاب کو مَجَلَّہ
کہتے ہیں۔
اُلْقِيَ اِلَيْنَا مَجَالُّ۔ ہمارے سامنے کتابیں ڈالی
گئیں یہ مَجَلَّہ کی جمع ہے۔
اِنَّهٗ جَلَّلَ فَرَسًا لَّهٗ سَبَقَ بُرْدًا عَدَنِيًّا۔ ایک
گھوڑا آپ کا جو شرط جیتا تھا آپ نے اُسکو عدن
کے چادر کی جھول پہنائی۔
كَانَ يُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْقَبَاطِيَّ۔ آپ قربانی کے
جانوروں کو بھی قباطی کی جھولیں پہناتے (قباطی
ایک سفید باریک مصری کپڑا تھا)۔
اَللّٰهُمَّ جَلِّلْ قَتَلَةَ عُثْمَانَ خِزْيًا۔ یا اللہ عثمان
کے قاتلوں پر رسوائی کا پردہ یا جھول ڈالدے (یہ
حضرت علی رض نے دعا کی)۔
وَابِلًا مُجَلِّلًا۔ یا اللہ ایسا زور کا مینہ برسا جو زمین
کو سبزی کی چادر پہنا دے (ساری زمین تختہ
زمردین بنا دے)۔
اَلْقَتْلُ جَلَلٌ مَا عَدَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔ سب کا مارا جانا سہل ہے
(کوئی بڑی مصیبت نہیں) سوا حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے۔
كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَهٗ جَلَلٌ۔ آپ کے بعد ہر
ایک مصیبت بے حقیقت اور آسان ہے (یعنی
آپ کی وفات ایسی سخت مصیبت ہے کہ اُسکے
مقابلہ میں دوسری مصیبتیں محض بے حقیقت
ہیں۔)
يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فِيْ
مِثْلِ جُلَّةِ السَّوْطِ۔ نمازی کی آڑ ہر ایک چیز
کرتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو اور
کوڑے برابر موٹی ہو۔
اِنَّ عِنْدِيْ قِرْبَتَيْنِ اَجْلُهَا كُلَّ يَوْمٍ فَرَقًا مِّنْ
ذُرَيْرَةٍ اَقْتُلُكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بَلْ اَنَا اَقْتُلُكَ عَلَيْهَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

(ابی بن خلف مردود حضرتؐ سے کہنے لگا) میری پاس ایک گھوڑا ہے میں اُسکو سولہ رطل (آٹھ سیر) جواری روز کھلاتا ہوں اُسپر سوار ہو کر تم کو قتل کرونگا آنحضرتؐ نے فرمایا خدا نے چاہا تو میں تجھ کو اُسی پر قتل کرونگا (پھر ایسا ہوا کہ جنگ احد میں وہ آپ کے سامنے آپہنچا اور آپ کو جنگ کے لئے پکارا دوسرے صحابہ نے اُس کے مقابل ہونا چاہا لیکن آپ خود بذات خاص اُس کے مقابل ہوئے اور ایک برچھا اُس مردود کو مار دیا وہ اسی زخم میں تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا)۔

اَلَا لَیْتَ شَعْرِیْ هَلْ اَبِیْتَنَّ لَیْلَةً بِوَادٍ وَّحَوْلِیْ اِذْخَرٌ وَّجَلِیْلٌ۔ (حضرت بلال رضؓ نے بخار کی حالت میں یہ شعر پڑھی) کاش میں مکہ کے وادی میں ایک رات گزاروں اور میری گرداگرد اذخر اور جلیل ہو (اذخر ایک مشہور خوشبودار گھانس ہے، اور جلیل مشہور بھاجی ہے جس کو ثمام بھی کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ پھر کبھی مکہ میں جانا اور وہاں ایک رات گذارنا نصیب ہوگا یا نہیں۔ میں نے اس مضمون کو اردو میں یوں منظوم کیا ہے کاش میں مکہ کے وادی میں گزاروں ایک رات گرد میرے ہو جلیل اذخر نبات)۔

نَقَسَّمْتُ جِلَالَهَا۔ میں نے اُنکی جھولیں محتاجوں کو بانٹ دیں۔

فَتَجَلَّلُوْهُ بِالسُّیُوْفِ۔ اُس کو چوطرف سے تلواریں مارنا شروع کیں۔

اَمْرٌ مُجَلِّلٌ۔ یہ امر عام ہے (محیط ہو گیا ہی)

اَجَلَّهٗ۔ اُس کو بہت دیا۔

اِنَّ اللّٰهَ اسْتَوٰی عَلٰی مَادَقَّ وَجَلَّ۔ اللہ تعالےٰ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کو جانتا ہے (سب پر اُس کا علم محیط ہے جزئی ہو یا کلی۔ اس سے ان احمق فلاسفہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں معاذ اللہ کہ اللہ تعالےٰ کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ ارے بیوقوف جزئیات کو کس نے بنایا اسی نے پھر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو نہ جانے یہ کیا بات ہے۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ سُن لو اُس نے جس کو پیدا کیا ہے اُس کو جانتا ہے وہ بڑا باریک بین خبردار ہی)۔

اَمْرُهُمْ یُجَلُّ عَنْ وَصْفٍ۔ اُن کے کام کی توصیف نہیں ہو سکتی۔

وَاِنَّ الْمُصَابَ بِكَ لَجَلِیْلٌ۔ آپکی وفات کی مصیبت بہت بڑی ہے۔

وَقْتُ الْفَجْرِ حِیْنَ یَنْشَقُّ اِلٰی اَنْ یَتَجَلَّلَ الصُّبْحُ۔ فجر کا وقت پوں پھٹنے سے اُس وقت تک ہے کہ سورج کی روشنی آسمان پر چڑھ جائے۔

اَلْاِمَامُ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ الْمُجَلِّلَةِ بِنُوْرِهَا لِلْعَالَمِ۔ امام سورج کی طرح ہے اپنے نور سے سارے عالم کو ڈھانپ لیتا ہے

اِنَّ الْقَلْبَ لَیَتَجَلْجَلُ فِی الْجَوْفِ لِیَطْلُبَ الْحَقَّ فَاِذَا اَصَابَهٗ اطْمَاَنَّ۔ دل پیٹ کے اندر تڑپتا رہتا ہے حق کی تلاش میں جہاں حق بات کو پالیا تو مطمئن ہو جاتا ہے۔

میں :- کہتا ہوں اس حدیث کو جُلْجُلَةٌ میں بیان کرنا تھا نہ جَلَلٌ میں اور یہ صاحب مجمع البحار کا مسامحہ ہے۔ اس حدیث میں اُس شخص کا دل مراد ہے جو حق کا طالب اور متلاشی ہو ایسے شخص کو جہاں حق بات معلوم ہو جاتی ہے اسی وقت اُس کو قبول کر لیتا ہے اور اپنے باطل اور ناحق

خیال سے توبہ کرتا ہے لیکن جو شخص شیطان اور
نفس کا تابع ہو وہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد
بھی اُس کو قبول کرتا اور خواہ مخواہ کٹ حجتی کر کے
اپنے باطل خیال پر جمے رہتا ہے۔
کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّجَلَّلَ التَّمْرُ۔ کھجور کو تھیلے میں
بند کر کے بیچنا بُرا سمجھتے تھے (کیونکہ اُس کی اچھائی
اور برائی خریدار کو معلوم نہیں ہوتی۔)
نَعْلَمُہٗ مِنْ جَلَالِکَ۔ (یعنی من اجلک جَلَّ
ثَنَاؤُکَ) تیری تعریف حد سے زیادہ ہے بیان
نہیں ہو سکتی۔
بَیْنَ الْجَلَالَتَیْنِ فِی الْاَنْعَامِ۔ سورۂ انعام
میں جہاں اللہ اللہ دو بار آیا ہے اُن کے بیچ میں
دعا قبول ہوتی ہے۔ یعنی رسل اللہ اللہ اعلم۔
جَلْمٌ۔ کاٹنا۔
جَلَمٌ۔ نشتر یا قینچی کا ایک پلڑا، دونوں کو جلمین
کہتے ہیں۔
جُلَامَہ۔ بمعنی قُلَامَہ۔ کترن۔
فَاَخَذْتُ مِنْہُ بِالْجَلَمَیْنِ۔ میں نے قینچی کے
دونوں پلڑوں سے کچھ بال کتر ڈالے۔
لَیْسَ کُلُّ اَحَدٍ یَجِدُ الْجَلَمَ۔ ہر ایک شخص
کو قینچی تھوڑے ملتی ہے۔ متنبی شاعر کہتا ہے ؎
من ایة الطرق یاتی نحوک الکرم
این المحاجم یا کافور والجلم
جُلْمُوْدٌ۔ یا جُلْمُوْدٌ۔ بڑا پتھر۔
فَرَمَیْنَاہُ بِجَلَامِیْدِ الْحَرَّةِ۔ ہم نے اُسکو
حرہ کے بڑے بڑے پتھر مارے ایک روایت
میں جلامیذ ہے ذال معجمہ سے۔ حرہ مدینہ کا
پتھریلا میدان۔
جُلْھُقٌ۔ غلہ، جولاہا۔

جُلَاہِقٌ۔ غلیل۔
جُلْھُمٌ۔ موٹی چوہیا۔
جَلْھَمَةٌ۔ وادی کا کنارہ، یا دہانہ۔
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ
اَبَا سُفْیَانَ فِی الْاِذْنِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ
مَا کِدْتَ تَاْذَنُ لِیْ حَتّٰی تَاْذَنَ لِحِجَارَةِ
الْجُلْھُمَتَیْنِ قَبْلِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ الصَّیْدِ فِیْ جَوْفِ
الْفَرَا۔ ایک روز ایسا ہوا کہ ابو سفیان کو آپ نے
اپنے پاس آنے کی اجازت دینے میں دیر کی
(دوسرے لوگوں کو اُس سے پہلے بلایا اور
شرف باریابی بخشا) وہ کیا کہنے لگا آپ مجھ کو
اُس وقت تک اجازت دینے والے نہ تھے کہ
اُس وادی کے دونوں کناروں کے پتھروں کو
بھی مجھ سے پہلے اجازت دے چکتے آنحضرتؐ
نے یہ سنکر فرمایا (ابو سفیان) سب شکار گورخر
کے پیٹ میں سما گئے ہیں (گورخر بہت بڑا جانور
ہوتا ہے اُس کو شکار کیا تو گویا سارے جانوروں کا
شکار کیا۔ مطلب آپ کا یہ تھا کہ تم سب لوگوں
سے بڑھ کر عزت دار ہو اور جب میں نے تم ہی کو
دیر میں بلایا تو اب دوسروں کو دیر میں بلانے کی کوئی
شکایت نہ رہے گی۔
جَلَاءٌ یا جَلْوٌ۔ الگ الگ ہونا، صیقل ہونا، کھول دینا۔
صاف بیان کرنا۔
جَلْوَہ اور جُلْوَہ اور جِلْوَہ اور جِلَاءٌ۔ دولہن کو
دولھا کے سامنے لانا۔
جَلًی۔ آگے کے بال کھل جانا۔ یا آدھے سر کی فائق
میں ہے جَلَحٌ اُس سے کم ہے اور جگہ اُس سے زیادہ
ہے، محیط میں ہے کہ جَلًی صَلَعٌ سے کم ہو۔

نَجلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ اَمْرَھُمْ لِیَتَاَھَّبُوْا۔ آنحضرت ؐ نے جنگ تبوک میں صاف صاف لوگوں سے بیان سے بیان کر دیا کہ ہم تبوک کو جانے والے ہیں، (اور جنگوں میں آپ صاف بیان نہیں فرماتے تھے کہ کہاں کا قصد رکھتے ہیں۔ اس سے مطلب یہ تھا کہ تبوک ایک دور دراز مقام ہے) لوگ اچھی طرح سفر کی تیاری اور اپنے گھروں کا بند وبست کرلیں راستہ میں تکلیف نہ اٹھائیں اُن کو فکر اور تردد نہ ہو، ایک روایت میں فَجَلّٰی ہے بہ تشدید لام معنی وہی ہے)۔

فَجَلَی اللّٰہُ یا فَجَلَّی اللّٰہُ لِی بَیْتَ الْمَقْدِسِ۔ اللہ تعالےٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کھولدیا (میں اُس کو دیکھنے لگا اور کافروں سے اسکے پورے حالات بیان کرنے لگا)۔

حَتّٰی تَجَلَّتِ الشَّمْسُ۔ یہانتک کہ سورج صاف اور روشن ہو گیا (گہن جاتا رہا)۔

اِنَّہٗ اَجْلَی الْجَبْھَۃِ۔ امام مہدی کھلی پیشانی ہونگے (آپ کے آگے کے سر پر بال کم ہوں گے پیشانی کشادہ معلوم ہوگی دجال کے بھی نسبت یہی لفظ دوسری حدیث میں آیا ہے)۔

اِنَّھَا کَرِھَتْ لِلْمُحِدِّ اَنْ تَکْتَحِلَ بِالْجِلَاءِ۔ بی بی ام سلمہ نے سوگ والی عورت کے لئے اثمد سرمے کا لگانا مکروہ رکھا ہے۔ ابن اثیر نے کہا جِلَاءُ جمع ہے جلی سے۔ کہتے ہیں پتھر کو پتھر پر رگڑنے سے جو سرمہ سا نکلتا ہے وہ یہاں مراد نہیں ہے۔

تُبَایِعُوْنَ مُحَمَّدًا عَلٰی اَنْ تُحَارِبُوا الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ مُجْلِیَۃً۔ تم حضرت محمد ؐ سے اس امر پر بیعت کرتے ہو کہ عرب اور عجم سب سے ایسی لڑائی لڑو گے جو تم کو مال اور وطن دونوں سے بے دخل کر دے (نہ دولت رہے نہ ملک نہ مال نہ وطن۔ بالکل تباہ اور برباد ہو جاؤ اُس شخص کو یہ خبر نہ تھی کہ عرب اور عجم سب مسلمانوں کے زیر نگیں آجائیں گے اور اُن کے اقبال اور دولت کا ستارہ ساری زمین پر چمکنے لگے گا)۔

خَیَّرَ وَفْدَ بُزَاخَۃَ بَیْنَ الْحَرْبِ الْمُجْلِیَۃِ وَالسِّلْمِ الْمُخْزِیَۃِ۔ ابو بکر صدیق رض نے بزاخہ کے قاصدوں سے کہا یا تو ایسی لڑائی لڑو جو تم کو تمہارے ملک و مال سے جدا کر دے نہ مال رہے نہ اولاد نہ وطن یا ذلت کی صلح اختیار کر لو۔

جَلَا عَنِ الْوَطَنِ۔ دیس کے باہر ہوا یا دیس کے باہر کیا لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔

اِجْلَاءٌ۔ دیس نکالا کرنا۔

یَرِدُ عَلَیَّ رَھْطٌ مِّنْ اَصْحَابِیْ فَیُجْلَوْنَ عَنِ الْحَوْضِ۔ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے (اس امید سے کہ آپ اُنکو اُسکا پانی پلائیں) لیکن وہ وہاں سے نکالدیئے جائیں گے (فرشتے اُن کو نکالدینگے۔ آنحضرت ؐ فرمائیں گے ہائیں یہ تو میرے اصحاب ہیں فرشتے کہیں گے تم کو معلوم نہیں ان لوگوں نے جو گُن تمہارے بعد کئے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو امت کے اعمال کی تفصیلی اطلاع نام بنام نہیں دیجاتی بلکہ اجمالی اطلاع دیجاتی)۔

کَرِہَ اَنْ یَّجْلِیَ امْرَأَتَہٗ شَیْئًا ثُمَّ لَا یَفِیْ بِہٖ اُنھوں نے اس کو مکروہ سمجھا کہ آدمی اپنی بیوی کو کچھ دینے کا وعدہ کرے پھر اپنے وعدے کو پورا نہ کرے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں جَلَا الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ

وَصِيفًا يَاجُلُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَصِيفًا۔ مرد ذاپنی
جورو کو ایک بردہ دیا (لونڈی یا غلام)
فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ۔ میں کھڑا ہوا یہاں
تک کہ بیہوشی مجھ پہ طاری ہوگئی۔ اصل میں تَجَلَّلَنِي
تھا ایک لام کو الف سے بدل دیا جیسے تَظَنَّنَ کو
تَظَنّٰى اور تَمَطَّطَ کو تَمَطّٰى کہتے ہیں بعضوں نے کہا یہ جَلَاءٌ
سے نکلا ہے یعنی مجھ پر بیہوشی نمایاں ہوئی۔
أَنَا ابْنُ جَلَا وَطَلَّاعُ الثَّنَايَا۔ میں مشہور معروف
شخص (پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھنے والا) بڑا
تجربہ کار پختہ آدمی ہوں۔ ابن جلا کہتے ہیں مشہور
معروف یا سردار کو، بعضوں نے کہا جلا ایک شخص
کا نام تھا، اور دراصل میں ماضی کا صیغہ ہے۔
سیبویہ نے کہا اس شعر میں بھی ماضی کا صیغہ ہے
اور معنی یہ ہے میں اُس شخص کا بیٹا ہوں جس
نے کاموں کو روشن اور نمایاں کر دیا یعنی بڑی
نامی گرامی کارگزار شخص کا بیٹا ہوں۔
أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا جَلِيًّا نَامِنَ اللهِ۔ میں دنیا کو دیکھ
رہا ہوں اللہ نے اُسکو مجھپر کھولدیا۔
فَيَتَجَلّٰى لَهُمْ۔ پھر پروردگار اُنپر تجلی فرمائیگا یعنی
ظاہر ہوگا اُنکو دکھلائی دیگا ضاحکًا ہنستا ہوا۔ اس
حدیث میں رویت الٰہی اور ضحک صفت الٰہی
دونوں کا ثبوت ہے۔ جہمیہ اور منکرین صفات کی
ایسی حدیثوں سے جان نکلتی ہے اور دور از قیاس
تاویلات کرتے ہیں اور نام کے سنیوں کا عجب
حال ہے رویت الٰہی کو تو تسلیم کرتے ہیں اور ضحک
تعجب وغیرہ دوسرے صفات کا انکار کرتے
ہیں)۔
فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ۔ اُن سے دیس
چھوڑ دینے کے باب میں رائے لی۔

وَنَزَلَ مَنْ نَزَلَ عَلَى الْجَلَاءِ۔ کوئی اُن میں
سے یہ شرط قبول کر کے (قلعہ سے) اُترآیا کہ وہ
دیس کے باہر چلا جائیگا۔
أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْأَرْضِ۔ میں تم کو
اس سرزمین سے نکال باہر کردوں۔
أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا مِنَ الْجَلَاءِ۔ مسلمان ہوجاؤ
جلاوطن ہونے سے بچ جاؤ گے۔
جَلَاءُ حُزْنِي۔ میرا رنج دور کرنے والا۔
تَحَدَّثُوا فَإِنَّ الْحَدِيثَ جَلَاءٌ لِلْقُلُوبِ۔
حدیث بیان کرو، حدیث شریف سے دلونکی
صیقل ہوتی ہے (غفلت کا زنگ اُن پر سے
اُترتا ہے، سبحان اللہ کیا میں تجھ سے کہوں حدیث
کیا ہے دردانہ درج مصطفٰے ہے)۔
اَلسِّوَاكُ مَجْلَاةٌ لِلْبَصَرِ۔ مسواک کرنیسے
نگاہ روشن ہوتی ہے (بینائی میں ترقی ہوتی ہے)
غَيْرَ مُجْلِيْنَ عَنْ وِرْدٍ۔ پانی پر سے ہانکے نہ
جائیں گے اور مشہور روایت غَيْرَ مُحَلَّئِيْنَ ہے
جیسے آگے مذکور ہوگی۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْمِيْمِ

جَمْجَمَةٌ۔ ایسی بات کرنا جو سمجھ میں نہ آئے، چھپانا۔
ہلاک کرنا۔
جُمْجُمَةٌ۔ لکڑی کا پیالہ، کھوپری۔ اُس کی جمع
جَمَاجِم ہے۔
اَلْأَزْدُ كَاهِلُهَا وَجُمْجُمَتُهَا۔ ازد کا قبیلہ اُسکا
مونڈھا اور اُسکا سر ہے۔ (اُس کی کھوپری کی
طرح ہے)۔
أُتِيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمْجُمَةٍ۔
آنحضرت ؐ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ لایا گیا

دَیْرُ الْجَمَاجِمِ۔ ایک مقام ہے عراق میں جہاں ابن اشعث اور حجاج کی جنگ ہوئی تھی وہاں پیالے بنتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اسلئے کہ یہاں بہت لوگ مارے گئے تھے انکی کھوپریاں پڑی تھیں۔

رَأَى رَجُلًا یَضْحَکُ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا لَمْ یَشْھَدِ الْجَمَاجِمَ۔ طلحہ نے ایک شخص کو ہنستے دیکھا تو کہا شاید یہ جنگ جماجم میں شریک نہیں ہوا یعنی اس جنگ میں حاضر ہوتا تو جیسے سردار اور قاری لوگ اُس میں بکثرت مارے گئے اُنکو دیکھتا تو رنج کے مارے کبھی نہ ہنستا۔

جَمَاجِمُ۔ سرداروں کو بھی کہتے ہیں۔

اَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَۃِ۔ کھوپری کی طرح یا ہنڈیا کے پیالے کی طرح بتلایا۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْ جُمْجُمَتِہٖ۔ میں پہلا وہ شخص ہوں جس کی کھوپری پر سے زمین شق ہوگی یعنی سب سے پہلے میں قبر سے نکلونگا۔

اِیْتِ الْکُوْفَۃَ فَاِنَّ بِھَا جُمْجُمَۃَ الْعَرَبِ۔ کوفہ میں جا وہاں عرب کے سردار جمع ہیں۔

یَجْعَلُوْنَ الْجَمَاجِمَ فِی الْحَرْثِ۔ ہل کی لکڑیوں سے کھیتی کرتے ہیں۔

جَمْحٌ۔ یا جُمُوْحٌ یا جِمَاحٌ۔ تیز بھاگنا، ایک طرف جھک جانا۔

فَرَسٌ جَمُوْحٌ۔ جو اپنے سوار کو بگٹٹ لے کر بھاگے لوٹنے کا نام نہ لے۔

جَمَحَتِ الْمَرْاَۃُ زَوْجَھَا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل بھاگی (میکے میں چلدی)

اِنَّہٗ جَمَحَ فِیْ اَثَرِہٖ۔ وہ اس کے پیچھے بگٹٹ بھاگا۔

فَطَفِقَ یُجَمِّحُ اِلَی الشَّاھِدِ النَّظَرَ۔ انہوں نے گواہ کی طرف برابر گھورنا شروع کیا بعضوں نے کہا تَجْمِیْح لغت عرب میں کوئی لفظ مستعمل نہیں ہے اور یہ راوی کا وہم ہے۔ صحیح تَحْمِیْج ہے بتقدیم حائے حطی۔ یعنی آنکھ کھول کر برابر کسی کو دیکھتے رہنا۔

جَمْدٌ۔ یا جُمُوْدٌ۔ جم جانا، خشک ہو جانا، بخیل ہونا، ثابت ہونا۔

جَمَاد۔ بیجان جیسے مٹی پتھر لوہا وغیرہ۔

اِذَا وَقَعَتِ الْجَوَامِدُ فَلَا شُفْعَۃَ۔ جب حدیں قائم ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہ رہیگا یہ جمع ہے جامد کی۔

یُصَلِّیْ عَلَی الْجَمَدِ۔ جمے ہوئے پانی پر یا برف پر نماز پڑھے۔

اِنَّا مَا نَجْمُدُ عِنْدَ الْحَقِّ۔ ہم کسی کا حق دینے میں بخیلی نہیں کرتے۔

وَقَبْلَنَا سَبَّحَ الْجُوْدِیُّ وَالْجُمُدُ۔ ہم کو پہلے جودی پہاڑ اور جُمد اللہ کی تسبیح کرچکا ہے جُمد ایک مشہور پہاڑ ہے۔ بعضوں نے جُمُد پڑھا کیا ہے۔

جُمْدَان۔ ایک پہاڑ ہے مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر۔

سِیْرُوْا ھٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ۔ چلو چلو یہ جمدان ہے دیکھو جن لوگوں نے اللہ کی یاد پر اکتفا کی (ما سوی اللہ خیال چھوڑ دیا) وہی آگے بڑھ گئے۔

جُمَادَی الْاُوْلٰی اور جُمَادَی الْاُخْرٰی دونوں مہینوں کے نام ہیں۔

جَمَدَتْ عَيْنُهُ۔ اُس کی آنکھ میں پانی نہیں رہا یعنی سخت دل ہوگیا یا بے مروت ہوگیا

جُمُرٌ۔ انگارے۔ جمرۃ کی جمع ہے۔

جَمْرَۃٌ۔ کنکری، اُس کی جمع جَمَرَاتٌ اور جِمَارٌ

جُمْرَۃٌ۔ چھوٹی پھنسی، جلانے والے کو بھی کہتے ہیں۔

اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَوْتِرْ۔ جب تو ڈھیلوں سے پاکی کرے تو طاق ڈھیلوں سے کر (معلوم ہوا کہ ڈھیلوں سے پاک کرنا کچھ ضروری نہیں ہے صرف پانی سے بھی کافی ہے اسی طرح صرف ڈھیلوں سے بھی، لیکن ڈھیلوں سے پاک کرکے پھر پانی سے پاک کرنا بہت افضل اور اعلیٰ ہے) (ابن اثیر نے کہا منا میں جو تین مقام ہیں جن پر کنکریاں مارتے ہیں اُنکو بھی جمرہ کہتے ہیں، کیونکہ وہ کنکریوں سے یعنی جمرات مارے جاتے ہیں یا اس وجہ سے کہ وہاں کنکریاں اکٹھا رہتی ہیں)۔

اِنَّ اٰدَمَ رَمٰی بِمِنًى فَاَجْمَرَ اِبْلِیْسُ بَیْنَ یَدَیْہِ۔ آدم علیہ السلام نے منا میں کنکریاں ماریں تو شیطان ان کے سامنے سے بھاگا۔ اجمار سے ہے بمعنی جلدی بھاگ گئے۔

لَا تُجَمِّرُوا الْجَیْشَ فَتَفْتِنُوْھُمْ۔ لشکر کے لوگوں کو (بے ضرورت) مورچوں میں جمع کرکے مت رکھو اُن کو بلا میں مت ڈالو کیونکہ جب مدت تک اپنے گھر بار سے جدا رہیں گے تو بدکاری کرینگے یا نکل بھاگیں گے

اِنَّ کِسْرٰی جَمَّرَ بُعُوْثَ فَارِسٍ۔ کسریٰ (شاہ ایران) نے ایران کے لشکروں کو جمع کیا ہے۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ اَجْمَرُ مَا کَانُوْا میں مسجد میں گیا وہاں لوگ بہت جمع تھے۔

اَجْمَرْتُ رَأْسِیْ اِجْمَارًا شَدِیْدًا۔ (حضرت عائشہ رضہ نے کہا) میں نے اپنے سر کے بالوں کو خوب مضبوط جوڑا چوٹی بنائی۔

جَمِیْرَۃٌ۔ جوڑا یعنی چوٹی۔

اَلضَّافِرُ وَالْمُلَبِّدُ وَالْمُجْمِرُ عَلَیْھِمُ الْحَلْقُ۔ احرام والا شخص اگر چوٹی باندھے یا بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکائے یا بالوں کو جوڑے اُنکا جوڑا باندھ لے تو اُس پر سر منڈانا لازم ہوجاتا ہے (یعنی احرام کھولتے وقت اُس کو بال کترانا کافی نہ ہوگا)

لَاُلْحِقَنَّ کُلَّ قَوْمٍ بِجَمْرَتِھِمْ۔ میں ہر ایک قوم کو اُن کی جماعت میں ملادونگا۔

کُنَّا اَلْفَ فَارِسٍ لَا نَسْتَجْمِرُ وَلَا نُحَالِفُ۔ ہم ایک ہزار سوار اپنے قبیلے کے تھے ہم دوسرے قبیلوں سے جمع ہونے کی خواہش نہیں رکھتے تھے (کیونکہ ہمکو دوسروں کے مدد کی ضرورت نہ پڑتی نہ ہم کسی سے محالفہ کرتے ہیں (یعنی دوستی اور مدد کا معاہدہ)۔

جَمْرَۃٌ۔ ہزار سوار کو بھی کہتے ہیں۔ ابن اثیر نے کہا عرب میں تین جمرے ہیں عبس اور نمیر اور بلحارث ابن کعب۔ قاموس میں ہے عرب کے جمرات یہ ہیں بنو ضبہ بن اد۔ اور بنو الحارث بن کعب۔ اور بنو نمیر ابن عامر، صحاح میں ہے جس قبیلے کے لوگ جمع ہوجائیں اور سب مل کر یکدل ہوں اور دوسروں سے دوستی نہ کریں تو اُس کو جمرہ کہیں گے، محیط میں ہے کہ جمرہ اُس قبیلے کو کہیں گے جس میں ایک ہزار یا تین سو سوار ہوں۔

اِذَا اَجْمَرْتُمُ الْمَیِّتَ فَجَمِّرُوْہُ ثَلٰثًا۔ جب تم میت کے کپڑوں کو دھونی دو (خوشبو کی) تو تین بار دھونی دو۔

اِجْمَار اور تَجْمِیْر۔ دھونی دینا یعنی بخور۔
نُعَیْمُ مُجْمِرُ۔ ایک صحابی تھے جو آنحضرتؐ کی مسجد میں عود کی دھونی دیا کرتے۔
وَمَجَامِرُهُمُ الْاُلُوَّةُ۔ اُن کی دھونیاں عود کی ہونگی۔ مجامر جمع ہے مُجْمَرہ کی بضمہ میم اور مِجْمَرہ کی بکسرۂ میم، تو مُجْمَر بالضم وہ چیز جس کیلئے آگ تیار کی جائے اور مِجْمَر بالکسر وہ ظرف یا جگہ جہاں آگ رکھی جائے۔ اور حدیث میں جو مجامر آیا ہو وہ پہلے لفظ کی جمع ہے لیکن محیط میں ہے کہ بضمہ میم اور بکسرۂ میم دونوں سے انگیٹھی مراد ہوتی ہے اور خود وہ چیز بھی جس کی دھونی دیجائے۔ یعنی عود۔ طیبی نے جو کہا کہ مَجَامِر جمع ہے مَجْمَرَۃ کی بفتحہ میم تو لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی۔
فَاِنَّمَا یَسْأَلُ جَمْرًا۔ وہ شخص اپنے لئے انگارہ مانگتا ہے (یعنی وہ چیز جو مانگتا ہے قیامت میں اُسکے لئے ایک انگارہ بن جائے گی اور اُس سے عذاب دیا جائیگا)۔
جَمْرَۃٌ اَطْفَاهَا اللّٰهُ۔ یہ خود معاویہ نے یا دوسرے کسی شخص نے معاویہ کے سامنے جناب امام حسن علیہ السلام کے حق میں کہا جب آپ کی شہادت کی خبر آئی یعنی ایک انگارہ تھا جس کو اللہ نے بجھا دیا حالانکہ امام حسن علیہ السلام کی ذات بابرکات آب رحمت تھی جس کی وجہ سے خود معاویہ آتش جنگ سے بچ گئے ورنہ جل کر راکھ ہو جاتے۔
فَاُتِیَ بِجُمَّارٍ۔ آپ کے پاس کھجور کا گابھ (جو سفید سفید چربی کی طرح ہوتا ہے) لایا گیا۔ ابن اثیر نے کہا جُمَّار جُمَّارَۃ کی جمع ہے۔ یعنی کھجور کا گابھ۔ محیط میں ہے جُمَّار کی جمع جُمَّارات آتی ہے

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی سَاقِهٖ فِیْ غَرْزِهٖ کَاَنَّهَا جُمَّارَۃٌ گویا میں آپ کی پنڈلی رکاب میں دیکھ رہا ہوں۔ کھجور کے گابھ کی طرح (سفید سفید چمکدار)
جَمَرَاتُ الْمَنَاسِكِ۔ حج کے جمرے وہ تین ہیں جمرۂ اولی اور جمرۂ وسطی اور جمرۂ عقبہ۔
نَهٰی اَنْ تُتْبَعَ الْجَنَازَۃُ بِمِجْمَرَۃٍ۔ جنازے کے پیچھے عود دان لے جانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اُس میں آگ ہوتی ہے اور آگ میت کے ساتھ رکھنا نامناسب ہے اور دوسری حدیث میں قبر پر چراغ لگانے سے بھی آپ نے منع فرمایا بلکہ قبر پر چراغ لگانے والوں پر لعنت فرمائی۔ خود میت بھی آگ اور چراغ وغیرہ سے ناراض ہوتا ہے باوجود اس کے ہمارے زمانہ کے بدعتیوں کو خبط ہو گیا ہے وہ اولیاء اللہ اور صلحا کی قبروں پر عود دان رکھتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے ثواب کی امید رکھتے ہیں اور ان اولیاء اللہ کی خوشی چاہتے ہیں حالانکہ ثواب کے بدل لعنت اور پھٹکار ملتی ہے اولیاء اللہ خوشی کے بدل اُن کو کوستے اور برا کہتے ہیں۔ ایک بزرگ کی قبر پر ان بدعتیوں نے قوالوں کا راگ کرایا اور خوب غل مچایا اُن بزرگ نے خواب میں ایک شخص سے کہا خدا کے واسطے ان نالائقوں کو یہاں سے نکال یہ ہمارا مغز چاٹ گئے)۔
اَمَّا الْبَیْتُ الْمُفْضِیْ اِلَی الْبَیْتِ وَالْمَرْکَبُ وَالْخِفَافُ اِلَی التَّجْمِیْرِ لَوْلَا عَهْدٌ عَهِدَهٗ اِلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَ۔۔۔ الْمُخَالِفِیْنَ خَلِیْجَ الْمَنِیَّۃِ۔ قسم خانہ کعبہ کے مالک کی جو بیت المعمور تک پہنچتا ہے اور مزدلفہ اور اُن تیز اور ہلکے اونٹوں کے مالک کی

جو لوگوں کو کنکر مارنے کے لئے جاتے ہیں اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد نہ لیا ہوتا
تو میں مخالفوں کو موت کے گھاٹ پر اُتار دیتا، یا
موت کی ندی پر لیجاتا اُن کو شربت موت پلاتا (یہ
حضرت علی رضؓ نے ان لوگوں سے فرمایا جنہوں نے
آپ کو خلافت دینے میں دیر کی)
یَاْتِیْ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْهِمْ عَلٰی دِیْنِهٖ
کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ - ایک زمانہ ایسا آنے
والا ہے کہ اُس میں اپنے دین پر قائم رہنے والا
ایسا ہوگا (ایسی تکلیف پائے گا) جیسے انگارے
کو مٹھی سے تھامنے والا (دیندار خدا ترس موحد
حق پرست متبع سنت کے چار طرف سے بے دین
اور بدعتی لوگ دشمن ہوں گے اُس کو ستائیں گے
طرح طرح کے بہتان اُس پر لگائیں گے۔
مترجم :۔ کہتا ہے ہمارے آقا نے جیسا
فرمایا تھا اُس کا ظہور میں اس زمانہ میں دیکھ رہا
ہوں باوجودیکہ میرے مزاج میں جنگ اور جدل
اور تکرار نہیں ہے خاموشی اور گوشہ نشینی میرا شعار
ہے مگر بدعتی ناحق مجھ سے حسد اور عداوت کرتے
ہیں اور طرح طرح کے بہتان مجھ پر لگاتے ہیں۔
اللہ اُن کو ہدایت کرے۔
ڑنا، جانا، ٹھٹا کرنا، کودنا۔
فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ - جب پتھروں
کی تکلیف اُس نے اٹھائی تو بھاگا۔
کَانَ اِلَّا الْجَمْزَ - جنازے کے ساتھ چلنا
تھا یعنی ایک ہلکی دوڑ۔ محیط میں ہے کہ جمز
سے کم اور عنق سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور
ی بھی اسی چال کو کہتے ہیں یعنی ذرا لپک کر
چلنے کو۔

یَرُدُّوْنَهُمْ عَنْ دِیْنِهِمْ کُفَّارًا جَمَزَی - اُن
کو اُن کے دین سے پھرا دینگے کفر کی طرف لپکتے
ہوئے۔
اَلدَّابَّةُ تَعْدُوْ الْجَمَزٰی - (عرب لوگ کہتے
ہیں) اونٹنی جمزی کی چال دوڑ رہی ہے۔
اِنَّهٗ تَوَضَّأَ فَضَاقَ عَنْ یَدَیْهِ کُمَّا جُبَّةٍ
کَانَتْ عَلَیْهِ - آپ نے وضو کیا تو بنیائن کی آستین
جو آپ پہنے تھے تنگ ہوئیں (اوپر نہ چڑھ سکیں)
ابن اثیر نے کہا جمّازہ اونی بنیائن جسکی آستینیں
تنگ ہوتی ہیں۔
جَمْسٌ - جم جانا۔ بمعنی جمد ہے۔
اِنْ کَانَ جَامِسًا - اگر گھی جما ہوا ہو (جس میں
چوہا گر جائے) جَمْسٌ جما ہوا۔ اسی طرح جُمْسٌ ہے
اور جُمْسَةٌ کی جمع ہے۔
جُمْسَةٌ - گدر کھجور جو سب طرف سے پک گئی ہو
لیکن ابھی اندر سے سخت ہوگی نہ ہو۔
نُقْطَسٌ خُنْسٌ بِزُبْدٍ جُمْسٍ - چھوٹی چپٹی ٹھو
کھجوریں جمے ہوئے گھی کے ساتھ۔ بعضوں نے جُمُسٌ
برفع سین روایت کیا اس صورت میں یہ نُقْطَسٌ
کی صفت ہوگی اور جُمْسٌ کا معنی سخت چمکدار ہوگا۔
جَامُوْسٌ - بھینس۔ جَوَامِیْسُ جمع ہے۔
جَمَاسِیَّة - سرد رات جس میں پانی جم جائے۔
جَامَاسْت - یہود کی ایک کتاب تھی جسکو انھوں
نے جلا دیا۔
جَمْشٌ - ہلکی پست آواز، مونڈنا، انگلیوں کے کنارے سے
دودھ دوہنا، عورتوں سے دل لگی کرنا۔
جَمِیْشٌ - وہ جگہ جہاں سبزہ اور گھانس نہ ہو
جَمَّاشٌ - عورتوں کو چھیڑنے والا۔
جُمُوْشٌ - نورہ جس سے بال گر جائیں۔

إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَّ زِنَادًا أَيْ
بِخَبْتِ الْجَمِيشِ فَلَا تَهِجْهَا۔ اگر تو مسلمان بھائی
کی ایک دنبی ایسی زمین میں پائے جہاں سبزی تک
نہ ہو (کچھ کھانے کو نہ ملے) اور تیرے ساتھ چھری
اور آگ نکالنے کے لئے چقماق ہو جب بھی اُس
کو مت چھیڑ (کیونکہ وہ پرایا مال ہے اور پھر مسلمان
بھائی کا مال بغیر اُس کی اجازت کے اُس پر تصرف
کرنا درست نہیں)۔
تَجْبِيشُ۔ چھوکری کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کھیل
کود غزلخوانی۔
جَمْعٌ۔ جوڑنا، ملانا، صحبت کرنا۔
جِمَاعٌ۔ صحبت کرنا اسی طرح مُجَامَعَتٌ ہے۔
إِجْمَاعٌ اور اِجْتِمَاعٌ۔ اتفاق اللہ تعالیٰ کا ایک
نام جَامِعٌ ہے یعنی وہ سب مخلوقات کو حساب کے
لئے قیامت کے دن جمع کریگا۔ بعضوں نے کہا
جامع سے یہ مراد ہے کہ اُس نے متضاد اور متخالف
چیزوں کو ایک ساتھ جوڑ دیا ہے مثلاً اربع عناصر
کو جسم اور جان کو قوی جاذبہ اور دافعہ کو اجماع
اصطلاح شرع میں اُس کو کہتے ہیں کہ تمام مجتہدین
امت ایک امر پر اتفاق کریں ایک کا بھی اختلاف
منقول نہ ہو صحابہ کا اجماع تو بالاتفاق حجت ہے
اور صحابہ کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ اجماع
معلوم ہو بھی سکتا ہے یا نہیں اور اگر معلوم بھی
ہو جائے تو وہ حجت ہے یا نہیں۔
أُوتِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ میں جامع کلمے دیا گیا
(یعنی قرآن جس کے الفاظ تھوڑے اور معانی اور
مطالب بے شمار ہیں)۔
كَانَ يَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ۔ آنحضرتؐ ایسے
کلمے ارشاد فرمایا کرتے جو جامع ہوتے (الفاظ
تھوڑے معانی بہت)۔
كَانَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ۔ آنحضرتؐ
جامع دعائیں پسند کرتے (جن میں دینی اور
دنیوی مقاصد سب آجائیں الفاظ تھوڑے
ہوں معانی بہت جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ
وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار یا اللّٰھم انی
اسالک خیر الدنیا وخیر الآخرۃ یا اللّٰھم احسن عاقبتنا
فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب
الآخرۃ یا وہ دعائیں مراد ہیں جن میں اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا اور سوال کے آداب اور مطالب سب
موجود ہوں)۔
عَجِبْتُ لِمَنْ لَاحَنَ النَّاسَ كَيْفَ لَا يَعْرِفُ
جَوَامِعَ الْكَلِمِ۔ مجھ کو اُس شخص پر تعجب آتا ہے
جو لوگوں کو سمجھانے والا (نصیحت کرنیوالا) ہو اور
جامع کلموں کو نہ پہچانتا ہو (یہ عمر بن عبدالعزیز
کا قول ہے) کرمانی نے کہا جوامع الکلم سے قرآن
اور حدیث مراد ہے (یعنی ایسا واعظ کس کام کا
جس کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہو)۔
أُعْطِيَ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ بِخَوَاتِيمِهِ۔ آنحضرتؐ
کو اللہ تعالیٰ نے جامع کلمے اور خاتم کلمے عنایت
فرمائے (یعنی قرآن اور حدیث)۔
أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً فَأَقْرَأَهُ إِذَا
زُلْزِلَتْ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض
کیا مجھ کو ایک جامع سورت پڑھا دیجئے
آپ نے اُس کو سورۂ اذا زلزلت پڑھا دی
(اس سورت میں یہ مذکور ہے کہ برائی کا بدلہ برائی
دیکھنا ہے اور بھلائی کا بدلہ بھلائی، رتی برابر
بھلائی یا برائی بیکار جانے والی نہیں، تو آدمی کو
لازم ہے جہاں تک ہو سکے بھلائی کرے اور برائی

۵۷ء ہم نے فلسفہ قدیم کے موافق لکھا ہے جدید فلسفہ میں تو پانی عنصر نہیں ہے بلکہ مرکب ہے اسی طرح عناصر بہت سے معلوم ہوئے ہیں ۱۲ منہ

ــ سے بچارہے)۔

اَلصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً۔ نماز کے لئے آؤ جس حال میں کہ وہ جمع کرنے والی ہے تو جامعۃً حال ہے الصَّلٰوۃ سے۔

حَدِّثْنِیْ بِکَلِمَۃٍ تَکُوْنُ جِمَاعًا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰہَ فِیْمَا تَعْلَمُ۔ مجھ کو ایسی بات بتلایئے جو بہت باتوں کو جامع ہو آپ نے فرمایا جہاں تک تیرا علم پہنچ سکے تو اللہ سے ڈرتا رہ (تقوٰی اور خوفِ خدا تمام نیکیوں کی جڑ ہے جس آدمی کو خدا کا ڈر ہو اُس سے نیکیاں ہی سرزد ہونگی اگر کبھی نفس اور شیطان کے اغوا سے کوئی برائی سرزد ہو جائے تو توبہ اور استغفار کریگا وہ برائی نامۂ اعمال سے میٹ دی جائیگی۔)

جِمَاعُ الْفَضْلِ۔ فضیلت کا مجموعہ۔

اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ۔ شراب گناہوں کا مجموعہ ہے یا گناہوں کا ٹھکانا ہے (جہاں نشہ ہوا پھر ہزاروں گناہ سرزد ہوں گے)۔

اِتَّقُوْا ھٰذِہِ الْاَھْوَاءَ فَاِنَّ جِمَاعَھَا الضَّلَالَۃُ ان خواہشوں سے بچے رہو اُن کا مجموعہ گمراہی ہے جہاں آدمی نفس کی خواہش کا تابع ہوا بس گمراہی میں پڑ گیا۔ ہرچہ گوید کن خلاف آن دنی مولویوں کا نفس یہ کہتا ہے کہ جو مسئلہ ہم نے بیان کیا اُسی کی تائید کئے جاؤ گو معلوم ہو گیا کہ وہ خطا ہے کیونکہ خطا کا اقرار کرنے سے عوام میں ہماری عزت کم ہو جائے گی۔ کسی مولوی کو اپنے برابر یا اپنے سے اعلیٰ نہ کہو بلکہ ہر ایک کی نسبت کہو کہ وہ کچھ نہیں جانتا میری شاگردی کرنے کے لائق ہے ابھی دس برس تک میں اُسکو پڑھاؤں صاحب اور درویش صاحب اپنی کرامتیں

اور خرقِ عادات لوگوں میں بیان کرتے ہیں اور اپنے پیر کو سب پیروں پر تفوق دیتے ہیں، مریدوں کو اور دوسرے درویشوں کو حقیر سمجھتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

ھِیَ الْجِمَاعُ وَالْقَبَائِلُ الْاَفْخَاذُ۔ شعوب سے مراد اس آیت میں وجعلناکم شعوبا وقبائل جِمَاع ہے یعنی نسب اور خاندان کا پہلا سرا۔ اور قبیلوں سے افخاذ اُسکی شاخیں مراد ہیں مثلاً خزیمہ ایک شعب ہے اور کنانہ قبیلہ ہے۔ اور قریش عمارہ ہے اور قصی بطن ہے اور ہاشم ایک فخذ ہے اور عباس فصیلہ ہے غرض شعب خاندان کا ابتدائی اور سب سے اعلیٰ شخص۔

کَانَ فِیْ جَبَلِ تِھَامَۃَ جِمَاعٌ غَصَبُوا الْمَارَّۃَ تہامہ کے پہاڑ میں کئی قبیلوں کا ایک گروہ تھا جو رستہ چلتے مسافروں کو لوٹ لیتا۔

کَمَا تُنْتِجُ الْبَھِیْمَۃُ بَھِیْمَۃً جَمْعَاءَ۔ جیسے چوپایہ پورے اعضا کا چوپایہ جنتی ہے۔ (کنکٹا یا نکٹا نہیں جنتی)۔

اَلْمَرْأَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ۔ عورت جو بچہ پیٹ میں لئے ہو مر جائے یا کنواری مر جائے۔

اَیُّمَا امْرَأَۃٍ مَاتَتْ بِجُمْعٍ لَمْ تُطْمَثْ دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ۔ جو عورت کنواری رہ کر مر جائے اُس کو حیض نہ آیا ہو تو وہ بہشت میں جائیگی۔

اِنِّیْ مِنْہُ بِجُمْعٍ۔ میں اپنے خاوند حجاج سے ابھی تک کنواری ہوں (اُس نے میری بکارت نہیں توڑی دخول نہیں کیا)۔

رَأَیْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّۃِ کَاَنَّہٗ جُمْعٌ۔ میں نے مہر نبوت کو (جو آنحضرتؐ کے پشت پر تھی) دیکھا جیسے بند مٹھی، دوسری روایت میں

یوں ہے کبوتر کے انڈے یا چرگھٹ کی گھنڈی کی طرح۔

صَلَّی الْمَغْرِبَ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَرَأَ جُمْعَةً مِّنْ حَصَی الْمَسْجِدِ۔ مغرب کی نماز پڑھی۔ جب فارغ ہوئے تو مسجد کے کنکریوں کی ایک مٹھی ہٹائی۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ضَرَبَہٗ بِجُمْعِ کَفِّہٖ۔ یعنی مٹھی بند کرکے اُسکو مارا۔

لَہٗ سَہْمُ جَمْعٍ۔ اس کو دوہرا حصہ ملیگا۔ یعنی دو پیادوں کا مجموعہ۔ بعضوں نے کہا جمع سے لشکر مراد ہے یعنی سارے لشکر کا حصہ مال غنیمت میں سے ملے گا۔

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاہِمِ وَابْتَعْ بِہَا جَنِیْبًا۔ ایسا کرملواں کھجور (جس میں اچھی بری سب آتی ہے) نقد روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیوں کے بدل عمدہ کھجور خریدلے (اس سے حدیث سے حیلہ کے جواز پر دلیل لی ہے مثلاً ایک کپڑا اُدھار دو سو کو بیچکر پھر سو روپیہ نقد کو خرید کرے۔ امام شافعیؒ اور بعض علماء نے اُس کو جائز رکھا ہے اس کو بیع عینہ کہتے ہیں اور اکثر علماء نے اُسکو حرام کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ بیع سود خواروں نے نکالی ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں اس زمانہ میں جواز کا فتویٰ دینا انسب ہے کیونکہ کوئی قرض حسنہ نہیں دیتا اور خلق اللہ کو حوائج ضروری میں کمال دقت ہوتی ہے اس کا بیان آگے آئیگا)۔

بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِی الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ۔ آنحضرت ﷺ نے سامان اور زنانہ کے ساتھ مجھ کو رات ہی کو مزدلفہ سے منا کو روانہ کردیا (مزدلفہ جمع اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ملے تھے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہاں دو نمازیں مغرب اور عشا جمع کیجاتی ہیں)۔

جُمْعَہٗ لَکَ فِیْ صَدْرِکَ یا جُمْعَہٗ لَکَ صَدْرَکَ یا جَمْعَہٗ لَکَ صَدْرُکَ۔ تینوں طرح یہ جملہ مروی ہے۔ یعنی تیرے سینہ میں قرآن اکٹھا کر دینا ہمارا کام ہے (تو جلدی نہ کر)۔

مَنْ لَّمْ یُجْمِعِ الصِّیَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَلَا صِیَامَ لَہٗ۔ جو شخص رات سے روزے کی نیت نہ کرے اُسکا روزہ درست نہ ہوگا۔ یہ اجماع سے ہے یعنی ٹھان لینا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَعْتُ الرَّأْیَ یا اَزْمَعْتُ الرَّأْیَ یا عَزَمْتُ عَلَیْہِ سب کا معنی ایک ہے یعنی میں نے ٹھان لیا مضبوط قطعی ارادہ کرلیا۔

اَجْمَعْتُ صِدْقَہٗ۔ میں نے سچ بولنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔

مَا لَمْ اُجْمِعْ مُکْثًا۔ جب تک قطعی اقامت کا ارادہ نہ کروں۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ جَمِیْعَ اللَّأْمَۃِ۔ مشرکوں میں سے ایک شخص جو پورے ہتھیار تھا۔

اِنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ وَّھُوَ یَوْمَئِذٍ جَمِیْعٌ۔ امام حسن بصریؒ نے انس بن مالکؓ سے سنا جب وہ اچھے زوردار تھے (یعنی بہت بوڑھے نہیں ہوئے تھے اُن کے ہوش و حواس سب برجا تھے)۔

اَوَّلُ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ الْمَدِیْنَۃِ بِجُوَاثٰی۔ مدینے کے بعد جہاں سب سے اول جمعہ کی نماز ہوئی وہ جواثی تھا، (جو بحرین کا ایک گاؤں

اس حدیث سے گاؤں اور دیہات میں جمعہ پڑھنے کا جواز نکلا. اہل حدیث اسی کے قائل ہیں کہ ہر مقام میں نماز جمعہ پڑھ لینا چاہئے. بشرطیکہ جماعت ہو۔ یعنی ادنیٰ درجہ دو آدمی ہوں ایک امام ایک مقتدی اور دوسرے فقہا نے جو شرطیں لگائی ہیں کہ شہر ہو اور امام اور حاکم اسلام ہو کم سے کم چالیس مقتدی یا تین مقتدی ہوں اُنکی دلیلیں قوی نہیں ہیں۔ ابن اثیر نے کہا جمعہ کو جمعہ اسلئے کہتے ہیں کہ اُس دن لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں۔)

كُنَّا نُجَمِّعُ۔ ہم جمعہ کی نماز پڑھتے تھے۔

اِنَّهٗ وَجَدَ اَهْلَ مَكَّةَ يُجَمِّعُوْنَ فِي الْحِجْرِ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ معاذ بن جبل رضؓ نے مکہ والوں کو دیکھا وہ حطیم میں جمعہ پڑھتے تھے (زوال سے پہلے) تو اُن کو اُس سے منع کیا (اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ جمعہ کی نماز زوال آفتاب سے بیشتر پڑھ لینا درست نہیں لیکن محققین اہل حدیث نے اُسکو جائز رکھا ہے خصوصاً جب گرمی کی شدت ہو یا کوئی عذر ہو)۔

فَجَمَعَهُمَا جَمِيْعًا۔ دونوں نمازوں کو ملا کر پڑھ لیا

وَكَانَ اَنَسٌ فِيْ قَصْرِهٖ اَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَاَحْيَانًا (لَا)۔ انس بن مالک رضؓ کبھی اپنے مکان میں (جو شہر سے چھ میل پر تھا) جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے، ظہر پڑھ لیتے (جب جماعت نہ ہوتی یا شہر میں جا کر جمعہ ادا کرتے) کرمانی نے کہا چونکہ اُنکا مکان شہر سے دور تھا اس لئے جمعہ اُن پر واجب نہ تھا (میں :۔ کہتا ہوں اس تفسیر کی کیا ضرورت ہے ہر مقام پر (شہر ہو یا گاؤں) ہر صحیح سالم تندرست شخص پر واجب ہے بشرطیکہ جماعت میسر ہو اور کوئی عذر جیسی آندھی بارش کیچڑ وغیرہ نہ ہو۔)

جَمَّعَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔ علی بن عبداللہ ابن عباس رضؓ نے گہن کی نماز جماعت سے پڑھائی (ان کا لقب سجاد تھا یہ ہر روز ہزار سجدے کیا کرتے خلفائے عباسیہ سب اُن کی اولاد میں تھے جس شب حضرت علیؓ شہید ہوئے اُسی شب میں یہ پیدا ہوئے)۔

فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ۔ جمعہ کے دن اُس پر جمعہ کی نماز واجب ہے مگر جو بیمار ہو (وہ گھر میں ظہر پڑھ لے اُس کو جمعہ کے لئے حاضر ہونا ضرور نہیں)۔

خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَاُدْخِلَ فِي الْجَنَّةِ وَاُخْرِجَ۔ سب دنوں میں بہتر جن میں سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے اُسی دن آدم پیدا کئے گئے اور اُسی دن بہشت میں داخل کئے گئے اور اُسی دن بہشت سے نکالے گئے اور اُسی دن قیامت آئیگی۔

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا۔ اچھی طرح پورے طور سے ہنستے ہوئے۔

كَانَ اِذَا مَشٰى مَشٰى مُجْتَمِعًا۔ آنحضرت ؐ جب چلتے تو اچھی طرح مستعدی سے چلتے (اعضا کو سنبھالے ہوئے چستی اور چالاکی کے ساتھ نہ یہ کہ سستی سے اعضا کو لٹکائے ڈھیلا کئے ہوئے۔

اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کا مادہ اُس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع رہتا ہے۔ جمع کی تفسیر عبداللہ بن مسعود رضؓ نے یہ کی ہے کہ نطفہ جب رحم میں گرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس نطفہ سے کوئی آدمی پیدا کرنا چاہتا ہے تو وہ اُڑ کر عورت کے سارے جسم میں پھیل جاتا ہے

یہاں تک کہ پھر چالیس دن کے بعد خون بن کر عورت
کے رحم میں اُترتا ہے۔ بعضوں نے کہا جمع سے یہ مراد
ہے کہ چالیس دن تک یہ نطفہ رحم میں ٹھہرا رہتا
ہے اُس کا خمیر ہوتا رہتا ہے چالیس دن کے بعد
اعضا کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔

فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جِمَاعًا۔ مجھ سے ایک
جامع بات فرما دیجئے۔

سُمِّيَ الْقُرْآنُ بِجِمَاعِ السُّوَرِ۔ قرآن کا
نام اس وجہ سے رکھا گیا کہ وہ سورتوں کو جمع کرتا ہے
بعضوں نے بِجَمَاعَةِ السُّوَرِ پڑھا ہے یعنی سورتوں
کے مجموعہ کا نام قرآن ہے۔

وَلَا اجْتِمَاعَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ۔ اب اُس کے بعد
ہماری تمہاری ملاقات اور یکجائی نہ ہوگی۔

فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے یعنی
باہر نکلنے کے کپڑے، لوگوں سے ملاقات کرنے کے
ازار چادر عمامہ وغیرہ۔

فَضَرَبَ بِيَدِهِ مَجْمَعَ مَا بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي
آپ نے اپنا ہاتھ میرے اُس مقام پر مارا جہاں
گردن اور مونڈھا ملا ہے (گردن اور مونڈھے کے
جوڑ پر)۔

مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ۔ جہاں پر دو سمندر ملے
ہیں (فارس اور روم کے)

لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ
اللهِ تَحْتَ رَجُلٍ وَاحِدٍ۔ اللہ کے رسول کی بیٹی
اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح
میں اکٹھا نہیں ہو سکتیں (یہ آنحضرت ؐ نے
اُس وقت فرمایا جب حضرت علی رضؓ نے ابوجہل
ملعون کی بیٹی کو نکاح کرنا چاہا تھا۔ آپ کا مطلب یہ
تھا کہ دونوں میں موافقت نہیں ہو سکتی تو کہیں
حضرت فاطمہ شوہر کو ناراض کرنے کی وجہ سے گناہ
میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ بعضوں نے کہا یہ آپ نے
بطریق پیشینگوئی فرمایا اللہ تعالے نے آپ کو خبر
دیدی ہوگی کہ یہ دونوں عورتیں حضرت علیؓ کے
نکاح میں ایک وقت میں جمع ہونے والیں نہیں اور
ایسا ہی ہوا اور اصل یہ ہے کہ اُس وقت تک حضرت
علی رضؓ بے معاش اور بے بضاعت تھے حضرت
فاطمہ اور حسنین کو بھی آرام اور راحت کے ساتھ
نہیں رکھ سکتے تھے تو ایسی حالت میں دوسری
بیوی لانا بالکل خلاف مصلحت تھا۔

جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ۔ آنحضرت ؐ نے ظہر
اور مغرب عشا میں جمع کیا (دو دو نمازوں کو ایک
میں ادا کیا) جب نہ خوف تھا نہ بارش تھی
دوسری روایت میں یوں ہے نہ سفر تھا ایک
صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے مدینہ میں ایسا
کیا۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ امت کو تکلیف نہ
(ضرورت کے وقت دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں)
اہل حدیث اور امامیہ نے انہی حدیثوں کی وجہ
سے دو نمازوں کا بلا عذر جمع کرنا جائز رکھا
لیکن الگ الگ پڑھنا افضل ہے کیونکہ آپ
کی عادت شریف یہ تھی کہ ہر نماز کو الگ الگ
وقت میں پڑھا کرتے تھے اور اقامت
جمع آپ نے شاذ و نادر کیا ہے، البتہ سفر
جمع کرنا آپ سے بکثرت منقول ہے اور
اکثر علماء اہل سنت نے جیسے شافعی اور
احمد ہیں سفر اور بارش اور بیماری میں جمع
رکھا ہے، اور امام ابو حنیفہؒ نے بجز سفر

وہ بھی صرف دو مقاموں میں (عرفات اور مزدلفہ میں صرف ایک ہی دن) اور کہیں جمع جائز نہیں رکھا ہے۔

میں:۔ کہتا ہوں جس شخص کو استحاضہ یا سلسل البول یا بواسیر بادی یا خونی کی بیماری ہو اُسکا وضو دیر تک نہ ٹھہرتا ہو تو اس کے لئے جمع کرنا باتفاق اکثر علمائے اہل سنت اور نیز علمائے امامیہ جائز ہے اور امامیہ نے اپنی کتابوں میں بتواتر جمع بین الصلوٰتین ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے نقل کیا ہے۔ اور اس میں تقیہ کا بھی احتمال نہیں تو اُسکے عدم جواز کا قائل ہونا اور اہل بیت کی پیروی نہ کرنا ایک عجیب امر ہے)

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ قَاتِلُهٗ فِي النَّارِ۔ کافر اور اس کا قتل کرنیوالا دونوں دوزخ میں اکٹھا نہیں ہونگے بلکہ جو مسلمان جہاد میں کافر کو قتل کرے وہ ضرور بہشت میں جائیگا (بشرطیکہ جہاد شرعی اور حسب شرائط شرع ہو جسکا بیان آگے آئیگا، اگرچہ چند روز کے لئے گناہوں کیوجہ سے اُسکو عذاب بھی ہو تو وہ اُس طبقہ میں جہاں کافر رکھے جائیں گے نہیں رہیگا بلکہ اعراف وغیرہ میں یا دوزخ کے اوپر کے طبقہ میں یا دوزخ کے کنارے پر وہ رکھا جائیگا)

لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ کافر اور اُسکا قتل کرنے والا مومن جو قتل کے بعد اسلام پر قائم رہا (اُسکا خاتمہ اسلام پہ ہوا) دونوں دوزخ میں ایک مقام پہ جمع نہونگے بعضوں نے کہا اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یوں ہے لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّ مُؤْمِنٌ قَتَلَهٗ كَافِرٌ ثُمَّ سَدَّدَ فِي النَّارِ۔ یعنی کافر اور وہ مومن جسکو کافر نے قتل کیا پھر وہ کافر مسلمان ہو گیا دونوں

دوزخ میں جمع نہ ہونگے بلکہ دونوں بہشت میں جائینگے اس صورت میں یہ حدیث اُس حدیث کی ہم مضمون ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُن دو شخصوں پہ ہنس دیگا جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا اور وہ دونوں بہشتی ہوں گے۔

لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا) اگر ایسا ہوتا (ہماری بیوی نے یہ بدعت کی ہوتی) تو ہم اُس کے ساتھ نہ رہتے (بلکہ اس کو طلاق دیدیتے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ فاسقہ بدکار عورت کو طلاق دیدینا لازم ہے جیسے تارکۃ الصلوٰۃ کو)۔

وَاِذَا كُنْتَ فِي قَرْيَةٍ جَامِعَةٍ۔ جب تو ایسے گاؤں میں ہو جہاں جماعت ہوتی ہو (وہاں امیر اور قاضی ہو)۔

جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهٗ۔ اپنے کپڑے درست کر لئے۔

فَجَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَّ مِائَتَا اَلْفٍ۔ اُن کا سارا مال پچاس ملین (پانچ کروڑ) اور دو لاکھ کا ہوا۔ شاید یہ مقدار تقسیم کے وقت آمدنی سے ہو گئی ہوگی کیونکہ اوپر جو قیمتیں مذکور ہوئیں وہ سب ملا کر صرف ۴۸ ملین اور چار لاکھ ہوتے ہیں ہر ایک بی بی کو ایک ایک ملین اور دو لاکھ ملے (یعنی بارہ لاکھ)۔

جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ۔ آنحضرت صلعم نے اپنے ماں باپ دونوں مجھ پر جمع کر دیئے (یہ سعد بن ابی وقاص نے کہا جنگ احد کے دن کافر اس پہاڑ پر چڑھنا چاہتے تھے جس پر آنحضرت صلعم معدودے چند اپنے اصحاب کے ساتھ تھے سعد تیر مار مار کر اُن کو ہٹا رہے تھے۔

اُسوقت آنحضرت ص نے سعد سے فرمایا اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ۔ سعد تیر مار میرے باپ تجھ پر صدقے (سبحان اللہ سعد تو پیغمبر کے ایسے جان نثار تھے اور انکا نالائق بیٹا عمر بن سعد ایسا نکلا کہ رَی کی حکومت کی طمع میں امام حسین کو شہید کرایا۔ بقول شخصے ولی کے گھر شیطان پیدا ہوا)۔

لَا یَجْمَعُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْمَوْتَتَیْنِ۔ اللہ آپ پر دو موتوں کو اکٹھا نہیں کرنے کا (یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کیا جو کہتے تھے ابھی پھر آنحضرت ص زندہ ہوں گے اور منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹینگے اُس کے بعد سب انتظام کر کے وفات پائینگے)۔

کَیْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ۔ جب کسی خلیفہ پر لوگ جمع نہ ہوں اُسوقت کیا کرنا چاہئے فَاِنْ لَمْ تَکُنْ جَمَاعَۃٌ وَّلَا اِمَامٌ۔ اگر لوگوں میں اتفاق نہ ہو اور کوئی امام نہ ہو (تو اُسوقت اپنے نفس کو لے اور ایک گوشۂ تنہائی میں رہکر اللہ کی یاد کرتا رہ دوسروں سے غرض مت رکھ۔

مترجم:۔ کہتا ہے یہ ہمارا وقت ہے کہ مسلمانوں کا کوئی شرعی امام نہیں اور ہر ایک شتر بے مہار کی طرح اپنے ہوائے نفس پر چلتا ہے۔ مولویوں کا یہ حال ہے کہ ایک دوسرے کی تکفیر اور تضلیل کے سوا اُن کا کوئی شغل نہیں ہے۔ بجائے اس کے کہ مسلمانوں میں اتفاق کرائیں اُن میں پھوٹ ڈالتے ہیں اُس وقت میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور سب فرقوں سے الگ رہنا بہتر ہے اور یہی حکم آنحضرت ص نے دیا ہے)۔

اِجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَیْتِ ثَقَفِیَّانِ۔ خانہ کعبہ کے پاس ثقیف قبیلے کے دو شخص جمع ہوئے۔

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ۔ میری ساری

امت گمراہی پر جمع نہ ہو گی (یعنی یہ نہ ہو گا کہ امت کے تمام لوگ گمراہ ہو جائیں ہر زمانہ میں اہل حق بھی قائم رہیں گے)۔

اَجْمَعُہٗ مِنَ الرِّقَاعِ۔ میں پرچوں پر سے اُس کو جمع کرنے لگا (یعنی متفرق قطعوں پر سے آنحضرت کی وفات تک قرآن کا یہی حال تھا کہ متفرق طور سے پرچوں اور چمڑوں اور ہڈی کے ٹکڑوں پر لکھا ہوا لوگوں کے پاس تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں اُس کو کئی صحیفوں میں جمع کرا پھر حضرت عثمان رضؓ نے اپنی خلافت میں اُن سب صحیفوں سے ایک مصحف لغت قریش میں جمع اور اُس کی نقلیں کرا کر ہر ایک ملک میں روانہ کی اب رہی سورتوں کی ترتیب تو بعضی ترتیب آنحضرتؐ ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اور کچھ صحابہ نے اپنی رائے اور اجتہاد سے رکھی۔ نے نقلا عن الکرمانی جو کہا قرآن اسی ترتیب پر آنحضرت ص کے زمانہ میں تھا سوا سورہ براءۃ کے کہ وہ آخیر میں اتری اور آپ نے اُسکا مقام بیان نہیں کیا یہ صحیح نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو ترتیب میں کسی صحابی کا مصحف مختلف نہ ہوتا حالانکہ روایت میں حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ ان کے مصحف میں سور کی ترتیب باعتبار نزول غرض آیات کی ترتیب تو آنحضرت ص ہی کے عہد مبارک میں ہو چکی تھی اسلئے اُس کا خلاف جائز نہیں اور سورتوں کی ترتیب اجتہادی اُن میں تقدیم اور تاخیر کرنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

مَاتَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُجْمَعِ الْقُرْاٰنَ غَیْرُ اَرْبَعَۃٍ۔ آنحضرت ص کی جب

ہوئی اُس وقت سارے قرآن کے حافظ چار شخصوں کے سوا کوئی نہ تھا (تھوڑے تھوڑے قرآن کے حافظ تو سینکڑوں تھے۔ بعضوں نے کہا سارے قرآن کے حافظ پندرہ شخص تھے، منجملہ اُن کے خلفائے راشدین بھی تھے اور یہ قول باعتبار اپنے علم کے کہا گیا ہے غرض اس روایت سے وہ قول باطل ہوتا ہے کہ صحابہ میں سارے قرآن کا حافظ کوئی نہ تھا)۔

وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ۔ جو مال علیحدہ علیحدہ ہو وہ خواہ مخواہ زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے اکٹھا نہ کیا جائے اسی طرح جو مال یک جا ہو وہ زکوٰۃ لازم ہونے کے ڈر سے علیحدہ علیحدہ نہ کیا جائے (مثلاً بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی ہوں تو کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اب زکوٰۃ کا تحصیلدار اُن کو یک جا کر کے چالیس میں سے ایک بکری زکوٰۃ کی لے لے یا چالیس بکریاں ایک شخص کی ہوں وہ ان کو جدا جدا کر کے بیس بیس بکریاں دو شخصوں کی بتلائے تاکہ زکوٰۃ لازم نہ آئے)۔

فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی جَمِیْعًا۔ دونوں نے ملکر نماز پڑھی یا دونوں نے پڑھی۔ یعنی ایک شخص نے یہ راوی کی شک ہے۔

لَمْ یُجْمَعْ سَیْفَیْنِ عَلٰی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ۔ اللہ تعالے دو تلواریں اس امت پر اکٹھا نہیں کرنیکا (یعنی بیرونی دشمن بھی اُن پر آن پڑے اور آپس میں بھی اُن کے تلوار چل رہی ہو جب ایک بات ہوگی دوسری نہ ہوگی۔

مترجم؛۔ کہتا ہے اس حدیث کی تصدیق اس وقت ہو چکی ہے جب معاویہ اہل شام کو لیکر حضرت علی رضؓ سے لڑنے کے لئے نکلے تو قیصر روم نے یہ موقع عمدہ سمجھ کر شام پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا مگر اللہ تعالےٰ نے اُس کو روک دیا۔

اِنَّ الْجِنَّ یُجَامِعُھَا۔ جن اُس عورت سے جماع کرتے ہیں۔

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ۔ جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے۔ یعنی اُس جماعت سے جو قرآن و حدیث کی پابند ہو (اُسی کے حق میں یہ وعید ہے)۔ طیبی نے کہا جماعت سے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین مراد ہیں۔

صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ جَمِیْعًا۔ آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر پڑھی (دونوں عشا کے وقت میں)۔

سَیَعْلَمُ اَھْلُ الْجَمْعِ الْیَوْمَ مَنْ اَھْلُ الْکَرَمِ (میدان حشر میں جو لوگ جمع ہیں) وہ آج جان لینگے کون لوگ عزت سے رہیں گے۔

اَخَوَیِ الدِّیْنِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ۔ دیندار بھائی جو محبت پہلے چلے رہیں اور محبت ہی پر جدا ہوں۔ (یعنی پیٹھ پیچھے غیبت میں بھی ایک دوسرے کے دوست رہیں نہ یہ کہ منہ پر دوست پیٹھ پیچھے دشمن)۔

وَوَاحِدَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ وَھِیَ الْجَمَاعَۃُ۔ یہ تہتر فرقے سب دوزخی ہیں (یعنی دوزخ میں چند روز اُن کو سزا ملے گی۔ نہ یہ کہ کافروں اور مشرکوں کی طرح ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے) صرف ایک فرقہ اُن میں سے بہشتی ہے وہ جماعت کا فرقہ ہے (اہل سنت جماعت کا جو حدیث و قرآن کا تابع اور صحابہ اور تابعین کا ہم خیال ہو اُن کی روش پہ چلنے والا ہے)۔

سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً لِاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ فِيْهَا
خَلْقَهٗ لِوَلَايَةِ مُحَمَّدٍ وَوَصِيِّهٖ فِي الْمِيْثَاقِ۔
جمعہ کا نام جمعہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالٰے نے اُس
دن اپنے مخلوقات کو جمع کیا تاکہ اُن سے حضرت محمدؐ
اور آپ کے وصی کی ولایت کا عہد لے اُس
دن کا نام جمعہ رکھا۔

حَمِدْتُ اللّٰهَ بِجَوَامِعِ الْحَمْدِ۔ میں نے اللہ
کی تعریف کی ایسی تعریف جو جامع ہے۔

مِنْهُنَّ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَرَبِيْعٌ مُرْبِعٌ وَكَرْبٌ
مُقْمِعٌ وَغُلٌّ قَمِلٌ۔ عورتوں میں کوئی تو تمام
خوبیوں کو جمع کرنیوالی ارزانی اور بھلائی لانیوالی
ہے کوئی ایک بچہ کو پالنے والی دوسرے کو پیٹ
میں رکھنے والی ہے کوئی سخت بدخو خاوند کو تباہ
کرنیوالی ہے کوئی جوؤں کا بھرا ہوا طوق ہے (جس
سے چھٹکارا ممکن نہیں نہ چھوڑتے بنتی ہے نہ
رکھتے چین آتا ہے جیسے قیدی کے گلے
میں ایسا طوق ہو جسمیں جوئیں پڑ جائیں۔
تو بیچارہ کیا کرسکتا ہے (اُس طوق کو گلے سے نکال بھی
نہیں سکتا)۔

خُذْ بِمَجَامِعِ كَفَنِيْ۔ میرا پورا کفن لے لے۔

وَعِنْدَنَا الْجَامِعَةُ قِيْلَ لَهٗ وَمَا الْجَامِعَةُ
قَالَ صَحِيْفَةٌ طُوْلُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ امام ابو عبد اللہؑ
نے فرمایا ہمارے پاس جامعہ ہے لوگوں نے پوچھا جامعہ
کیا۔ فرمایا ایک کتاب ہے جس کا طول آنحضرتؐ
کے ہاتھوں سے ستر ہاتھ ہے۔ جامعہ طوق کو بھی
کہتے ہیں۔

جَمْعِ قِلَّتْ۔ تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور
جَمْعِ كَثْرَتْ۔ دس سے بے انتہا کو کہتے ہیں

اَفْعُلٌ اَفْعَالٌ اَفْعِلَةٌ فِعْلَةٌ۔ یہ جمع قلت کے
اوزان ہیں جمع تکسیر میں سے باقی اوزان جمع کثرت
ہیں۔ جمع سالم جمع قلت ہے۔ بعضوں نے کہا ہے
میں:۔ کہتا ہوں جمع قلت کا استعمال دس سے
زیادہ پر اسی طرح جمع کثرت کا استعمال دس سے کم پر
بھی آتا ہے اور اُسکا کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔

جَمَّعَ النَّاسُ۔ لوگوں نے جمعہ ادا کیا جیسے عَيَّدَ
النَّاسُ لوگوں نے عید کی نماز ادا کی۔

فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعِيْنَ۔ سب بیٹھ کر نماز پڑھو
صحیح اَجْمَعُوْنَ ہے اور یہ راوی کی غلطی ہے بعضوں
نے کہا اَجْمَعِيْنَ بھی ہو سکتا ہے اس طرح کہ وہ
حال ہو مصباح المنیر اور مجمع البحرین میں ہے
یہ توجیہ غلط ہے کیونکہ حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔ اور
الفاظ تاکید معرفہ ہیں۔
میں:۔ کہتا ہوں کبھی حال معرفہ بھی آتا ہے
جیسے نادر دہا العراک ولم یزدہا میں ایک قول
یہ بھی ہے کہ العراک حال ہے مگر یہ بھی ماؤل
بنکرہ ہے یعنی ارسلہا معترکۃ تو صحیح یہی ہے کہ
غلطی ہے۔

مَا ادَّعٰى اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ اَنَّهٗ جَمَعَ
الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا كَذَّابٌ وَمَا
جَمَعَهٗ وَحَفِظَهٗ كَمَا اُنْزِلَ اِلَّا عَلِيُّ بْنُ
اَبِيْ طَالِبٍ وَالْاَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهٖ۔ امام
ابو جعفر محمد باقرؑ نے فرمایا جو شخص یہ دعوٰی
کرے کہ اُس نے سارا قرآن جس طرح اترا
(یعنی بہ ترتیب نزول) جمع اور یاد کیا ہے تو وہ
جھوٹا ہے۔ اس طرح پہ اُس کو یاد اور جمع حضرت
علیؑ اور آپ کے بعد اور اماموں کے سوا اور کسی
نے نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں گو حضرت علی رضؓ نے اس طرح پر کہ قرآن کو جمع کیا ہو مگر نہ آپ نے اور نہ آپ کے بعد دوسرے اماموں نے اُس کی اشاعت مناسب سمجھی ورنہ وہ قرآن اب تک دنیا کے کسی حصہ میں ضرور موجود ہوتا خصوصاً حضرات امامیہ کے پاس ضرور متداول ہوتا اور بڑا عجیب خود حضرت علیؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں اسی قرآن کو قائم رکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک بھی یہ قرآن صحیح اور مکمل تھا گو سورتوں کی تقدیم اور تاخیر اُس میں ہوگئی ہو یہ اور بات ہے۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا عَلِيُّ اَلْقُرْاٰنُ خَلْفَ فِرَاشِيْ فِي الصُّحُفِ وَالْحَرِيْرِ وَالْقَرَاطِيْسِ فَخُذُوْهُ وَاجْمَعُوْهُ وَلَا تُضَيِّعُوْهُ كَمَا ضَيَّعَتِ الْيَهُوْدُ التَّوْرَاةَ فَانْطَلَقَ عَلِيٌّ وَجَمَعَهٗ فِيْ ثَوْبٍ اَصْفَرَ ثُمَّ خَتَمَ عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَ لَا اَرْتَدِيْ حَتّٰى اَجْمَعَهٗ وَاِنَّهٗ كَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْهِ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ بِغَيْرِ رِدَاءٍ حَتّٰى جَمَعَهٗ وَاَخْرَجَهٗ اِلَى النَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهٗ قَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ كَمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ جَمَعْتُهٗ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوْا هٰذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَنْ تَرَوْهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ اَنْ اُخْبِرَكُمْ كَيْفَ جَمَعْتُ الْقُرْاٰنَ۔

آنحضرت صؐ نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا علی قرآن میرے بچھونے کے پیچھے رکھا ہے کچھ کتابچوں میں ہے کچھ ریشمی کپڑوں پر کچھ متفرق کاغذوں پر دیکھو اس قرآن کو سنبھالو اور جمع کرو اور تلف مت کرنے دو جیسے یہودیوں نے توراۃ کو تلف کر دیا یہ سنکر حضرت علی رضؓ گئے اور سارے اجزا قرآن کے لے کر ایک زرد کپڑے میں لپیٹے اس پر مہر کر دی کا اور فرمانے لگے میں تو اب چادر بھی نہیں اوڑھنے کا جبتک اس کو جمع نہیں کرلوں گا یہاں تک کہ کوئی شخص آپ کے ملاقات کے لئے آتا تو آپ بن چادر اوڑھے اُس سے ملنے کے لئے نکلتے خیر آپ نے قرآن کو جمع کر لیا اور لکھ ڈالا اور لوگوں کے پاس لیکر آئے کہنے لگے دیکھو یہ اللہ کی کتاب ہے اور ٹھیک اُسی طرح ہے جس طرح اللہ نے اُس کو حضرت محمدؐ پر اُتارا میں نے اُس کو دو تختوں میں جمع کیا ہے (دو دفتیوں میں) لوگ کہنے لگے ہمارے پاس تو مصحف موجود ہے اُس میں سارا قرآن جمع ہے ہم کو اُس کی کوئی احتیاج نہیں یہ سنکر حضرت علی رضؓ نے فرمایا قسم خدا کی اب تم آج کے بعد اس قرآن کو کبھی نہیں دیکھو گے میرا فرض یہ تھا کہ تمکو قرآن جمع کرنے کی خبر کردوں۔

میں۔ کہتا ہوں یہ روایت اگر صحیح ہو تو حضرت علی رضؓ نے جو قرآن مرتب کیا وہ یہی قرآن تھا اس سے زیادہ اگر حضرت علی رضؓ نے کوئی ایسا قرآن جمع کیا ہوتا جس میں کچھ وہ سورتیں یا آیتیں بھی ہوتیں جو موجودہ قرآن میں نہیں ہیں تو ضرور آپ کے خاص خاص اصحاب اور معتقدین اُن کو یاد رکھتے۔ بلکہ اُن کی صدہا اور ہزارہا نقلیں کرکے اپنے لوگوں میں پھیلاتے رہتے اوّل درجہ حضرت علی رضؓ اپنی خلافت میں اس موجودہ قرآن کے آخر میں اُنکو بڑھا دیتے تاکہ اللہ کا کلام دنیا سے مفقود نہ ہونے پائے اور جب آپ نے ایسا نہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا مرتب کیا ہوا قرآن یہی قرآن تھا جو سب لوگوں میں متداول اور معروف ہے اور اسی لئے

آپ نے اُس کی اشاعت کی ضرورت نہ سمجھی اور یہ عجیب بات ہے کہ منجملہ صحابہ اور تابعین کی بہت سی اشخاص ایسے تھے جن کو حضرت علی رضؓ سے ایک خاص الفت اور محبت تھی جیسے ابوذر عمار جابرؓ مقداد وغیرہم انھوں نے کیوں اس قرآن کی نقلیں نہیں لیں اور حضرت علی رضؓ نے اُن کو اُس کی نقل عنایت فرمائی۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمُدَّۃٍ قَدْرُھَا سَبْعَۃُ اَیَّامٍ بَعْدَ وَفَاتِہٖ۔ حضرت علی رضؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مدینہ میں سات دن میں قرآن جمع کیا۔

خُذْ بِمَا اَجْمَعَ عَلَیْہِ اَصْحَابُکَ وَاتْرُکِ الشَّاذَّ الَّذِیْ لَیْسَ بِمَشْھُوْرٍ۔ وہ بات اختیار کر جس پر تیرے ساتھیوں نے اتفاق کیا ہو اور شاذ غیر مشہور بات کو چھوڑ دے۔

جَمْلٌ جمع کرنا۔ گلا۔

جَمَالٌ۔ خوبروئی۔

جَمَلٌ۔ اونٹ۔ اَجْمَال اور اَجَامِلُ، اور جَمَائِلُ اور جِمَالٌ اور جَامِلٌ اور جُمُلٌ، جِمَالَۃٌ، اور جِمَالات جمع ہے۔ اور جُمَّلٌ کشتی کے رسی کو بھی کہتے ہیں۔

کِتَابٌ فِیْہِ اَسْمَاءُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِھِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْھِمْ وَلَا یُنْقَصُ۔ اس کتاب میں بہشتی اور دوزخی لوگوں کے نام ہیں اور اخیر پر اُن کی میزان جوڑ دی گئی ہے (ٹوٹل) نہ اُن میں بیشی ہو سکتی ہے نہ کمی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْمَلْتُ الْحِسَابَ میں نے حساب جوڑ دیا تو اِجمال جمع کا عمل جو علم حساب کا پہلا عمل ہے اور اختصار کو بھی کہتے ہیں اور گول گول بات کہنے کو بھی۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْھَا وَبَاعُوْھَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَھَا۔ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار یہودیوں پر جب اُن پر چربی حرام ہوئی تو انہوں نے کیا کیا کہ چربی کو گلایا پھر اُس کو بیچا اور اُس کی قیمت کھائی۔

یَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ یَجْمُلُوْنَ فِیْہِ الْوَدَکَ ہمارے پاس مشک لاتے ہیں اُس میں چربی گلاتے ہیں۔ ایک روایت میں یَجْمُلُوْن ہے حطی سے اکثر لوگوں نے یَجْعَلُوْن روایت کیا۔

بِئْرُ جَمَلٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب۔

کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا قَعَدَ الْجُمَلَاءُ عَلَی الْمَنَابِرِ یَقْضُوْنَ بِالْھَوٰی وَیَقْتُلُوْنَ بِالْغَضَبِ تمہارا اُس وقت کیا حال ہو گا جب موٹے تازے لوگ منبروں پر بیٹھ کر اپنی خواہش کے موافق حکم دیں گے اور غصہ سے لوگوں کو قتل کریں گے (نہ اللہ کا دین پھیلانے کو اور شرک مٹانے کو)۔

جُمَلَاءُ۔ جمیلؔ کی جمع ہے اصل میں جمیل گلی ہوئی چربی کو کہتے ہیں جب آدمی میں چربی آ جاتی ہے تو وہ بھلا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس لئے خوبصورت کو بھی جمیل کہنے لگے۔ بعضوں نے حسن اور جمال میں فرق کیا ہے اور کہا ہے کہ حسن چہرے کی خوبصورتی۔ اور جمال اعضا کا سڈول ہونا اور ملاحت دونوں کو شامل ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَوْرَقَ جَعْدًا جُمَالِیًّا اس عورت کا بچہ گندم گون یا کالا یا راکھی رنگ گھونگھر بال والا موٹا پیدا ہو۔

هَمَّ النَّاسُ بِنَحْرِ بَعْضِ جَمَائِلِهِمْ۔ لوگوں نے اپنے کچھ اونٹ نحر کر ڈالنے کا قصد کیا۔ (بعضوں نے کہا جَمَائِل جِمَالَۃٌ کی جمع ہے۔ اور جِمَالَۃٌ جَمَلٌ کی جیسے رَسَائِل رِسَالَۃٌ کی۔

لِکُلِّ أُنَاسٍ فِيْ جَمَلِهِمْ خُبْرٌ۔ ہر گروہ اپنے اونٹ کو خوب پہچانتا ہے۔ ایک روایت میں جُمَيْلِهِمْ ہے تصغیر ہے یہ ایک مثل ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک قوم جو اپنے میں کسی کو سردار مقرر کرتی ہے تو کچھ سمجھ کر ہی کرتی ہے۔ ایک روایت میں فِيْ بُحَيْرِهِمْ ہے۔

أُأَخِّذُ جَمَلِيْ۔ یہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کیا میں اپنے اونٹ کو قید کر سکتی ہوں (یعنی اپنے خاوند پر کوئی ایسا ٹوٹکہ کر سکتی ہوں کہ وہ دوسری عورت سے صحبت نہ کر سکے)

إِنَّهُ أَذِنَ فِيْ جَمَلِ الْبَحْرِ۔ آپ نے جمل البحر کھانے کی اجازت دی جمل البحر سمندر کی ایک بڑی مچھلی جو اونٹ کے مشابہ ہوتی ہے۔

يَتَّخِذُ اللَّيْلَ جَمَلًا۔ رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (یعنی رات بھر جاگتے تھے یا چلتے تھے جب کوئی رات بھر عبادت کرے بالکل نہ سوئے۔ یا رات بھر چلتا رہے تو کہتے ہیں اُس نے رات کو اونٹ بنا لیا۔ یعنی اونٹ کی طرح اُس پر سوار رہا بالکل نہیں سویا)

لَقَدْ أَدْرَكْتُ أَقْوَامًا يَتَّخِذُوْنَ هٰذَا اللَّيْلَ جَمَلًا يَشْرَبُوْنَ النَّبِيْذَ وَيَلْبَسُوْنَ الْمُعَصْفَرَ۔ میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا جو رات کو اونٹ بنا لیتے تھے (رات بھر جاگتے اور عبادت کرتے تھے) وہ نبیذ پیتے تھے (کھجور کا شربت) اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔

ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ جَمْلَاءُ۔ پھر آپ کے سامنے ایک عورت حسین اور خوبصورت آئی۔ (جَمْلَاءُ ایسا مؤنث ہے جسکا مذکر اُس کے لفظ سے نہیں آیا جیسے دِيْمَةٌ هَطْلَاءُ تو أَجْمَلُ اور أَهْطَلُ مستعمل نہیں ہے)

جَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ جَمْلَاءَ۔ ایک حسین پورے اعضا کی اونٹنی لے کر آیا۔ (جمال کا اطلاق ظاہری خوبصورتی اور باطنی خوبی دونوں پر ہوتا ہے)

إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ تعالیٰ صاحب جمال ہے۔ یعنی اوصاف کاملہ کا موصوف ہے یا حسن کی کل باتیں اُسکی ذات مقدس میں موجود ہیں۔

فَائِدَہ۔ جہمیہ اور منکرین صفات نے اِس حدیث کا بھی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خبر واحد ہے اُس پر بھروسہ نہیں ہو سکتا اللہ کیطرف جمال کی نسبت نہیں کر سکتے اے بیوقوفو جب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں آنکھیں منہ سب شریعت سے ثابت ہیں تو جمال میں کیا شک ہے بیشک وہ صاحب جمال ہے آخرت میں اُسکا حسن و جمال دیکھ کر سب مؤمن فریفتہ ہونگے اور اُس کے دیدار سے ایسی خوشی ہوگی کہ دوسری بہشت کی سب نعمتیں بے حقیقت ہو جائیں گی مگر یہ کمبخت جہمیہ اور معتزلہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں گے دوسری حدیث میں ہے کہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے یہ بھی اشارہ ہے اُسکے جمال کیطرف مؤمنین کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ جس پروردگار نے ایسے جمیل اور حسین انسان اور جانور پرند اور چرند پیدا کئے ہیں وہ جب اپنی تئیں کسی صورت میں ظاہر کرے گا تو وہ صورت کیسی حسین اور

جمیل ہوگی زمخشری صاحب کشاف جو پکا معتزلی ہے وہ ان باتوں کا انکار کرتا ہے اور اہل حدیث پر مضحکہ اُڑاتا ہے مگر آخرت میں اُس کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ کیسی غلطی پر تھا اور اللہ اور رسول نے جو فرمایا وہ سراسر حق اور واقعی تھا اُس میں تاویل و تحریف کی ضرورت نہ تھی) اور وہ جمال کو پسند بھی کرتا ہے

حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔ مجاہدؒ نے اس آیت کو یوں پڑھا ہے حَتّٰی یَلِجَ الْجُمَّلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔ جُمَّلُ۔ کشتی کا رسّا۔ اسی طرح جُمَلُ بھی۔ بعضوں نے کہا آیت میں جَمَلُ سے اونٹ ہی مراد ہے۔

نَفَعَتْنِیْ اَیَّامَ الْجَمَلِ۔ جنگ جمل کے دنوں میں اُس سے مجھ کو کیا فائدہ ہوا مراد وہ جنگ ہے جو حضرت علی رضؓ اور حضرت عائشہ رضؓ کی ہمراہیوں میں بصرے کے دروازے پر ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت عائشہؓ اونٹ پر سوار تھیں اسلئے اس کا نام جنگ جمل ہو گیا۔

اَجْمِلُوْا فِی الطَّلَبِ۔ دنیا کمانے میں دل توڑ کر کوشش نہ کرو (آخرت کا خیال مقدم رکھو تھوڑی سی مختصر کوشش دنیا کے لئے بھی اگر کرو تو قباحت نہیں ہے مگر پورا دل اس میں نہ لگا دو کہ آخرت کی پرواہ نہ رہے)۔

اِحْلِقْ فَاِنَّهٗ یَزِیْدُ فِیْ جَمَالِكَ۔ سر منڈا اُس سے تیری خوبصورتی بڑھے گی۔

حَلْقُ الرَّأْسِ مُثْلَةٌ اِلَّا عِنْدَ اَمْثَالِكُمْ وَجَمَالٌ لَکُمْ۔ سر منڈانا اور لوگوں کے لئے تو مثلہ ہے مگر تمہارے لئے جمال ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْجَمَالَ وَالتَّجَمُّلَ۔ اللہ تعالیٰ خوبصورتی اور خوبصورت بننے کو پسند کرتا ہے۔

حِسَابُ الْجُمَّلِ۔ ابجد کا حساب۔

اَسْلَمَ اَبُوْطَالِبٍ بِحِسَابِ الْجُمَّلِ۔ ابوطالب مرتے وقت اسلام لائے اور انہوں نے انگلیوں سے ایسا اشارہ کیا جو حساب جمل میں ۶۳ کیلئے موضوع ہے۔

میں کہتا ہوں امامیہ نے بہت سی حدیثیں ابوطالب کے مسلمان ہو جانے کی نقل کی ہیں مگر اہل سنت کی صحیح روایتوں میں یوں ہے کہ ابوطالب نے مرنے تک اسلام نہیں قبول کیا آخیر کلمہ جو انہوں نے مرتے وقت کہا وہ علی دین عبد المطلب تھا۔ اسی لئے آنحضرت صؐ نے اُن پر جنازے کی نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت علیؓ سے فرمایا اُن کو جا کر ایک گڑھے میں داب آ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا واللہ اعلم۔

مُجَامَلَةٌ۔ لوگوں سے خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا۔

عَلَیْکُمْ بِمُجَامَلَةِ اَهْلِ الْبَاطِلِ تم کو باطل اور ناحق دین والوں سے بھی خوش خلقی کے ساتھ پیش آنا چاہئے اُن کے ساتھ نرمی اور ملائمت سے گفتگو کرنا چاہئے (یہ نہیں کہ اُن کو کافر مردود جہنمی کہہ کر اُن سے لڑائی مول لینا)۔

جَمَّالٌ۔ اونٹ والا اشتربان۔

جُمْلَةٌ۔ مجموعہ، کلام کا ایک فقرہ جس پر سکوت ہو سکے۔

جَمٌّ۔ اور جُمُوْمٌ جمع ہونا، بہت ہونا، بھرنا۔

جَمَّ الْفَرَسُ جِمَامًا۔ گھوڑے کو مادہ پر چڑھانا یا اُس پر سواری کرنا چھوڑ دیا گیا ایسے ہی اَجَمَّ الفرس ہے۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَمِ الرُّسُلُ قَالَ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ یا ثَلٰثَةَ عَشَرَ

جَمَّ الْغَفِیْرِ ۔ میں نے عرض کیا رسول اللہ دنیا میں
کتنے رسول آئے ہیں آپ نے فرمایا تین سو پندرہ
یا تین سو تیرہ ایک جم غفیر یعنی بہت سارے ۔
بعضوں نے کہا صحیح یوں ہے جَمًّا غَفِیْرًا ۔
میں کہتا ہوں کہ دونوں صحیح ہیں جیسے عرب لوگ
کہتے ہیں جَاءُوْا جَمًّا غَفِیْرًا اور جَمُّ الْغَفِیْرِ اور
جَمَّ الْغَفِیْرَۃِ اور اَلْجَمَّ الْغَفِیْرَ اور جَمَّاءَ
الْغَفِیْرِ اور جَمَّاءَ الْغَفِیْرَۃِ اور اَلْجَمَّاءَ
الْغَفِیْرَۃِ اور جَمَّاءً غَفِیْرَۃً اور بِجَمَّاءِ الْغَفِیْرِ
وَالْغَفِیْرَۃِ ۔ یعنی بہت سارے سب کے سب
آئے ۔ جم کا معنی بہت سارے اور غفیر ڈھانپنے
والا یعنی بڑی جماعت ۔ محیط میں ہے جَاءُوْا
الْجَمَّ الْغَفِیْرَ ۔ یعنی سب آئے ۔ وضیع شریف
کوئی ان میں کا باقی نہ رہا ۔

حُبًّا جَمًّا ۔ بڑی محبت بہت الفت ۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیَدِیَنَّ الْجَمَّاءَ ۔ اللہ تعالیٰ بے سینگ
والے جانور کو (سینگ والے سے) بدلہ دلائیگا

اُمِرْنَا اَنْ نَبْنِیَ الْمَدَائِنَ شُرَفًا وَ
الْمَسَاجِدَ جُمًّا ۔ ہم کو حکم ہوا شہروں اور
مکانوں کو کنگورے دار بنانے کا اور مسجدوں کو
بے کنگورے (اب لوگوں نے الٹا کر لیا ہے ہر مسجد
پر کنگورے دیواروں پر بناتے ہیں اور مکانوں
کی دیواریں خالی رکھتے ہیں) ۔

اَمَّا اَبُوْبَکْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَوْ کَتَبْتُ اِلَیْہِ اِذْبَحْ
لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ شَاۃً لَرَاجَعَنِیْ فِیْھَا اَقَرْنَاءُ
اَمْ جَمَّاءُ ۔ (عمر بن عبد العزیز نے کہا) ابوبکر بن
حزم کا تو یہ حال ہے اگر میں ان کو لکھوں کہ مدینہ
والوں کے لئے ایک بکری کاٹو تو وہ پھر پوچھینگے کہ
سینگ والی بکری یا بے سینگ والی (یعنی ان
کے مزاج میں بڑی احتیاط ہے) ۔

جَمَّاءُ ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے مدینہ سے تین
میل پر ۔

کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ جُمَّۃٌ ۔ آنحضرتؐ کے سر مبارک پر
مونڈھوں تک کے بال تھے (یعنی کانوں کی لو سے
بھی نیچے ۔ مونڈھوں پر پڑے ہوئے اگر کانوں کی لو
تک ہوں تو اُسکو عربی میں لِمَّہ کہتے ہیں جُمَّہ سے کم
وَفْرہ ہے ۔

وَقَدْ وَفَتْ لِیْ جُمَیْمَۃٌ ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا
جب میں آنحضرتؐ کے گھر میں آئی اُس وقت میرے
بال بہت ہو کر مونڈھوں تک ہو گئے تھے (یعنی بیماری
سے بال گر جانیکے بعد دوبارہ بال اُگ کر یہاں تک پہنچے
تھے ۔

وَاَنَا مُجِمَّۃٌ ۔ میرے بال مونڈھوں تک تھے ۔
جیسے چھوٹے بچوں کے ہوتے ہیں ۔

کَاَنَّمَا جُمِّمَ شَعْرُہٗ ۔ گویا آپ کے بال مونڈھوں
تک تھے ۔ ایک روایت میں حُمِّمَ ہے حائے حطی
سے اُسکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُجَمِّمَاتِ مِنَ النِّسَاءِ ۔ اللہ نے
ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں کی طرح پٹے رکھیں
(بالوں کو لمبا نہ ہونے دیں)

لَوْلَا جُمَّتُہٗ ۔ اگر اس کے بال لمبے نہ ہوتے (مونڈھوں
تک حالانکہ خود آنحضرتؐ نے مونڈھوں تک بال
رکھے ہیں مگر اس حدیث میں اُس کی برائی کی شاید
وہ ناز اور تکبر کی نیت سے ایسا کرتا ہو گا)

اِجْتَاحَتْ جَمِیْمَ الْیَبِیْسِ ۔ سوکھی زمین کی جمیم
بھی تباہ کر دیا ۔ جمیم ایک گھانس ہے جو لمبی ہو کر
بالوں کی طرح ہو جاتی ہے ۔

رمی الیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بسفرجلۃ وقال دونکھا فانھا تجم
الفؤاد۔ (طلحہ نے کہا) آنحضرتؐ نے ایک
بہی دانہ میری طرف پھینکا اور فرمایا یہ لے اس
سے دل کو تسکین اور تفریح ہوتی ہے۔
فانھا تجم الفؤاد المریض۔ تلبینہ (آٹے
یا بھوسی کا ہریرہ) بیمار کے دل کو تسکین دیتا ہے
(رنج کم کرتا ہے)۔
فانھا مجمۃ لھا او مجمۃ لھا۔ وہ اسکو
تسلی دیگا (آرام بخشیگا رنج اور تکلیف کم کریگا
یہ جمام سے بمعنی راحت و آرام۔
ھو واسع المجم۔ وہ کشادہ سینہ کا آدمی
ہے۔
فقد جموا۔ وہ آرام پاگئے اُن کا شمار بڑھ گیا۔
فاتی الناس الماء جامین رواء۔ لوگ
پانی پر پہنچے آرام سے سیراب ہو کر۔
لاصبحنا غدا حین ندخل علی القوم
وبنا جمامۃ۔ کل صبح کو ہم جب اُن لوگوں کے
پاس پہنچیں گے تو خوب آرام سے شکم سیر۔
بلغھا ان الاحنف لامھا فی شعر فقالت
لقد استفرغ حلم الاحنف ھجاؤہ ایای
الی کان یستجم مثابۃ سفھہ۔ حضرت عائشہ
کو خبر پہنچی کہ احنف نے ایک شعر میں اُن پر ملامت
کی ہے تو انہوں نے کہا احنف نے جو میری ہجو
کی تو عقل سے خالی ہو گیا وہ کیا میرے لئے اپنی
حماقت کا خزانہ جوڑ رہا تھا (جمع کر رہا تھا)۔
من احب ان یستجم لہ الناس قیاما
فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ جو شخص اس
بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لئے جمع ہو کر
کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے ایک
روایت میں یستخم ہے خائے معجمہ سے۔ یعنی کم
کھڑے اُن کی بو بد لگ جائے (پسینہ آکر)
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والوحی اجم ما کان۔ آنحضرتؐ کا جب انتقال
ہوا اُس وقت وحی بہت کثرت سے آرہی تھی۔
مال ابی زرع علی الجمم محبوس۔ ابو زرع
کا مال دیت مانگنے والوں میں رکا ہوا ہے یہ جمع ہے
جمۃ کی جمۃ وہ جماعت جو دیت مانگنے آئے۔
جمانی۔ لمبے بالوں والا یا پریشان بڑی ڈاڑھی
والا۔
جماما وقوۃ۔ راحت اور طاقت۔
لاتجاوزنی ظلم ظالم ولو نطحۃ ما بین
القرناء الی الجماء۔ کسی ظالم کا ظلم میرے
سامنے نہیں چلیگا یہانتک کہ سینگ دار جانور کی
ایک مار بے سینگ والی کو (اسکا بھی تدارک
میں کروں گا)۔
ان المساجد لاتبنی جما۔ مسجدیں بن کنگوروں
کے نہ بنائی جائیں (یہ اگلی حدیث کے مخالف
ہے۔ اور شاید کنگوروں سے یہاں مینار مراد ہوں
لایحل لامرأۃ حاضت ان تتخذ قصۃ
ولا جمۃ۔ جو عورت حیض والی ہو جائے (یعنی
جوان ہو جائے) اُس کو بہری نکالنا یا پٹے رکھنا
درست نہیں (کیونکہ یہ مردوں کی مشابہت ہے)
وکان ینھی عن اولئک الجمانین۔ وہ
اُن بال والوں سے منع کرتے تھے (اُن کو مدینہ
دینے سے) ایک روایت میں مجانین ہے۔
مجمع البحرین میں ہے کہ مراد مخالفین ہے۔
لو صبت الدنیا بجمامھا علی السانی

أَنْ يُحِبَّنِيْ مَا أَحَبَّنِيْ - اگر تو دنیا بھر کا مال منافق پر بہا دے اس لئے کہ مجھ سے محبت رکھے جب بھی وہ مجھ سے محبت نہ رکھیگا میرا مخالف ہی رہیگا (یہ حضرت علی رضہ کا قول ہے اسی مضمون کی دوسری مرفوع حدیث ہے کہ علی رضہ سے وہی محبت رکھیگا جو مومن ہو اور علی رضہ سے بغض وہی رکھیگا جو منافق ہو)۔

جَمَّة - وہ جگہ جہاں پانی جمع ہو جائے - اور اسکی جمع جمات ہے - محیط میں ہے کہ جمۃ وہ کنواں جس میں بہت پانی ہو۔

إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا - خداوندا تو جب بخشنے والا ہے تو سب گناہ بخشدیگا یا بہت لوگوں کو بخشدیگا اسکا دوسرا مصرعہ یہ ہے وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا اور کون بندہ تیرا ایسا ہے جس نے کوئی قصور نہ کیا ہو۔

... موتی یا چاندی کے موتی بنے ہوئے

... يَتَحَدَّرُ مِنْهُ الْعَرَقُ مِثْلُ الْجُمَانِ - ان کا پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانُ اللُّؤْلُؤِ - جب سر اٹھاتے تو اس میں سے موتی کے دانے ٹپکتے۔

... مِنْ حُسْنِهَا جُمَانٌ - وہ حسن کی وجہ سے ... یا موتی کا دانہ ہے۔

... فِيْ وَجْهِ الظَّلَامِ مُنِيْرَةً كَجُمَانَةِ الْبَحْرِيِّ سُلَّ نِظَامُهَا - وہ اندھیرے میں اس طرح چمکتی ہے جیسے دریائے موتی جن کی لڑی نکال لی گئی ہو - (یہ لبید کی شعر ہے ایک گائے کی تعریف میں)۔

... جمع کرنا۔

جُمْهُوْر - اونچا ٹیلہ - اکثر لوگ، بڑی جماعت، اچھی عورت - جماہیر جمع۔

إِنَّا لَا نَدَعُ مَرْوَانَ يَرْمِيْ جَمَاهِيْرَ قُرَيْشٍ بِمَشَاقِصِهِ - ہم مروان کو نہیں چھوڑنیوالے کہ وہ قریش کی جماعتوں پر اپنے تیر چلاتا رہے۔

أُهْدِيَ لَهُ بُخْتُجٌ هُوَ الْجُمْهُوْرِيُّ - ابراہیم نخعی کو کسی نے بختج بھیجا یعنی انگور کا پکا ہوا شیرہ جو حلال ہے جسکو جمہوری کہتے ہیں کیونکہ اکثر لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔

جَمْهِرُوْا قَبْرَهُ - اس کی قبر پر مٹی کا ڈھیر کر دو (گلا دہ نہ کرو نہ گچکاری)۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ النُّوْنِ

جَنَاءٌ یا إِجْنَاءٌ - جھکنا کبڑا ہونا۔

إِنَّ يَهُوْدِيًّا زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِمَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُجْنِئُ عَلَيْهَا یا يُجَانِئُ عَلَيْهَا - ایک یہودی مرد نے ایک عورت سے زنا کی آنحضرت نے دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا (جب پتھروں سے مار پڑنے لگی تو مرد عورت پر جھکنا شروع کر دیا (اس کو پتھروں کی مار سے بچانے کے لئے)۔

أَبْيَضُ أَجْنَأُ خَفِيْفُ الْعَارِضَيْنِ - (حضرت اسحاق پیغمبر کا حلیہ یہ تھا) سفید رنگ کبڑے ہلکے رخساروں والے - بعضوں نے کہا اجنأ کا معنی گردن جھکی ہوئی۔

كَانَ أَبُوْبَكْرٍ أَبْيَضَ نَحِيْفًا خَفِيْفَ الْعَارِضَيْنِ أَجْنَأَ - ابوبکر صدیق رضہ سفید رنگ دبلے پتلے ہلکے گال والے جھکے ہوئے آدمی تھے۔

مُجْنَأٌ یا مُجْنَأٌ - ڈھال یا کمان کیونکہ وہ جھکی ہوئی

ہوتی ہے

جَنْبٌ۔ ڈھکیلنا، دفع کرنا، ہٹانا، دور کرنا۔

جُنُوبٌ۔ اتری ہوا چلنا۔

جَنَابَۃٌ۔ نجس ہونا۔

جُنُبٌ۔ ناپاک جس کو نہانے کی حاجت ہو۔ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ جُنُبٌ۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں جنب ہو (یعنی رحمت کے دورہ کرنے والے فرشتے جو محبت سے مومنوں کے پاس آیا کرتے ہیں اور جنب سے مراد یہاں وہ شخص ہے جو اکثر ناپاکی کی حالت میں رہا کرتا ہو، جنابت کا غسل نہ کرتا ہو ناپاک رہنے کی اُس نے عادت کرلی ہو۔

اَلْاِنْسَانُ لَایُجْنِبُ یالَایَجْنُبُ۔ آدمی جنب کے چھو جانے سے جنب نہیں ہوتا، اسیطرح کپڑا یا پانی یا زمین بھی جنب کے ہاتھ لگانے سے نجس نہیں ہوتی۔ مثلاً جنب پانی میں ہاتھ ڈالدے تو وہ پانی نجس نہ ہوگا یا کپڑے میں جنب کا پسینہ لگ جائے یا حائضہ عورت کا تو وہ کپڑا ناپاک نہ ہوگا جیسے کہ دوسری حدیث میں ہے اَلْمُؤْمِنُ لَایَنْجُسُ مومن ناپاک نہیں ہوتا گو وہ جنب ہو یا حائضہ ہو یعنی اُسکا بدن اور پسینہ وغیرہ ناپاک نہیں ہے)

اِنَّ الْمَآءَ لَایُجْنِبُ۔ پانی جنب نہیں ہوتا گو جنب اُس میں ہاتھ ڈالدے، دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت ص کپڑے میں ہاتھ ڈال کر اُس سے جنابت کا غسل کرتے رہے اہل حدیث نے اسی وجہ سے مستعمل پانی کو پاک اور پاک کرنیوالا کہا ہے اور جو لوگ اس کو ناپاک کہتے ہیں اُن کے پاس کوئی قوی دلیل نہیں ہے البتہ اگر مستعمل پانی کا کوئی وصف بدل جائے تب تو وہ نجس ہوگا

لَایَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَاالْجُنُبُ الْقُرْاٰنَ حائضہ اور جنب قرآن نہ پڑھیں (لیکن جو لڑکی قرآن سیکھتی ہو وہ حیض کی حالت میں بھی سبق ناغہ نہ کرے اُس کے لئے قرآن پڑھنا جائز رکھا ہے)۔

لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ۔ نہ تو زکوٰۃ کے مال کو تحصیلدار اپنی فرودگاہ تک منگوائے نہ مال والے اپنا تحصیلدار سے دور لیجائیں کہ اُس کو وہاں تک جانا پڑے اور بعضوں نے جنب کی وہی تفسیر کی ہے جو اوپر جَلَبٌ کی بحث میں گذر چکی۔

کَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُمْنٰی وَالزُّبَیْرُ عَلَی الْمُجَنِّبَۃِ الْیُسْرٰی۔ خالد ابن ولید لشکر کے میمنہ میں اور زبیر بن عوام میسرہ میں تھے (جب آنحضرت ص مکہ کو فتح کرنے کے لئے تشریف لیگئے تھے)۔

ھُنَّ مُقَدِّمَاتٌ وَّمُجَنِّبَاتٌ وَّمُعَقِّبَاتٌ باقیات صالحات (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر) آگے بھیجنے والے ہیں اور (شیطان سے) الگ کرنے والے ہیں (دور کرنے والے) اور پیچھے سے بھی ثواب پہنچانے والے ہیں (آدمی کے مرے بعد بھی)

وَعَلٰی جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ دَاعٍ۔ پل صراط کے دونوں طرف ایک بلانے والا ہوگا۔

وَیُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ۔ ایمانداری اور ناطہ دونوں بھیجے جائیں گے وہ پلصراط کے دونوں بازو کھڑے ہو جائیں گے (کیونکہ امانداری ناطہ پروری دونوں اعلیٰ صفتیں ہیں جو

کے لئے ضرور چاہئیں اور تمام شریعتوں میں اُنکی تاکید ہے)

مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ۔ آپؐ ام سلیم رضؓ کے کناروں پر گذرے۔

عَلَيْكُمْ بِالْجَنْبَةِ فَإِنَّهَا عَفَافٌ۔ عورتوں سے الگ رہنا اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ہر وقت عورتوں کی صحبت میں مت بیٹھو) اس سے آدمی پاک رہتا ہے (بدکاری اور گناہوں سے بچا رہتا ہے)۔

رَجُلٌ ذُوْ جَنْبَةٍ۔ (عرب لوگ اُس مرد کو کہتے ہیں) جو لوگوں کی صحبت سے الگ رہے (یعنی گوشہ نشین ہو)۔

اِسْتَكْفُوْا جَنَابَيْهِ۔ دونوں طرف سے آپ ... آپ سے مانگنے لگے (یہ تثنیہ ہے جناب کا۔ اصل میں جناب کہتے ہیں جانب اور صحن اور احاطہ اور بارگاہ کو اب یہ تعظیم کیلئے نام سے پہلے استعمال ہونے لگا ہے جیسے جنا[ب] [ر]سول کریمؐ

[أ]جْدَبَ بِنَا الْجَنَابُ۔ ہمارے گرداگرد سب [خ]شکسالی ہوگئی (قحط پڑگیا)

[أ]هْلُ جَنَابِ الْهَضْبِ۔ جناب الهضب کے ... (یہ ایک مقام کا نام ہے)

[ذَا]تُ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ۔ پسلی کی بیماری میں [ش]ہادت کا ثواب ہے (ذات الجنب ایک ... بیماری ہے جس میں پسلی کے اندر ایک ... ہوجاتا ہے اکثر آدمی اُس سے ہلاک ہوجاتا ہے)۔

[ا]لْمَجْنُوْبُ شَهِيْدٌ۔ اس کا بھی وہی معنی ہو ... [مِنْ]هَا ذَاتُ الْجَنْبِ۔ (قسط بہت سی بیماریوں کے لئے مفید ہے) اُن میں سے ایک ذات الجنب ہے (قسط ایک دوا ہے)۔

قَطَعَ جَنْبًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ اللہ تعالےٰ نے مشرکوں کی ایک بڑی ٹکڑی کاٹ دی یا اُن کا مطلب کاٹ دیا جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَا فَعَلْتَ فِيْ جَنْبِ حَاجَتِيْ تو نے میرے کام کے بارے میں کیا کیا۔ امام بخاری کی روایت میں فَقَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنی اللہ نے اُن کی جاسوسی ٹکڑی کو کاٹ دیا، جو ہماری خبریں اُن کو پہنچاتے تھے)۔

فَإِذَا الرَّحَا يَطْحَنُ وَالتَّنُّوْرُ مَمْلُوْءٌ جُنُوْبَ شِوَاءٍ۔ ایک شخص کو بھوک لگی کھانے کو کچھ نہ تھا وہ جنگل میں گیا اور پروردگار سے دعا کی کیا دیکھ رہا ہے چکی میں آٹا پس رہا ہے اور تندور میں گوشت کے ٹکڑے بھرے ہوئے ہیں جو بھُن رہے ہیں۔

بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِهَا جَنِيْبًا۔ ملوان کھجور (اچھی بری) روپیوں کے بدل بیچ ڈال پھر روپیہ دیکر جنیب کھجور خرید لے۔ جنیب کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے۔

إِنَّ الْإِبِلَ جُنِّبَتْ قِبَلَنَا الْعَامَ۔ اس سال ہماری طرف اونٹ بیائے نہیں (اُنکا دودھ نہیں ہوا یا کم ہوا)

أَكَلُ مَا أَشْرَفَ مِنَ الْجَنْبَةِ۔ میں تازی صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں۔ بعضوں نے کہا جَنْبَہ وہ ترکاری جو بھاجی سے اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعضوں نے کہا وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی نہ ہو۔

اَلْجَانِبُ الْمُسْتَغْزِرُ يُثَابُ مِنْ هِبَتِهٖ۔ مسافر
پردیسی جو تحفہ لاکر اُس سے زیادہ کا طالب ہو
تو اُس کو بدل دینا چاہیے (یعنی اس کے تحفہ کا
بدل کرنا ضرور ہے)۔
عَلٰی جَانِبِ الْخَبَرِ۔ جو مسافر کہیں سے آئے
وہ خبر بیان کرے۔
هُمْ اَجْنَابُ النَّاسِ۔ وہ مسافر لوگ ہیں
(یہ جُنُبٌ کی جمع ہے بمعنی پردیسی)
فَاَصَبْتَ جَنْبَهٗ۔ تو نے اُس کی پہلو کو صدمہ
پہنچایا۔ ایک روایت میں حَبَّتَهٗ ہے یعنی دل
کے دانے کو۔
لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يُجْنِبُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ
غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ۔ علی میرے اور تیرے سوا
کسی کو جنب رہ کر اُس مسجد سے گذرنا درست
نہیں (اُس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور حضرتؑ
علی کا دروازہ مسجد ہی میں تھا اور سب دروازے
آپ نے بند کرا دیے تھے)۔
مَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ۔ جب تک کبیرہ گناہوں
سے بچا رہے۔
جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ۔ اپنی مسجدوں کو بچاؤ
یا دُور رکھو۔
تَوَضَّئُوْا مِنْ سُؤْرِ الْجُنُبِ۔ جنب آدمی
کے جھوٹے پانی سے وضو کرلو (کیونکہ جنب کا
جھوٹا پانی ناپاک نہیں ہے)۔
اَضَعُ جَنْبِيْ وَاَنَامُ۔ میں اپنی پہلو زمین پر
رکھتا ہوں اور سو جاتا ہوں۔
بِاسْمِكَ وَضَعْتُ جَنْبِيْ۔ تیرا نام لیکر میں
نے اپنی پہلو زمین پر رکھی۔
اُوْذِيَ فِيْ جَنْبِكَ۔ پروردگار تیری اطاعت
میں اُن کو تکلیف پہنچی یا تیرے کام میں۔
اَنَا جَنْبُ اللّٰهِ۔ یہ حضرت علی کا قول ہے میں
اللہ کا مقرب ہوں
نَحْنُ جَنْبُ اللّٰهِ۔ ہم اہل بیت رسالت اللہ
کے نزدیک والے ہیں۔
فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ۔ اللہ کی ذات میں یا اُس کے
کام میں۔
عَاصِفَةٌ جَنَائِبِيَّةٌ۔ اُتری آندھی۔
جَنِيْبَه۔ کوتل جانور جو سامنے چلایا جاتا ہے
اس کی جمع جَنَائِبُ ہے۔
يَقُوْدُوْنَ جَنَائِبَ مِنْ نُوْرٍ۔ نور کے کوتل
جانور کھینچ رہے ہوں گے۔
طَوْعُ الْجِنَابِ۔ وہ گھوڑا جو منہ کا نرم ہو سہل
سے کھینچتا ہو۔
اَلْجَارُ الْجُنُبُ۔ جو پڑوسی غیر ہو اپنا رشتہ دار
نہ ہو۔
اٰكُلُ مَا اَشْرَقَ مِنَ الْجَنْبَةِ۔ میں تازی
صلیان کی بھاجی جو بڑھ جاتی ہے وہ کھاتا ہوں
بعضوں نے کہا جنبہ وہ ترکاری جو بھاجی سے
اونچی اور درخت سے نیچی ہو۔ بعضوں نے
وہ بھاجی جو گرمی کے موسم میں نکلے جب پانی
نہ ہو۔
اَلصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ۔ رفیق ہم پہلو۔
تَجَنُّبٌ۔ دور ہونا، دور کرنا۔
جُنْبُذَةٌ۔ گنبذ، قبہ۔
فِيْهَا جَنَابِذُ مِنْ لُؤْلُؤٍ۔ بہشت میں موتی کے
گنبذ ہوں گے۔ یہ جمع ہے جُنْبُذَةٌ یا جُنْبُذٌ کی
جُنْجُمٌ۔ یا جِنْجِمٌ۔ ٹکڑا، حصہ، یا تاریکی، یا شروع کا
بازو۔

ف۔ اس کو باب ج ب ذ میں ذکر کرنا تھا مگر صاحب نہایہ اور مجمع نے یہاں بھی ذکر کر دیا ہے ۱۲ منہ

جُنُوحٌ - مائل ہونا - جھکنا -

اِجْنَاحٌ - مائل ہونا، مائل کرنا - ایسے ہی اِسْتِجْنَاحٌ لازم اور متعدی دونوں آیا ہے -

اَمَرَ بِالتَّجَنُّحِ فِی الصَّلٰوۃِ - آنحضرتؐ نے نماز میں یہ حکم دیا کہ سجدہ کرتے وقت اپنے بانہوں کو زمین سے جدا رکھے اسی طرح پہلو سے صرف ہتھیلوں کو زمین پر لگائے اُن پر زور دے تو دونوں بازو پرندوں کے پنکھوں کی طرح ہو جائیں (جب وہ اڑتے ہیں) یہ ماخوذ ہے جناح سے جو پرندے کے پنکھ کو کہتے ہیں -

اِذَا صَلّٰی جَنَّحَ - آپ جب نماز پڑھتے تو سجدہ میں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے -

يُجَنِّحُ فِی سُجُوْدِہٖ - اس کے بھی یہی معنی ہیں

اِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ - طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پنکھ بچھا دیتے ہیں (کہ ان کو روندتا ہوا چلے، یا پنکھ بچھانے سے یہ مراد ہے کہ طالب علم کی تعظیم کرتے ہیں اُس کے سامنے تواضع سے پیش کرتے ہیں یا مجلس علم میں اترتے ہیں اُڑنا چھوڑ دیتے ہیں یا طالب علم پر سایہ کرتے ہیں -

میں کہتا ہوں مراد وہ طالب علم ہے جو خاص پروردگار کی رضامندی اور آخرت کی بہبودی کے لئے دین کا علم حاصل کرتا ہو یعنی قرآن اور حدیث اور اُن کے لوازم کا لیکن منطق اور فلسفہ اور دنیاوی علوم پڑھنے والا طالب علم اسمیں داخل نہیں ہے اسی طرح وہ طالب علم بھی جو دین کا علم کسی دنیاوی غرض سے یا بحث و مباحثہ فخر و تکبر دوسرے عالموں سے مقابلہ اور ان کو ذلیل کرنے کے لئے پڑھے) -

تُظِلُّهُمُ الطَّيْرُ بِاَجْنِحَتِهَا - پرندے اپنے پنکھوں سے اُن پر سایہ کریں گے -

کَانَ وَقِيْذَ الْجَوَانِحِ - آپ کے سینہ کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں (یعنی اکثر ملول اور محزون رہتے - محیط میں ہے کہ جَوَانِح سینہ کے پاس کی پسلیاں جیسے ضُلُوْع پشت کی پسلیاں - یہ جمع ہے جَانِحَۃٌ کی -

اِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ فَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ جب رات کا پہلا حصہ آجائے یا تاریکی شروع ہو تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو اُن کو باہر نہ نکلنے دو کیونکہ اس وقت شیطان پھیلتے ہیں -

وَقَدْ جَنَحَ اللَّيْلُ - رات کی تاریکی شروع ہو گئی -

اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ جب رات کا پہلا ٹکڑا آجائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو باہر نہ پھرنے دو ایک روایت میں فَاسْكِتُوْا صِبْيَانَكُمْ ہے یعنی اُن کو ایک جگہ ٹھہرا دو)

يَا ابْنَ ذِی الْجَنَاحَيْنِ - یہ آپ نے عبد اللہ ابن جعفر بن ابی طالب کو کہا اُن کے والد جعفر ابن ابی طالب جنگ موتہ میں شہید ہوئے تھے اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے تھے آنحضرتؐ نے خواب میں اُن کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُڑ رہے ہیں اُن کا لقب اُس روز سے ذوالجناحین ہو گیا یعنی دو پنکھ والے -

لَهٗ سِتُّ مِائَۃِ جَنَاحٍ - آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا تو اُن کے چھ سو پنکھ تھے -

وَهُوَ ذُوَّا اَجْنِحَۃٍ - اور ڈراؤنی چیزیں اور

پنکھ (یہ فرشتوں کے پنکھ تھے اگر ابوجہل آنحضرتؐ کے قریب جاتا تو اُسکے تکے بوٹیاں اڑا ڈالتے
(آدمی کا جَنَاح اُس کے بغل سے لے کر بازو تک)۔

وَمَا يَجْنَحُ اِلَيْهِ نُفُوْسُهُمْ۔ جدھر ان کے دل مائل ہوں۔

فَاجْتَنَحَ عَلٰى اُسَامَةَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ آنحضرتؐ نے بیماری میں اپنا مزاج ذرا ہلکا پایا تو اسامہ پر جھکے ہوئے ٹیکا لگائے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔

اِنِّیْ لَاجُنَحُ اَنْ اٰكُلَ مِنْهُ۔ مجھ کو یتیم کا مال کھانا گناہ معلوم ہوتا ہے یہ جُنَاح سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ۔

اِنَّ لِكُلِّ مَلَكٍ مِّنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ وَمَنْ حَوْلَهٗ اَرْبَعَةَ اَجْنِحَةٍ اَمَّا جَنَاحَانِ فَعَلٰى وَجْهِهٖ مَخَافَةَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى الْعَرْشِ فَيَصْعَقُ وَاَمَّا جَنَاحَانِ فَيَطِيْرُ بِهِمَا۔ (وہب بن منبہ نے کہا) عرش اٹھانیوالے فرشتوں اور اُن کے گردو پیش فرشتوں کے چار چار پنکھ ہیں دو پنکھ تو منہ پر ہیں اسلئے کہ عرش پر نظر پڑ کر بیہوش نہ ہو جائیں اور دو پنکھ اڑنے کیلئے۔

میں کہتا ہوں فتنی نے جو بعضوں سے نقل کیا کہ فرشتوں کے پنکھ سے اصلی پنکھ جو پرندوں میں ہوتا ہے وہ مراد نہیں ہے کیونکہ کسی پرندے کے دو پنکھ سے زیادہ تین پنکھ بھی نہیں ہوتے بھلا چھ سو پنکھ کیسے ہوں گے تو پنکھ ایک صفت ہے صفات ملائکہ میں سے جو بن دیکھے سمجھ میں نہیں آتی یہ کلام صحیح نہیں ہے دو پنکھ اللہ تعالےٰ نے پرندوں میں پیدا کئے ہیں اور فرشتوں کا قیاس اُن پر نہیں ہو سکتا فرشتوں کو ہم نے دیکھا ہی تو کوئی امر اس سے مانع نہیں کہ اُن کی خلقت ایسی ہے جس میں تین چار پانچ چھ سو پنکھ تک ہوں اور وہب بن منبہ کا کلام اُس پر دالّ ہے اور جب قامت زیادہ طویل ہو تو تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چھ سو کیا ہزار پنکھ لگ سکتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالےٰ کے صفات کی تاویلات کرتے کرتے اب فرشتوں کے اعضا کی بھی تاویل کرنے لگے حالانکہ فرشتے مخلوق اور حادث اور اجسام لطیفہ ہیں ان کے اعضا کے تاویل کی کیا ضرورت ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْمَلٰٓئِكَةَ مُخْتَلِفَةً وَقَدْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ وَلَهٗ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ مَلَاَ مَابَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کئی طرح کے ہیں اور آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا اُن کے چھ سو پنکھ تھے آسمان سے لے کر زمین تک بھر دیئے تھے (جب اتنی بڑی قامت ہو تو چھ سو پنکھ کیا ہزار پنکھ بھی ہو سکتے ہیں)۔

كَانَ مُجَنِّحًا فِیْ سُجُوْدِهٖ۔ آنحضرتؐ سجدے میں اپنی کہنیاں زمین سے اُٹھی رکھتے اور دونوں ہاتھوں کو پرندے کی پنکھ کی طرح۔

اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَهٗ بِيَدَيْهِ جَنَاحَيْنِ يَطِيْرُ بِهِمَا فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَاءُ۔ اللہ تعالےٰ نے جعفر بن ابی طالبؓ کو اُن کے ہاتھوں کے بدل (جو جنگ موتہ میں کاٹ ڈالے گئے) دو پنکھ دیئے ہیں وہ بہشت میں جہاں

یں اڑ کر چلے جاتے ہیں۔

جَنَاح ۔ آنحضرت ﷺ کے گھوڑے کا بھی نام تھا

لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔ اصل حدیث یہیں تک ہے لیکن اَوْ جَنَاحٍ اُس میں بڑھا دیا گیا یعنی آگے بڑھنے کی شرط کسی میں نہ ہونا چاہیے مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے یا پنکھ میں اصل حدیث میں تین ہی چیزیں مذکور تھیں تیر اور اونٹ اور گھوڑا لیکن ایک جھوٹے شخص نے بادشاہ کی خاطر سے جو کبوتر اڑایا کرتا تھا۔ اس حدیث میں اَوْ جَنَاحٍ کا لفظ بڑھا دیا۔ لعنۃ اللہ علیہ۔

یُضَیِّقُ عَلَیْہِ الْقَبْرُ حَتّٰی یَلْتَقِیَ جَوَانِحُہٗ کافر کی قبر اُس پر جڑ جائے گی یہاں تک کہ اُسکی پسلیاں دونوں طرف بیچ کر مل جائیں گی۔

جُنْدٌ ۔ فوج، لشکر، گروہ، شہر۔

اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْھَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْھَا اخْتَلَفَ۔ روحوں کی بھی (ابتدائے خلقت میں جھنڈ کے کے جھنڈ تھے) پھر جو روحیں آپس میں اُسوقت پہچانت رکھتی تھیں (اُن میں معرفت اور دوستی تھی) وہ دنیا میں بھی آکر ایک دوسرے سے مل گئیں (اُن میں باہمی الفت ہو گئی) اور جو روحیں اس وقت ایک دوسرے سے انجان اور الگ تھیں (اُن میں اتحاد نہ تھا) وہ دنیا میں بھی آکر الگ الگ رہیں (مطلب یہ ہے کہ تعلق جسمانی کی طرح جن ارواح میں اتحاد ہوتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ عالم ارواح میں بھی قبل از تعلق بہ جسم انہیں یگانگت اور دوستی تھی اور یہی وجہ ہے کہ اچھے اچھوں سے دوستی کرتے ہیں بُرے بُروں سے

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز ۔ کبوتر با کبوتر باز با باز اس حدیث سے اُس مذہب کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے کہ ارواح اجسام سے پہلے پیدا کی گئی تھیں جمہور علماء کا بھی قول ہے)۔

سَیَصِیْرُ الْاَمْرُ اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُّجَنَّدَۃً وہ زمانہ قریب ہے جب تم مسلمانوں کے جدا جدا کئی جھنڈ ہو جائیں گے (ایک جھنڈ شام میں اور ایک یمن میں اور ایک حجاز میں)

فَلَقِیَہٗ اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ ۔ شہروں کے سردار آکر حضرت عمرؓ سے ملے (مراد شام کے شہر ہیں وہ پانچ تھے فلسطین اردن دمشق حمص قنسرین یعنی ان شہروں میں جو مسلمان مجاہدین رہتے تھے اُن کے رئیس اور سردار حضرت عمرؓ سے آکر ملے)

سَتَرْنَا الْبَیْتَ بِجُنَادِیٍّ اَخْضَرَ فَدَخَلَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَلَمَّا رَاٰہُ خَرَجَ ۔ ہم نے گھر پر اونی سبز کپڑا منڈھا تھا (دیوار پر کپڑا لگایا تھا) ابوایوب انصاری رضی جو وہاں آئے تو دیکھ کر واپس چلے گئے (انہوں نے دیواروں اور چھت پر کپڑا منڈھنا برا سمجھا چونکہ حدیث میں اُس کی ممانعت وارد ہے)

کَانَ ذٰلِکَ یَوْمَ اَجْنَادِیْنَ ۔ یہ واقعہ اجنادین کے دن کا ہے۔

اَجْنَادِیْنَ ۔ ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی۔

جَنَدٌ ۔ یمن کا ایک تعلقہ ہے ۔ بعضوں نے کہا کہ ایک شہر ہے ملک یمن میں۔

جُنْدُبٌ یا جُنْدَبٌ یا جُنْدُبٌ ایک قسم کی ٹڈی یا ٹڈا بعضوں نے کہا جندب پپیا جو رات کو سیٹی

کی سی آواز نکالتا ہے ایکساں نکالے جاتا ہے اور
ٹڈی کی طرح کودتا ہے اس کو قُبُّوط بھی کہتے ہیں
فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ يَقَعْنَ فِيْهِ۔ ٹڈوں نے اُس
میں گرنا شروع کیا۔
كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ
الرَّمْضَاءِ۔ آپؐ ظہر کی نماز اُس وقت پڑھتے
تھے کہ گرمی کی شدت سے ٹڈے کودتے رہتے۔
اُمُّ جُنْدُبٍ۔ بلا، آفت، ظلم۔
جَنْدَعٌ۔ آفت، بلا، مصیبت، زمین کے موذی
جانور۔
اِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْجَنَادِعَ۔ میں تم پر بلاؤں
سے ڈرتا ہوں۔
ذَاتُ الْجَنَادِعِ۔ آفت، مصیبت، بلا۔
جُنَيْدِعٌ۔ بلی
جَنْزٌ۔ جمع کرنا، ڈھانپنا۔
جَنَازَہ یا جِنَازَہ۔ میت مع چارپائی۔ بعضوں
نے کہا بکسرہ جیم میت اور بہ فتحہ میم چارپائی یا
بالعکس۔
اِنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرُمِيَتْ فِيْ
جَنَازَتِهَا۔ ایک شخص کی دو جوروئیں تھیں
ایک مرگئی (جیسے عرب لوگ کہتے ہیں رُمِيَ فِيْ
جَنَازَتِهٖ یا طُعِنَ فِيْ جَنَازَتِهٖ۔ جب اُس کے
مرنے کی خبر دیتے ہیں)۔
اِذَا اجْتَنَزْتُمُوْهَا فَاٰذِنُوْنِيْ۔ امام حسن
بصریؒ نے کہا) جب تم اُس کی لاش کو تخت پر
رکھو تو مجھ کو خبر کرو۔
رَاَيْتُ ابْنًا لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَطِيْمٍ دَرَجَ فَطُعِنَ
فِيْ جَنَازَةِ الْغُلَامِ فَمَاتَ۔ امام ابو عبداللہ
علیہ السلام کے ایک لڑکے کو میں نے دیکھا جسکو

عبداللہ فطیم کہتے تھے انہوں نے چلتے چلتے
کی یعنی وہ مرگئے (ایک روایت میں فِیْ جَنَانِ
الْغُلَامِ ہے، ایک میں فِیْ حَیٰوةِ الْغُلَامِ)
جَنَائِزُ۔ جنازہ کی جمع ہے۔
جَنَزَهٗ۔ اُس کو چھپالیا۔
جَنَفٌ۔ ایک طرف جھک جانا، ظلم کرنا، کسی کا حق
تلف کرنا۔
اَجْنَفَ۔ ظلم لیکر آیا جیسے اَلَامَ ملامت کی بات
لایا۔
مَا تَجَانَفْنَا الْاِثْمَ۔ ہم نے عمداً گناہ نہیں
کسی کا حق نہیں مارا۔
اِنَّا نَرُدُّ مِنْ جَنَفِ الظَّالِمِ مِثْلَ مَا نَرُدُّ
مِنْ جَنَفِ الْمُوْصِيْ۔ ہم ظالم کے ظلم کو اس
طرح دفع کرتے ہیں جیسے وصیت کرنے والے
ظلم کو رد کرتے ہیں (یعنی ایسی وصیت جس میں
وارثوں کی حق تلفی ہو اُس کو باطل اور لغو کرتے
ہیں)۔
يُرَدُّ مِنْ صَدَقَةِ الْجَانِفِ فِيْ مَرَضِهٖ
مَا يُرَدُّ مِنْ وَصِيَّةِ الْمُجْنِفِ عِنْدَ
بیماری کی حالت میں ظلم کرنے والے کی
اسیطرح رد کی جائے گی جیسے اُس کی
مرتے وقت۔ (جانف اور مُجْنِف دو
ایک معنی ہے۔ بعضوں نے کہا جانف
ہے وصیت میں ظلم کرنیوالے سے اور
ہر وہ شخص جو حق تلفی کرے حق کو چھوڑ کر
کی طرف جائے)۔
مَا تَجَانَفْنَا فِيْهِ لِاِثْمٍ۔ (حضرت عمرؓ
لوگوں کے ساتھ رمضان کا روزہ کھول
سمجھ کر کہ سورج ڈوب گیا پھر سورج نکل

(تو فرمایا ہم اُس کی قضا کر لیں گے) ہم نے عمداً اُس میں کوئی گناہ نہیں کیا۔

جَنْفَاءَ۔ ایک چشمہ ہے بنی فزارہ کا۔

جَنَقَ۔ منجنیق سے پتھر مارنا، منجنیق ایک ہتھیار ہے جس سے دشمن پر پتھر برساتے ہیں۔

اِنَّهٗ نَصَبَ عَلَى الْبَيْتِ مُنْجَنِيْقَيْنِ وَوَكَّلَ بِهِمَا جَانِقَيْنِ فَقَالَ اَحَدُ الْجَانِقَيْنِ عِنْدَ رَمْيِهٖ خَطَّارَةٌ كَالْجَمَلِ الْفَنِيْقِ اَعْدَدْتُهَا لِلْمَسْجِدِ الْعَتِيْقِ۔ حجاج ظالم نے بیت اللہ پر دو منجنیقیں لگائیں اور اُنپر دو سنگ انداز (ان کو مقرر کیا (جن کو منجنیق چلانے میں مہارت تھی ایک سنگ انداز اور دوسرا سنگ زرد برادر شنال) پتھر چلاتے وقت یہ شعر پڑھنے لگا اُسکا ترجمہ یہ ہے "یہ منجنیق بڑے عمدہ اونٹ کیطرح ہے میں نے اس کو پرانی مسجد (کعبۃ اللہ) کے لئے تیار کیا ہے ارے ظالم تجھ پر ہزار لعنت تو کس منہ سے اپنے تئیں مسلمان کہتا ہے"۔

وُضِعَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ مُنْجَنِيْقٍ۔ ابراہیم ع کو منجنیق میں بٹھا کر آگ میں پھینکدیا شیطان نے یہ ترکیب بتلائی تھی۔

جَنَّ یا جُنُوْنٌ یا جَنَانٌ۔ چھپانا، ڈھانپنا، تاریک ہونا، چھپ جانا، دیوانہ ہونا، جن یا آسیب چڑھ جانا۔

جِنٌّ۔ ایک مخلوق ہے جو فرشتوں سے اُتر کر آگ سے پیدا ہوئی ہے یہ اسم جمع ہے اُسکا واحد جِنِّیٌّ اور جمع جِنَّةٌ ہے۔

جَنِیْنٌ۔ جو بچہ پیٹ میں ہو اس کی جمع اَجِنَّةٌ ہے۔

جَنَّةٌ۔ باغ، بہشت، اُس کو جنت اسلئے کہتے ہیں کہ وہاں گھنے ہوئے درخت ہیں جو ہر چیز کو چھپائے ہوئے ہیں۔

جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ۔ جب رات نے اُس کو چھپا لیا یعنی اندھیری چھا گئی۔

بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ۔ جنات کا بیان اور اُس کا کہ جنوں کو بھی اُن کے نیک اعمال کا ثواب ملیگا (امام ابوحنیفہ رح نے کہا کہ جنوں کا ثواب یہی ہے کہ عذاب سے بچ جائیں لیکن اہل حدیث اور امام مالک رح اور جمہور علماء یہ کہتے ہیں کہ جنوں کو بھی بہشت ملیگی اور وہاں کی نعمتیں۔ کیونکہ اللہ تعالٰے نے فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور فرمایا ولکل درجات مما عملوا یہ جن اور انس دونوں کو شامل ہے۔

مترجم:۔ کہتا ہے ہمارے زمانہ میں ایک گمراہ فرقہ نکلا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کا انکار کرتا ہے یہ فرقہ کافر ہے کیونکہ جن اور شیاطین کا وجود آیات متعددہ قرآنی اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور صدہا ہزارہا اشخاص نے جنوں کو دیکھا ہے اور اُن کے افعال اور تصرفات مشاہدہ کئے ہیں یہ امر عقلاً محال معلوم ہوتا ہے کہ اتنے آدمی سب جھوٹے ہوں اگر یہ لوگ فلاسفہ کی تقلید سے جنوں کے وجود کا انکار کرتے ہیں تو فلاسفہ سب عقول اور ملائکہ اور نفوس کے قائل تھے یہاں تک کہ شیخ بوعلی ابن سینا انکا پیر مرشد کہتا ہے کہ جن ایک ہوائی حیوان ہے جو اشکال مختلفہ میں ظاہر ہو سکتا ہے اور اگلے فلاسفہ سے منقول ہے کہ جن اور شیاطین بھی نفوس بشریہ ہیں جو بدن سے جدا ہو کر باعتبار خیر اور شر کے جن یا شیطان ہو جاتی ہیں، ابو وہب نے کہا جنوں کی اولاد ہوتی ہے

وہ کھاتے پیتے ہیں، اور شیخ بدر الدین شبلی نے
ایک خاص کتاب جنوں کے حالات میں لکھی
ہے اُسکا نام آکام المرجان فی احکام الجان ہے
اور میرے بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب
مرحوم نے ایک مسلمان جن سے ایک حدیث
سنی تھی جنہوں نے خاص آنحضرت ﷺ سے سنی
تھی (اُنکا نام شاہ سکندر بیان کیا تھا یا کچھ ایسا
ہے خوب مجھ کو یاد نہیں ہے) اور شاہ ولی اللہ
صاحبؒ نے جنوں کو دیکھا ہے اُن سے حدیث
سنی ہے اور ہمارے شیخ حافظ عبد العزیز صاحب
مرحوم محدث لکھنویؒ بیان کرتے تھے کہ اُنکے
پاس ایک جن حدیث پڑھنے کو آیا کرتے تھے
بہر حال جنوں کے وجود کا انکار کرنا تکذیب ہے
قرآن اور حدیث کی اور کفر صریح ہے اللہ تعالیٰ
اُس سے بچائے رکھے۔ ابن عربی نے کہا
مسلمانوں کا اجماع ہے اسپر کہ جن کھاتے پیتے
نکاح کرتے ہیں اُن کی اولاد ہوتی ہے۔
مترجم۔ کہتا ہے میں اس مقام پر چند آیات
قرآنی لکھ دیتا ہوں جن سے جنوں کا وجود صراحتاً
ثابت ہوتا ہے اور احادیث تو بے شمار ہیں اور
اجماع امت اُس کے علاوہ
(۱) یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم الآیۃ۔
(۲) قال عفریت من الجن انا آتیک بہ قبل ان
تقوم من مقامک الآیۃ
(۳) کان من الجن ففسق عن امر ربہ الآیۃ
(۴) ومن الشیاطین من یغوصون لہ ویعملون
عملاً دون ذلک الآیۃ
(۵) والشیاطین کل بناء وغواص الآیۃ
(۶) وحق علیہم القول فی امم قد خلت من قبلہم
من الجن والانس الآیۃ۔
(۷) اولئک الذین حق علیہم القول فی امم قد خلت
من قبلہم من الجن والانس الآیۃ۔
(۸) واذ صرفنا الیک نفرا من الجن یستمعون القرآن
الآیۃ۔
(۹) خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق
الجان من مارج من نار الآیۃ
(۱۰) یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان
تنفذوا الآیۃ۔
(۱۱) فبای آلاء ربکما تکذبان۔
(۱۲) لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان۔
(۱۳) قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن الآیۃ
(۱۴) وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال
من الجن الآیۃ۔
(۱۵) من الجنۃ والناس۔
(۱۶) وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون
(۱۷) والجان خلقناہ من قبل من نار السموم
مذکورہ بالا آیات میں سے کسی ایک آیت کا
بالاتفاق کفر ہے تو اتنی آیات اور احادیث
اور اجماع قطعی کا انکار کیونکر کفر
نہ ہوگا۔
لَیْلَۃُ الْجِنِّ۔ وہ رات جس میں جن آپ کے
پاس آئے تھے دین کی باتیں سیکھنے کے
یہ کئی راتیں تھیں کسی میں عبد اللہ بن مسعود
آپ کے ساتھ تھے کسی میں نہ تھے انہوں نے
لمبے لمبے آدمیوں کی طرح جیسے زط کے
ہوتے ہیں دیکھے۔
وَلِیَ دَفْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَلِیٌّ وَّ الْعَبَّاسُ۔ آنحضرت ﷺ کے دفن اور

چھپانے کا کل کام حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ
نے کیا (غسل بھی انہوں ہی نے اور شقران نے
دیا کہتے ہیں اسامہ بھی غسل میں شریک تھے)
جُعِلَ لَهُمْ مِنَ الصَّفِيحِ أَجْنَانٌ۔ آسمان
سے اُن کے لئے پردے مقرر کئے گئے۔
أَجْنَانٌ۔ جمع ہے جَنَنٌ کی یعنی پردہ اور جَنَنٌ
قبر کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ مردے کو چھپالیتی ہے۔
نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ۔ سفید رنگ کے پتلے
سانپوں کے قتل سے آپ نے منع فرمایا یا اُن
سانپوں کے قتل سے جو باریک پتلے گھروں میں
رہتے ہیں کیونکہ یہ سانپ کاٹتے نہیں ہیں، نہ
کسی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسی طرح سبز رنگ
کے پتلے سانپ جو درختوں پر پھرتے ہیں۔ یا
سمندر کے سانپ، باقی کالا ناگ یا دامن، یا
کوڑیالا یا دومنہ والا یا دم بریدہ دو ٹپکے والا یہ
سب زہریلے ہیں ان کو فوراً مار ڈالنا چاہئے۔
اِنَّ فِيهَا جِنَّانًا كَثِيرَةً۔ زمزم کے کنوئیں میں
باریک سانپ بہت ہیں (آپ نے اُن کو قتل
کا حکم دیا کنوئیں کا پانی صاف رہنے کے لئے نہ
اس لئے کہ اُن میں زہر ہے اور اسی لئے دوسرے
مقاموں میں اُن کے قتل کو منع فرمایا۔
جِنَّانُ الْجِبَالِ۔ پہاڑوں کے جن یعنی فسادی
شیطانی آدمی۔
جُنَّةٌ۔ ڈھال، سپر۔
قَطَعَ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔ ایک سپر کی قیمت میں
آپ نے چور کا ہاتھ کاٹا اس کی قیمت پانچ درم
تھی یا ربع دینار)۔
قَلَبْتَ لِابْنِ عَمِّكَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ۔ (یہ عبداللہ
ابن عباس رضہ نے حضرت علی رضہ کو لکھا) تم نے
اپنے چچازاد بھائی کے لئے سپر الٹ دی (یہ ایک
مثل ہے اُس مقام پر کہی جاتی ہے جب کوئی اپنے
دوست کی دوستی چھوڑ دے، اُس کے ساتھ
رعایت اور مروت جو ہمیشہ کیا کرتا تھا نہ کرے۔
وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ۔ اُن کا (یعنی
ترکوں کے) منہ ایسے ہوں گے جیسے تہ برتہ سپریں
(سپر پر ایک چمڑا اور چڑھا دیں اُس کو موٹا کرنے
کے لئے تو اُس کو مُطْرَقَہ کہتے ہیں اسی طرح جوتی
کو بھی جس میں دو یا تین تلے ملا کر سیے جائیں۔
نَعْلٌ مُطْرَقَةٌ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اُن کے
منہ تھابڑ تھوبڑ غلیظ ہوں گے)۔
نَعْلِي وَ مِجَنِّي۔ میری جوتی میری سپر۔
اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔ روزہ سپر ہے (گناہوں کی، یا
شیطان کے حملہ کی یا دوزخ کے آگ کی)۔
كَانُوا جُنَّةً۔ بچے جو مرگئے دوزخ کی سپر ہیں۔
اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ۔ امام سپر ہے جس کے سایہ امن
میں لوگ دشمنوں سے محفوظ رہتے ہیں بعضوں
نے کہا امام جس کام کا حکم کرے اور کوئی اُس کو
بجالائے تو بجالانے والے پر کوئی گناہ نہ ہوگا اگر
امام کا حکم ناحق ہوگا تو سارا گناہ اُسی کی گردن پر
رہے گا مثلاً امام کسی کے قتل کا حکم دے اور
کوئی قتل کر ڈالے تو قاتل پر کچھ گناہ نہ ہوگا بعضوں
نے کہا اگر امام کا حکم برخلاف شرع ہو تو بجالانے
والا بھی گنہگار ہوگا اور امام کے حکم کی اطاعت
اُسی وقت لازم ہے جب وہ شرع کے موافق
ہو اور یہی قول صحیح ہے۔
مترجم۔ کہتا ہے اگر امام ظلم سے کسی مسلمان
کو قتل کرنے کا حکم دے تو ہرگز اُس کو قتل نہ کرنا
چاہئے گو خود قتل ہو جائے

مَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ۔
اُن دو شخصوں کی مثال جو لوہے کی زرہیں پہنے
ہوں۔ ایک روایت میں جُبَّتَانِ ہے باے
موحدہ سے۔ یعنی لوہے کے دو چغے پہنے ہوں
تُجِنُّ بَنَانَهٗ۔ اُس کی پوریں تک چھپا لیتی ہے
(انگلیاں تک چھپ جاتی ہیں) ایک روایت میں
تُحِزُّ ثِيَابَهٗ ہے یہ راوی کی غلطی ہے۔
نَهٰى عَنْ ذَبَائِحِ الْجِنِّ۔ جن یا آسیب کے
لئے جانور کاٹنے سے آپ نے منع فرمایا (عرب
کے مشرکوں کا قاعدہ تھا اور ہند کے مشرکوں
کا بھی اب تک معمول ہے کہ کوئی مکان بنا چکنے کے
بعد یا اُسکا پایہ ڈالنے پر یا کنواں کھودنے پر یا
اُس میں سے پانی نکلنے پر ایک جانور کاٹتے ہیں
اور اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا کرنے سے شیطان
یا آسیب کا نقصان نہ پہنچیگا آنحضرت ﷺ
نے ایسے ذبیحوں سے منع فرمایا۔
مترجم کہتا ہے کنواں کھودتے وقت دکن میں
خواجہ خضر کے نام کا بکرا ذبح کرتے ہیں یہ بھی ذبائح
جن میں داخل اور ممنوع ہے اگر خواجہ خضر کے نام
پر ذبح کریں تب تو وہ جانور قطعی حرام ہوگا اور اگر
خداوند کریم کے نام پر ذبح کریں اور یہ اعتقاد ہو
کہ خواجہ خضر نقصان یا موت سے بچالیں گے تب
بھی ایسا اعتقاد رکھنے والا مشرک ہوگا اور اُسکا
ذبح کیا ہوا جانور حرام ہوگا۔
اَيَشْتَكِي اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ۔ کیا ماعز جس نے زنا
کا اقرار کیا تھا) بیمار ہے یا دیوانہ ہے (یہ آنحضرتؐ
نے ماعز کے گھر والوں سے پوچھا)۔
لَوْ اَصَابَ ابْنُ اٰدَمَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ نَجَحَ۔ اگر آدمی
کی ہر خواہش پوری ہوجائے تو وہ مستی اور غرور سے
دیوانہ ہوجائے (اسی طرح اگر ہر ایک دعا کی
قبول ہوجائے)۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جُنُوْنِ الْعَمَلِ۔
الٰہی میں اُس کام سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس
آدمی کو جنون پیدا ہو یعنی عجب اور تکبر۔
هٰذَا اَمْصَابٌ وَاِنَّمَا الْمَجْنُوْنُ الَّذِيْ يَضْرِبُ
بِمَنْكِبَيْهِ وَيَنْظُرُ فِيْ عِطْفَيْهِ وَيَتَمَطّٰى فِيْ
مِشْيَتِهٖ۔ یہ کم عقل ہے (یا اُس کی عقل میں فتور
ہوگیا ہے) مجنون وہ شخص ہے جو اپنے مونڈھے
ہلاتا رہے اور دونوں طرف دیکھتا جائے اور
چلتے اکڑتا اور ہاتھوں کو لمبا کرتا رہے۔
كَانَ يَخِرُّ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ
الْخَصَاصَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَابُ مَجَانِيْنُ
کچھ لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے کھڑے
گر جاتے تھے عرب لوگ اُن کو دیوانہ کہتے ایک
روایت میں مَجَانُوْنَ ہے یہ روایت شاذ ہے
جیسے یہ قرأت وَمَا تَتْلُوا الشَّيَاطُوْنَ شاذ ہے
مجانین مجنون کی جمع ہے۔
جَنَانٌ۔ دل۔
اَلْاِيْمَانُ تَصْدِيْقٌ بِالْجَنَانِ وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ
وَعَمَلٌ بِالْاَرْكَانِ۔ ایمان تین چیزوں کا نام
ہے دل سے یقین کرنا زبان سے اقرار کرنا اعضاء
سے فرائض کا بجالانا۔
جِنَان۔ جمع ہے جَنَّة کی یعنی بہشت
وَلٰكِنَّهَا جِنَانٌ۔ بہشت کئی باغوں کا نام ہے
ایک باغ تھوڑے ہے (کہ تیرا بیٹا وہاں
جائے گا)۔
جَنَّةُ الْمَعْلٰى۔ مکہ کا قبرستان۔
جَنَّةُ الْبَقِيْعِ۔ مدینہ کا قبرستان۔

اِنِّیْ مَجْنُوْنٌ - کیا میں دیوانہ ہوں - (یہ اُس شخص نے آنحضرت ص سے کہا جو غصے میں بھرا ہوا تھا اور آنحضرت ص نے اُس کو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے کا حکم دیا تھا شاید یہ شخص بالکل جاہل لٹھ گنوار تھا یا منافق تھا)۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ جَنَّتَیْنِ - بہشت میں دو باغ ہیں۔

لَمَّا اَلْقٰی مُوْسٰی الْعَصَا صَارَتْ جَانًّا فِی الْاِبْتِدَاءِ ثُمَّ صَارَتْ ثُعْبَانًا فِی الْاِنْتِہَاءِ - حضرت موسیٰؑ نے جب عصا ڈال دی تو پہلے وہ ایک پتلا سانپ ہو گئی پھر آخر میں اژدہا بن گئی - اسی لئے قرآن شریف میں اُس کے لئے تین لفظ آئے ہیں۔ حَیَّۃٌ اور جَانٌّ اور ثُعْبَانٌ یعنی دوڑنے میں حَیَّۃ تھی اور پھنپھنانے میں جانّ اور نگل جانے میں ثعبان

سُئِلَ الصَّادِقُ عَنْ جَنَّۃِ اٰدَمَ اَمِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا کَانَتْ اَمْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَۃِ فَقَالَ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ الدُّنْیَا تَطْلُعُ فِیْہَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَلَوْ کَانَتْ مِنْ جِنَانِ الْاٰخِرَۃِ لَمْ یَدْخُلْہَا اِبْلِیْسُ وَمَا اُخْرِجَ مِنْہَا اٰدَمُ اَبَدًا - امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ آبائہ السلام سے پوچھا گیا آدم کی بہشت کیا دنیا کے باغوں میں سے ایک باغ تھی یا آخرت کے باغوں میں سے تھی؟ آپ نے فرمایا وہ دنیا کا ایک باغ تھی (کسی کرہ میں جو ہمارے نظام شمسی میں ہے جیسے زہرہ مشتری وغیرہ) اس میں سورج اور چاند نکلتا تھا اگر آخرت کا باغ ہوتی تو ابلیس اس میں نہ جا سکتا نہ آدم وہاں سے کبھی نکلتے۔

قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ اَھُمَا الْیَوْمَ مَخْلُوْقَتَانِ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَرَاَی النَّارَ لَمَّا عُرِجَ بِہٖ اِلَی السَّمَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّ قَوْمًا یَقُوْلُوْنَ اِنَّہُمَا الْیَوْمَ مُقَدَّرَتَانِ غَیْرُ مَخْلُوْقَتَیْنِ فَقَالَ مَا اُولٰئِکَ مِنَّا وَلَا نَحْنُ مِنْہُمْ مَنْ اَنْکَرَ خَلْقَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَقَدْ کَذَّبَ النَّبِیَّ وَکَذَّبَنَا وَلَیْسَ مِنْ وَّلَایَتِنَا عَلٰی شَیْءٍ وَّیُخَلَّدُ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ - ابو الصلت ہروی نے حضرت امام رضا علیہ وعلیٰ آبائہ السلام سے پوچھا آنحضرتؐ کے صاحبزادے مجھ کو بتلائیے کیا بہشت اور دوزخ پیدا ہو چکے ہیں آج کے دن موجود ہیں فرمایا ہاں آنحضرت ص معراج میں بہشت میں تشریف لیگئے تھے اور آپ نے دوزخ کو بھی دیکھا تھا میں نے کہا بعضے لوگ تو کہتے ہیں بہشت اور دوزخ آیندہ پیدا ہوں گے اب نہیں ہیں فرمایا یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں نہ ہم کو اُن سے کوئی تعلق ہے جس نے بہشت اور دوزخ کے وجود کا انکار کیا اُس نے پیغمبر کو اور ہم اہل بیت رسالت کو جھٹلایا - وہ ہماری ولایت میں نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وہ دوزخ میں رہے گا (اسی طرح جس نے جن یا آسمان یا ملائکہ یا شیاطین کے وجود کا انکار کیا وہ بھی کافر ہے ہمیشہ دوزخ میں رہیگا) امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے - آنحضرت ص نے فرمایا جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سرخ یاقوت کا ایک محل دیکھا جس کے باہر سے اندر کی اور اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی تھیں اس میں موتی اور زمرد کے کئی مکان تھے میں نے جبرئیل ص سے پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا اُسکا جو کوئی اچھا کلام کہے (خوش اخلاق ہو نرمی سے بات کہے) ہمیشہ روزہ رکھے اور محتاجوں کو

کھانا کھلائے اور رات کو تہجد پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں یہ سنکر حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت میں بھلا کسکو ان باتوں کی طاقت ہے آپ نے فرمایا علی نزدیک آجا وہ نزدیک گئے آپ نے فرمایا اچھا کلام کہنے سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا مراد ہے، ہمیشہ روزہ رکھنے سے یہ مراد ہے کہ سارے رمضان کے روزے رکھے کوئی روزہ ناغہ نہ کرے، کھانا کھلانے سے یہ مطلب ہے کہ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کر کے اتنا کمائے کہ وہ لوگوں کے سامنے اپنا منہ نہ کھولیں سوال نہ کریں، رات کو تہجد پڑھنے سے یہ مقصود ہے کہ عشا کی نماز پڑھے جب لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ سو رہتے ہیں۔

اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْجَنَّةِ عَلٰى صُوَرِ اَبْدَانِهِمْ لَوْ رَاَيْتَهٗ لَقُلْتَ فُلَانٌ۔ مومنوں کی روحیں بہشت میں اُنہی صورتوں پر ہوں گی جو دنیا میں اُنکے جسم کی تھیں اگر تو اُن میں سے کسی کو دیکھے تو کہدیگا یہ فلاں شخص ہے (تو مرنے کے بعد روح کو ایک جسم برزخی بعینہ دنیا کے جسم کے شکل پر ملتا ہے اگر یہ نہ ہو تو ارواح میں ایک دوسرے کی شناخت کیونکر ہو مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث میں بہشت سے دنیاوی کوئی باغ مراد ہے جہاں پر سورج نکلتا ہے اور ڈوبتا ہے اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا کلام اس پر دلالت کرتا ہے مترجم:- کہتا ہے ممکن ہے کہ یہ بہشت ہمارے ہی نظام شمسی میں زہرہ یا مشتری یا مریخ یا زحل یا اور کسی ستارے پر ہو وہاں قیامت تک مومنوں کی روحیں رکھی جاتی ہوں۔ مجمع البحرین میں ائمہ اہلبیت علیہم السلام سے منقول ہے کہ بہشت

آسمان میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے اور بہشت زمین سے آسمان تک ہے)

يَا مُوْسٰى اِتَّخِذْ لِيْ جُنَّةً لِلشَّدَائِدِ۔ اے موسیٰ مجھکو سختیوں اور بلاؤں کی سپر بنا (ہر بلا اور مصیبت سے میری پناہ مانگ)۔

لَا يُطَوِّلَنَّ اَحَدُكُمْ شَعْرَ اِبْطَيْهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَّخِذُهٗ مِجَنًّا يَسْتَتِرُ بِهٖ۔ کوئی تم میں سے اپنے بغل کے بال لمبے نہ کرے، کیونکہ شیطان ان بالوں کو اپنی ڈھال بناتا ہے (اُن کی آڑ میں چھپا رہتا ہے)۔

جَنَاجِنُ۔ سینہ کی ہڈیاں۔

جِنْجِنٌ اور جِنْجِنَةٌ۔ یہ بھی اُسی معنی میں ہے اور یہ جناجن کا مفرد ہے۔

مَنْجَنُوْن۔ چرخ پانی کھینچنے کا۔

جَنَّةٌ۔ بُرْدُقَان یا بُرْتقان۔ پہلے یہ درخت پرتگال کے ملک میں ہوتا تھا اس لئے اسکا نام برتقان رکھا گیا عام لوگ اُسکو بُرْدُقان کہتے ہیں اُسکا پھل کھٹ مٹھا ہوتا ہے۔

جُنْهِيٌ۔ ایک بیل ہے جس کو خیزران یا اسلوب کہتے ہیں نرم خوشبودار، فرزدق شاعر امام زین العابدین کی تعریف میں کہتا ہے فِيْ كَفِّهٖ جُنْهِيٌّ رِيْحُهٗ عَبِقٌ مِنْ كَفِّ اَرْوَعَ فِيْ عِرْنِيْنِهٖ شَمَمٌ۔ اُن کی ہتھیلی میں جنہی ہے جس کی خوشبو ایک خوبصورت خوش منظر کی ہتھیلی سے پھیل رہی ہے جسکی ناک اوپر سے اٹھی ہوئی ہے (یہ عزت اور شریف لوگوں کی نشانی ہے)۔

جَنْيٌ۔ اِجْتِنَاءٌ یا جَنَايَةٌ۔ درخت سے میوہ توڑنا۔

جِنَايَةٌ۔ قصور کرنا، جرم کرنا۔

لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ۔ ہر ایک قصور

مواخذہ قصور کرنے والے ہی سے ہوگا (اُس باپ یا بیٹے یا دوسرے عزیزوں سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ قانون عقل کا بھی یہی منشا ہے)۔

لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلٰى وَلَدِهٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ۔ باپ کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا مواخذہ باپ سے نہ ہوگا۔

لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ۔ تیرے بیٹے کے قصور کا تجھ سے اور تیرے قصور کا تیرے بیٹے سے مواخذہ نہ ہوگا (جیسے جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ باپ کے قصور میں بیٹے کو اور بیٹے کے قصور میں باپ کو پکڑ لیتے تھے اور سزا دیتے تھے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگا

هٰذَا جَنَايَ وَخِيَارُهٗ فِيْهِ اِذْ كُلُّ جَانٍ يَدُهٗ اِلٰى فِيْهِ۔ یہ میوہ میرا چنا ہوا ہے عمدہ عمدہ میوہ بھی اسی میں ہے جب دوسرے چننے والیکا ہاتھ اُس کے منہ کی طرف جاتا تھا (وہ عمدہ عمدہ کھا لیتا اور بُرا سڑا لے کر آتا۔ یہ حضرت علی کا قول ہو اصل میں یہ ایک مثل ہے اُس وقت سے نکلی جب جذیمہ نے اپنے بھانجے اور دوسرے لوگوں کو میوہ چننے کے لئے بھیجا، دوسرے لوگوں نے تو کیا کیا اچھا اچھا خود کھا گئے بُرا سڑا لے کر آئے اور جذیمہ کا بھانجہ عمدہ عمدہ سب اپنے ماموں کے پاس لے کر آیا اور یہ جملہ کہنے لگا اُس وقت سے یہ مثل ہوگئی حضرت علی رضہ کا مطلب یہ ہے کہ میں نے مسلمانوں کے مال میں سے کچھ کھا نہیں لیا اس کو مفید کاموں میں لگایا اور اپنے محل میں صرف نہیں کیا)۔

جَنًا۔ وہ میوہ جو چنا جائے اُس کی جمع اَجْنٍ آتی ہے جیسے عصا کی اَعْصٍ آتی ہے۔

اُهْدِيَ لَهٗ اَجْنٍ زُغْبٌ۔ آپ کو تازہ ککڑیاں چنی ہوئیں تحفہ بھیجی گئیں، مشہور روایت اَجْرٍ ہے جیسے اوپر باب الجیم مع الراء میں گذر چکا۔

فَدَعَاهُ فَجَنَأَ عَلَيْهِ۔ ابوبکر صدیق رضہ نے ابوذر غفاری رضہ کو دیکھا اُنکو بلایا اور اُن پر جھک گئے (اُن سے سرگوشی کی) یہ جنا یجنو سے ہے بعضوں نے کہا جنأ یجنأ سے ابن اثیر نے کہا خنا بھی ہوسکتا ہے خائے حطی سے۔

بَابُ الْجِيْمِ مَعَ الْوَاوِ

جَوْبٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

تَجْوِيْبٌ۔ جیب بنانا۔

مُجَاوَبَةٌ۔ جواب دینا جیسے اِجَابَةٌ ہے، اللہ کا ایک نام مجیب بھی ہے یعنی دعا اور سوال قبول کرنے والا دینے والا۔

مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ۔ کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اُس کی دعا قبول کروں اُس کی حاجت پوری کروں۔

اِجَابَةُ الدَّاعِيْ۔ دعوت قبول کرنا۔ کرمانی نے کہا ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو اور وہاں خلاف شرع باتیں اور ریشمی فرش فروش وغیرہ گانا بجانا ناچ رنگ وغیرہ نہ ہوں، دوسری دعوتیں قبول کرنا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

اَجِبْ رَبَّكَ۔ اپنے پروردگار کا بلاوا قبول کر (مطلب یہ ہے کہ میں آپ کی روح قبض کرنے کو آیا ہوں)۔

اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ امیر المومنین نے

تم کو یاد کیا ہے چلو حاضر ہو۔

نَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰہُ۔ آمین کہو اللہ تعالےٰ تمہاری دعا قبول کریگا۔

فَیُجِیْبُنِیْ مَلَکٌ۔ مجھ کو ایک فرشتہ جواب دے گا۔ ایک روایت میں فَیَجِیْئُنِیْ مَلَکٌ ہے یعنی ایک فرشتہ میرے پاس آئے گا۔

حَتّٰی صَارَتِ الْمَدِیْنَۃُ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ یا حَتّٰی رَاَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ مِثْلَ الْجَوْبَۃِ۔ مدینہ ایک گول گڑھے کے مانند ہوگیا (گرداگرد ابر بیچ میں کھلا ہوا)۔

فَانْجَابَ السَّحَابُ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ یا فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی صَارَ کَالْاِکْلِیْلِ مدینہ سے ابر ہٹ گیا اور تاج کی طرح ہوگیا (گول گردہ بیچ میں خالی)۔

اَتَاہُ قَوْمٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ۔ آپ کے پاس کچھ لوگ آئے جو چیتوں کی کھالیں پہنے ہوئے تھے

اَخَذْتُ اِھَابًا مَعْطُوْنًا فَجَوَّبْتُ وَسَطَہٗ وَاَدْخَلْتُہٗ فِیْ عُنُقِیْ۔ میں نے ایک بھٹی پرانی بدبودار کھال لی اُس کو بیچ میں سے چیر کر اپنے گلے میں ڈال لیا (یہ حضرت علی کا قول ہے)۔

وَاَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ اَنْمَارٍ فَجَوْبُ اَبٍ وَّاَوْلَادُ عِلَّۃٍ۔ انمار میں یہ قبیلہ کے لوگ ایک باپ سے تراشے گئے ہیں (ایک باپ کی اولاد ہیں) مائیں الگ الگ ہیں۔

اِنَّمَا جِیْبَتِ الْعَرَبُ عَنَّا کَمَا جِیْبَتِ الرَّحَاءُ عَنْ قُطْبِھَا۔ ابوبکر صدیق رض نے سقیفہ کے دن کہا، ہم لوگوں سے تو عرب اس طرح پھاڑے گئے ہیں جیسے چکی کا پاٹ کھونٹے سے۔ مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ عرب کے مرکز اور بیچا بیچ ہیں اور سارے عرب اُن کے حوالی موالی گرداگرد ہیں۔

جَوَّابُ لَیْلٍ سَرْمَدٍ۔ بڑی لمبی رات کا کاٹنے والا (راتوں کو سفر کرنے والا بہادر دلیر)۔

اَیُّ اللَّیْلِ اَجْوَبُ دَعْوَۃً قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْغَابِرِ اَجْوَبُ۔ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا رات کے کون سے حصہ میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا آدھی رات گذر جانے پر جو حصہ باقی رہتا ہے اس میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔

فَسَمِعْنَا جَوَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَاِذَا بِطَائِرٍ اَعْظَمَ مِنَ النَّسْرِ۔ ہم نے آسمان سے اُترنے کی پھڑپھڑاہٹ سنی کیا دیکھتے ہیں گدھ سے بڑا ایک پرندہ ہے۔

جَوَابٌ۔ پرندے کے گرنے کی آواز

وَاَبُوْ طَلْحَۃَ مُجَوِّبٌ عَلَیْہِ بِجُحْفَۃٍ۔ (جنگ احد میں) ابوطلحہ انصاری آنحضرت ﷺ پر ایک سپر آڑ کیے ہوئے تھے ایسا نہ ہو آپ کو (کافروں کا) کوئی تیر لگ جائے۔

فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَہُ الْجِبَالُ۔ تکبیر اس زور کہی کہ پہاڑوں نے جواب دیا (یعنی گونج اُٹھے)۔

اَسَاءَ سَمْعًا فَاَسَاءَ اِجَابَۃً۔ اُس کا سننا برا ہے جواب دینا بھی بُرا۔

اَنْسَکُ النَّاسِ اَنْصَحُھُمْ جَیْبًا۔ سب لوگوں میں زیادہ عابد وہ ہے جو امانتدار ہو (جس کا امانت لے اُس کو برابر ادا کرے وعدہ خلافی اور بے ایمانی نہ کرے)۔

رَجُلٌ نَاصِحُ الْجَیْبِ۔ امانت دار ایماندار مرد۔

فَاَجَابَہٗ مَنْ کَانَ فِیْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ

أُمَّهَاتِ النِّسَاءِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔ جتنے لوگ اپنے باپوں کی پشت اور ماؤں کے پیٹ میں تھے (یعنی قیامت تک پیدا ہونیوالے تھے اور اُن کی قسمت میں حج تھا) انہوں نے جواب دیا لبیک کہہ کر۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا أَوْ يُدَّخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ لَهُ مِنْ ذُنُوبِهِ ۔ جو مسلمان کوئی دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے یا تو جلدی سے دنیا میں ہی اُسکا مطلب پورا ہوتا ہے یا آخرت کے لئے اُٹھا رکھی جاتی ہے (وہاں مطلب پورا ہوگا) یا اُسکے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (بہر حال مومن کی دعا اللہ تعالےٰ ضائع نہیں ہونے دیگا)

إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ ۔ جب اُس نام کو لے کر دعا کیجائے تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے

لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ ۔ میں بلانے والے کے ساتھ ہو لیتا (حضرت یوسفؑ کی طرح مجھ سے صبر نہ ہو سکتا)۔

يُجِيبُ الدَّعْوَةَ وَهُوَ صَائِمٌ ۔ آپ روزے کی حالت میں بھی دعوت قبول کر لیتے (وہاں تشریف لیجاتے پھر یا روزہ کھول ڈالتے (بقول شخصے کفارۂ یمین سہل دآزردن دل دوستان جہل) یا دعوت کرنے والے کو دعا دیکر چلے آتے۔ ہمارے زمانہ میں بعضے جاہل ایسے نکلے ہیں جو اپنے تئیں اہل حدیث میں بڑا متقی اور پرہیزگار خیال کرتے ہیں۔ ذری ذری سی باتوں پر اپنے بھائیوں کی دعوت میں نہیں جاتے یا بن کھلائے وہاں سے اٹھ کر خفا ہو کر چلے آتے ہیں بھائی مسلمانوں کا دل دکھلاتے ہیں ارے بھائیو نرمی اور ملائمت اور محبت سے نصیحت کرو دل دکھانا اچھا نہیں تم اہل حدیث اسوقت بنوگے جب اخلاق اور عادات اور معاشرت میں بھی آنحضرتؐ کی پیروی کروگے صرف آمین بالجہر اور رفع یدین سے تم اہل حدیث نہیں ہو سکتے۔ کبر اور نفسانیت اور غصہ کو توڑو تواضع اور انکسار اختیار کرو)۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ ۔ جب تم میں کسی کو کھانے کی ضیافت (دعوت) دیجائے تو قبول کرے (اس حدیث سے بعضوں نے دعوت کا قبول کرنا واجب کہا ہے کیونکہ امر وجوب کیلئے ہوتا ہے جبتک کوئی قرینہ وجوب کے مخالف نہ ہو بہر حال سنت ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں)۔

لَا تُوَافِقُوا سَاعَةً تُسْأَلُ فِيهَا فَيَسْتَجِيبُ (اپنے تئیں کو سانہ کرو) ایسا نہ ہو وہ وقت ایسا ہو جس میں کوئی دعا کرے تو اُسکی دعا قبول ہو جاتی ہو

جَوْثٌ ۔ قبہ، بکری کا اوجھڑا۔

جُوَاثَةُ ۔ ایک مقام کا نام ہے یا قبیلہ کا۔

جُوَاثَى ۔ ایک گاؤں ہے بحرین میں جہاں مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلے جمعہ ادا کیا گیا تھا۔

أَصَابَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوْثَةٌ ۔ آنحضرتؐ کو احتیاج ہوئی۔ ایک روایت میں اسی طرح ہی مگر یہ راوی کی غلطی ہے صحیح جُوبَةٌ ہے۔

جَوْحٌ ۔ ہلاک کرنا، جڑ سے اکھیڑ ڈالنا، خربوزہ۔

اِجْتِيَاحٌ ۔ ہلاک کرنا۔

إِنَّ أَبِي يُرِيدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِي ۔ میرا باپ چاہتا ہے کہ میرا مال تلف کر ڈالے (یعنی بیجا صرف کرتا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔ یعنی مال کی کیا حقیقت ہے

تیری ذات ہی اُسی کی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باپ کی
ہر حال میں خبرگیری اور اُس کو نان و نفقہ دینا ضرور
ہے)۔

اَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ جَوَائِحِ الدَّهْرِ۔ اللہ تعالیٰ
تمکو زمانہ کی آفتوں سے محفوظ رکھے (بچائے رکھے)

نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَ وَضَعَ الْجَوَائِحَ۔
ایک روایت میں ہے۔ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ۔ کئی
سال کے میوؤں کے بیچنے کو منع فرمایا (چونکہ اسمیں دھوکا ہے
معلوم نہیں ان سالوں میں میوہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور کتنا پیدا ہوتا ہے)
اور آپ نے آفت ارضی اور سماوی سے جو نقصانات
میوہ خریدنے والوں کو ہوں اُنکو مجرا دیا یا مجرا دینے
کا حکم دیا (امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک یہ
امر وجوب کے لئے ہے)۔

وَشَفَا جَائِحَ صَدْرِيْ۔ میرے سینہ کی خلش
کو اچھا کر دیا۔

فِتْنَةٌ مُبِيْرَةٌ جَائِحَةٌ۔ فتنہ تباہ کرنے والا
برباد کرنے والا۔

جَيْحُوْنُ وَسَيْحُوْنُ وَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ
مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ۔ جیحون اور سیحون اور نیل اور
فرات بہشت کی نہریں ہیں (جیحون ایک دریا ہے
جو خراسان کے ملکوں پر گذر کر خوارزم میں آتا ہے
وہاں سے بحیرہ کاسپین میں گر جاتا ہے)۔

جَيْحَانُ اَحَدُ الْاَنْهُرِ الثَّمَانِيَةِ الَّتِيْ خَرَقَهَا
جِبْرِيْلُ بِاِبْهَامِهٖ۔ جیحان اُن آٹھ ندیوں میں
سے ہے جن کو حضرت جبریئل نے اپنے انگوٹھے
سے پھاڑ ڈالا۔

جَيْحَانُ هُوَ نَهْرُ بَلْخٍ۔ جیحون بلخ میں ایک نہر ہے
(جو ایران اور توران کی حد ہے)۔

جَوْدَةٌ یا جُوْدَةٌ۔ عمدہ ہونا، بہتر ہونا۔

جُوْدٌ۔ سخاوت کرنا۔

جَوَادٌ۔ سخی، تیز رو گھوڑا۔

جُوَادٌ۔ پیاس۔

جَوْدٌ۔ زور کا مینہ

اِجَادَةٌ۔ عمدہ خبر لانا، عمدہ بات کہنا۔

تَجْوِيْدٌ۔ اچھا کرنا، عمدہ کرنا۔

مُجَاوَدَةٌ۔ سخاوت میں فخر کرنا۔

بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا
لِلْمُضَمَّرِ الْمُجِيْدِ۔ اللہ تعالیٰ دوزخ سے
اُس کو اتنا دور کر دے گا جتنی دور تیار کیا ہوا تیز
رو گھوڑے والا ستّر برس میں جائے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ۔ بعضے لوگ
پلصراط پر سے عمدہ، تیز رو گھوڑوں کی طرح گذر
جائیں گے۔ اَجَاوِيْد اَجْوَاد کی جمع ہے اَجْوَاد جمع
ہے جَوَاد کی۔

اَلتَّسْبِيْحُ اَفْضَلُ مِنَ الْحَمْلِ عَلٰى عِشْرِيْنَ
جَوَادًا۔ سبحان اللہ کہنا بیس عمدہ گھوڑے راہ
للہ سواری کے لئے دینے سے بہتر ہے۔

فَسِرْتُ اِلَيْهِ جَوَادًا۔ میں تیز رو گھوڑے کی
طرح اُس کیطرف چلا۔ بعضوں نے کہا مراد
سیرا جوادا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں سِرنا
عَقَبَةً جَوَادًا، ہم دور کی گھاٹی تک گئے۔

وَلَمْ يَاْتِ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ
بِالْجَوْدِ۔ جو کوئی کسی طرف سے آیا اُس
نے یہی بیان کیا کہ خوب بارش ہوئی۔

تَرَكْتُ اَهْلَ مَكَّةَ وَقَدْ جِيْدُوْا۔ میں
مکہ والوں کو اس حال میں چھوڑ کر آیا کہ اُن پر خوب
بارش ہو چکی تھی۔

فَاِذَا ابْنُهُ اِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ۔

دیکھا تو آپ کے صاحبزادے ابراہیم دم چھوڑ رہے ہیں (مرنے کے قریب ہے)

تَجَوَّدْتُهَا لَكَ ۔ میں نے اُس میں سے عمدہ چنکر تمہارے لئے رکھی۔

وَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ ۔ یکایک میں بڑے رستوں میں تھا۔ یہ حدیث بحث جدد میں مذکور ہو چکی ہے اور وہی اُسکا مقام تھا مگر صاحب نہایہ نے ظاہر لفظ کے لحاظ سے یہاں بھی بیان کر دی ہے۔

وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ ۔ آنحضرتؐ کے بہت سخی ہونے کا وقت رمضان میں ہوتا تھا اجود ما یکون کان کا اسم ہے اور فی رمضان خبر ہے اور ما مصدریہ ہے یعنی کان کونہ اجود کائنا فی رمضان۔ بعضوں نے اجود کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں وہ کان کی خبر ہوگی اور اسم کان کا ایک ضمیر مستتر ہوگی جو آنحضرتؐ کی طرف پھرتی ہے۔ بعضوں نے ما کو موصولہ یا موصوفہ بھی کہا ہے۔

أَجْوَدُ وَأَجَدُّ حَتَّى انْتَهَى ۔ سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ محنت کرنے والے مرتے دم تک۔

بِسَيْرِ الرَّاكِبِ الْجَوَادِ ۔ اُس سوار کی چال سے جو عمدہ تیز گھوڑے پر سوار ہو تو جواد مفعول ہے راکب کا۔

جُودِيّ ۔ ایک پہاڑ ہے جزیرہ دجلہ اور فرات میں وہیں حضرت نوحؑ کی کشتی ٹھہری تھی۔

وَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ ۔ یہ گھے لگانا سب سے اچھا تھا بہت اچھا تھا۔

مَسِيرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ۔ اچھے شہسوار کی مسافت۔

جُدْ تَسْلَمْ ۔ زمزم کھودنے میں محنت کر تو سلامت رہے گا کوئی نقصان تجھ کو نہ پہنچیگا۔

جِيَادٌ ۔ اصل میں جَيِّدٌ تھا یعنی عمدہ، اُسکی جمع جیاد ہے۔

إِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْمَخْلُوقِ فَإِنَّ الْجَوَادَ الَّذِي يُؤَدِّي مَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَالْبَخِيلُ الَّذِي يَبْخَلُ بِمَا افْتُرِضَ عَلَيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْخَالِقِ فَهُوَ الْجَوَادُ إِنْ أَعْطَى وَهُوَ الْجَوَادُ إِنْ مَنَعَ ۔ امام حسن علیہ السلام طواف کر رہے تھے ایک شخص نے آپ سے پوچھا جواد کس کو کہتے ہیں فرمایا اگر تو مخلوق میں پوچھتا ہے کہ جواد کون ہے تو جواد وہ ہے جو فرض حقوق ادا کرے (مثلاً زکوٰۃ، نفقہ اہل و عیال و اقارب وغیرہ) اور بخیل وہ ہے جو ان حقوق کو ادا نہ کرے اور اور اگر تو خالق میں پوچھتا ہے تو وہ ہر حال میں جواد ہے دے یا نہ دے (کیونکہ اگر اُس نے دیا تو اپنا مال دیا اور اگر نہ دیا تو بندے کا کوئی حق اُس کے ذمہ پر نہ تھا (یعنی بندے کا کوئی قرض اُس پر نہیں آتا تھا)۔

إِمَامٌ جَوَادٌ ۔ محمد بن علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام کا لقب ہے جو بارہ اماموں میں سے ہیں، ۱۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲۰ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر شریف کل پچیس برس دو مہینے اٹھارہ دن کی ہوئی اور اپنے جد امجد امام موسیٰ کاظم کے پاس دفن ہوئے کہتے ہیں جب آپ کی عمر دس سال کی تھی اُس وقت تیس ہزار مسئلے آپ سے پوچھے گئے آپ نے سبکا صحیح جواب دیا۔

وَاَخْلَفْتَنَا مَخَايِلَ الْجَوْدِ۔ اور تونے ایک کو پیچھے ایک خوب برسنے والے ابر بھیجے۔

مَا اَجْوَدَ هٰذِهٖ۔ یہ کیا عمدہ ہے (جسکا ثواب اتنا بڑا ہے)۔

وَالَّذِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ۔ اس سے پہلے جو ہے وہ اس سے بھی عمدہ ہے (یعنی وضو کے بعد اشہد ان لاالٰہ الا اللہ وحدہ الخ کہنا)

کَیْفَ لِلْاَحْیَاءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ۔ یہ دعا زندوں کے لئے کیسی ہے انھوں نے کہا عمدہ اور نہایت عمدہ۔

مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمِیْرًا وَحْدَهٗ۔ آنحضرت ؐ نے صحابہ رضؓ سے پوچھا سب سے بڑھ کر سخی کون ہے انھوں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا سب بڑھ کر سخی پروردگار ہے پھر سارے آدمیوں میں زیادہ سخی میں ہوں۔ اور میرے بعد زیادہ سخی وہ ہے جس نے (دین کا) ایک علم حاصل کیا پھر اُس کو لوگوں میں پھیلا دیا (تعلیم اور تدریس یا تالیف اور تصنیف اور ترجمہ اور طبع وغیرہ سے) قیامت کے دن ایسا شخص اکیلا ایک امیر بن کر آئیگا (یعنی ایک جماعت کو لئے ہوئے جسکا وہ امیر ہوگا۔ دوسری روایت میں یوں ہے یُبْعَثُ اُمَّةً وہ ایک امت بن کر اٹھیگا اللہ کی قدرت سے یہ کچھ بعید نہیں ہے کہ ایک کے ہزاروں کردے ہزاروں کو ایک کردے)۔

جَوْرٌ جھک جانا، ظلم کرنا۔

جِوَارٌ۔ پناہ چاہنا، ہمسایہ بننا جیسے جِوَارٌ ہمسایہ بننا، اعتکاف کرنا۔

مُجَاوَرَةٌ۔ کہیں پڑا رہنا مثلاً کعبہ کے پاس یا قبر کے پاس۔

غَیْظُ جَارَتِهَا۔ سوکن کو غصہ دلانیوالی (یعنی حسن وجمال کی وجہ سے سوکن اُس سے جلتی ہے)

کُنْتُ بَیْنَ جَارَتَیْنِ لِیْ۔ میں دو سوکن عورتوں کا شوہر تھا۔

لَایَغُرَّنَّكِ اَنْ کَانَتْ جَارَتُكِ هِیَ اَوْسَمَ وَاَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ۔ حضرت عمر رضؓ نے اپنی صاحبزادی ام المؤمنین حفصہ رضؓ سے کہا) تو کہیں دھوکا نہ کھائیو اس بھروسے میں نہ آئیو تیری سوکن یعنی حضرت عائشہ آنحضرت کو تجھ سے زیادہ محبوب اور تجھ سے بڑھ کر خوبصورت اور گوری چٹی ہیں (تو اُن کی ریکھا دیکھی کر جس طرح وہ آنحضرت ؐ سے پیش آتی ہیں اُس طرح تو بھی پیش آئے تیری بات اور اُن کی بات اور ہے)۔

کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِیْنَ۔ مجھ کو اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچائے رکھ۔

عَزَّ جَارُكَ۔ جس نے تیری پناہ لی وہ عزت والا ہوا (اسکو کوئی ذلیل نہیں کرسکتا)۔

وَذَکَرَ مِنْ جِیْرَانِهٖ۔ اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔

اِنِّیْ جَارٌ لَّکُمْ۔ میں تمہارا بچانے والا ہوں۔

جَارٌ۔ ایک شہر کا بھی نام ہے سمندر کے کنارے۔

وَیُجِیْرُ عَلَیْهِمْ اَدْنَاهُمْ۔ مسلمانوں میں ایک ادنٰی شخص بھی (جیسے غلام یا لونڈی یا عورت)

کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمانوں کی طرف سے
اُس کو پناہ ملے گی (کوئی اُس کو مار نہ سکیگا۔ یہ
اسلام کی عزت رکھنے کے لئے ہے)۔

کَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ۔ جیسے تو ایک دریا
کو دوسرے دریا سے روکتا ہے (دونوں کو ملنے
نہیں دیتا)۔

اُحِبُّ اَنْ تُجِیْرَ ابْنَتِیْ بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِیْنَ
میں یہ چاہتا ہوں کہ پچاس آدمیوں میں جن سے
تم قسم لینا چاہتے ہو ایک میری بیٹی کو قسم نہ دو
اُس کو قسم سے معاف کردو ایک روایت میں
تُجِیْزَ ہے زائے معجمہ سے۔ یعنی اُس کو قسم نہ کھانے
کی اجازت دو۔

وَذَکَرَ جِوَارَہٗ۔ اور اُس کی ہمسائیگی کا ذکر
کیا۔ فتنی نے کہا جِوَارَہٗ بکسرہ جیم زیادہ
فصیح ہے۔

وَیَسْتَجِیْرُوْنَکَ۔ وہ تیری پناہ چاہتے
ہیں۔

اِجَارَۃٌ۔ اجرت یا کرایہ پر دینا۔

اِسْتِیْجَارٌ۔ اجرت یا کرایہ پر لینا۔

جِوَارُ اَبِیْ بَکْرٍ۔ ابوبکر صدیق کی پناہ۔

ذٰلِکَ اَمَانُ النِّسَاءِ وَجِوَارُھُنَّ۔ عورتوں کا
امن دینا اور پناہ دینا ایسا ہی ہے۔

قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُہٗ۔ (ام ہانی رضہ نے
آنحضرت صلعم سے عرض کیا علی) ایک شخص کو قتل
کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے (آنحضرت صلعم
نے فرمایا) قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ یَا اُمَّ ھَانِیٍٔ
ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہم نے بھی اُس کو
پناہ دی (کوئی اُس کو مار نہیں سکتا بے فکر رہو)

لَا تُشْھِدْنِیْ عَلٰی جَوْرٍ۔ مجھ کو ظلم پر گواہ مت بنا۔
امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک ایک اولاد
کو دوسرے سے زیادہ دینا اسی حدیث کے رو سے
حرام ہے۔ اور دوسرے اماموں نے مکروہ جانا
ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ نے
حضرت عائشہ رضہ اور عاصم کو دوسری اولاد
سے زیادہ دیا تھا۔ اور اسی لئے ایک روایت
میں یوں ہے اَشْھِدْ عَلَیْہِ غَیْرِیْ میرے سوا اور کسی
کو اُس پر گواہ کرلے۔

وَھُوَ جَائِرٌ عَنْ طَرِیْقِنَا۔ یہ تو ہمارے رستہ سے
مڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔

حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ بَیْنَ النُّطْفَتَیْنِ لَا
یَخْشٰی اِلَّا جَوْرًا۔ آدمی دریائے مشرق اور
مغرب کے بیچ میں سوار ہو کر پھریگا اُس کو کوئی
ڈر اُس کے سوا نہ ہوگا۔ کہیں رستہ بھول نہ جائے
(باقی لوٹ کھسوٹ مار کوٹ کا کوئی ڈر نہ ہوگا۔ ایک
روایت میں لَا یَخْشٰی جَوْرًا ہے یعنی اُس کو کسی ظالم
کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا)۔

کَانَ یُجَاوِرُ بِحِرَاءَ۔ آنحضرت صلعم نبوت سے
پہلے حرا پہاڑ میں رہا کرتے (کئی کئی رات وہاں اکیلے
تنہائی میں بسر کرتے)۔

کَانَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔ آنحضرت صلعم
رمضان کے اخیر کی دس راتوں میں اعتکاف
کیا کرتے۔

اِنَّ لِیْ جَارَۃً فَھَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اَنْ اَتَشَبَّعَ۔
میری ایک سوکن ہے اگر میں اُس کو جلانے کے
لئے جھوٹ موٹ بیان کروں کہ میرے خاوند نے
مجھ کو یہ دیا ہے (جو حقیقت میں نہیں دیا) تو کیا
مجھ پر کوئی گناہ ہوگا۔

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَۃٌ لِجَارَتِھَا۔ ایک پڑوسن

دوسری پڑوسن کے ہدیہ کو حقیر نہ سمجھے (کیونکہ ایسا کرنے سے اُس کے دل کو رنج ہوگا دنیا میں کوئی غریب ہے کوئی امیر، غریب اپنی حیثیت کے موافق کوئی تحفہ لائے تو خوشی سے اُس کو قبول کرنا چاہئے اُس کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ مباش درپے آزار وہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست۔

جَادُبٌ۔ گرم انگارہ ہے (یہ صاحب مجمع البحار نے یہاں بیان کر دیا حالانکہ یہ اُسکا مقام نہ تھا جاذب صرف جاذ کا تابع ہے جیسے کہتے ہیں سامان داماں روٹی ووٹی۔

جُوْرَبٌ۔ پائتابہ چمڑے کا ہو یا کپڑے کا۔

جَارٌ۔ ہمسایہ، جیران جمع ہے۔

كُلُّ اَرْبَعِيْنَ دَارًا جِيْرَانٌ مِنْ بَيْنِ الْيَدَيْنِ وَالْخَلْفِ وَالْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ۔ چالیس گھروں تک چاروں طرف سامنے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں ہمسایہ ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِحُسْنِ الْجِوَارِ۔ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم سمجھو (یہ ایک ایسا امر ہے جس کی ہر شریعت میں تاکید ہے جو شخص اپنے ہمسایوں کو خوش اور راضی رکھے اُسی کی زندگی آرام سے گذرتی ہے ورنہ زندگی تلخ ہو جاتی ہے)

حُسْنُ الْجِوَارِ يَعْمُرُ الدِّيَارَ۔ ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گھر آباد رہتا ہے (اور نہ تباہی ہوتی ہے گھر ویران ہو جاتا ہے علماء نے کہا اچھا سلوک کرنے سے صرف یہ مراد نہیں کہ اُن کو تکلیف نہ دے بلکہ اُن کی تکلیف دہی پر صبر کرے برائی کے بدل اُن پر احسان کرے ابتدا بالسلام کرے بیمار ہوں تو اُنکے پوچھنے کو جائے مراسم تعزیت اور تہنیت میں شریک ہو اُن کے پردے دوڑتا نے میں) نہ جھلکے کوئی چیز ضرورت کی مانگیں تو دے اگر دیوار پر کڑیاں رکھنا چاہیں تو اجازت دے یہ نہ کہے کہ بیچ میں سیری رکھو پرنالہ یا موری نکالنا چاہیں تو منع نہ کرے)۔

اَحْسِنُوْا جِوَارَ النِّعَمِ۔ نعمتوں کی ہمسائگی کا شکر ادا کرو۔

مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ ہمیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیکا حکم دیتے رہے یہانتک کہ میں گمان کیا وہ ہمسایہ کو وارث بھی بنا دیں گے (ترکہ میں سے بھی کچھ حصہ دلائیں گے)۔

اَلْجَارُ اَحَقُّ بِصَقَبِهٖ یا بِسَقَبِهٖ۔ ہمسایہ نزدیک کے مکان کا زیادہ حقدار ہے (اُسکو حق شفعہ ہے اگر وہ لینا چاہے تو غیر شخص نہ لے سکیگا۔

لَا تُجَارُ حُرْمَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهَا۔ کسی عورت کو اپنے گھر میں پناہ دینا رکھ لینا بغیر اُن لوگوں کی اجازت کے درست نہیں۔

فَهُوَ جَارٌ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ۔ وہ اللہ کا کلام سنے اُس کو امن ہے (کوئی اُس کو نہ مارے)

جَارَ فِيْ حُكْمِهٖ۔ فیصلہ کرنے میں اُس نے ظلم کیا (ایک فریق کی بیجا رعایت کی دوسرے پر ستم کیا)۔

جَارَ عَنِ الطَّرِيْقِ۔ ٹھیک رستہ سے پھر گیا۔

اَلْحَاكِمُ الْجَائِرُ۔ ظالم حاکم۔

اَئِمَّةُ الْجَوْرِ۔ ظالم بادشاہ۔

وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هٰذَا الزَّمَانِ جِهَادًا إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَالْجِوَارَ۔ میں نہیں جانتا کہ اس زمانے میں کہیں جہاد ہو مگر حج اور عمرہ اور اعتکاف (انہی میں جہاد کا ثواب ہے)

فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ۔ جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا۔

إِيَّاكِ أَعْنِيْ وَاسْمَعِيْ يَا جَارَة۔ یہ ایک مثل ہے عربی زبان کی اُس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو سنانے کیلئے کوئی بات کہی جاتی ہے مگر اسکا مخاطب کرنا ممکن نہیں ہوتا یا مخاطب ایک شخص ہوتا ہے اور مقصود خطاب سے دوسرے لوگ ہوتے ہیں نَزَلَ الْقُرْآنُ بِإِيَّاكِ أَعْنِيْ وَاسْمَعِيْ يَا جَارَة کا یہی مطلب ہے یعنی قرآن میں ایسی بہت سی آیتیں ہیں جن میں خطاب پیغمبر صاحب کو ہے اور مقصود امت کے لوگ ہیں۔

يَا مَنْ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ۔ اے وہ جو پناہ دیتا ہے اور اُس سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔

أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الْعَذَابِ۔ اللہ اُس کو عذاب سے بچائے رکھے۔

مُسْتَجَار۔ کعبہ کی وہ دیوار کا حصہ جو باب کعبہ کے مقابل ہے اُسکو مستجار اسلئے کہتے ہیں کہ لوگ اُس سے لپٹ کر دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

جُوَيْرِيَة۔ جاریہ کی تصغیر ہے اور امہات المومنین میں سے ایک بی بی کا نام ہے جو بہت خوبصورت اور ملیح تھیں۔

نَهْرُ جُوَيْر۔ ایک گاؤں کا نام ہے مدائن کے متعلقات میں سے۔ مصباح المنیر میں ہے کہ جار ہمسایہ اور شریک اور خفیر اور پناہ دینے والا اور پناہ مانگنے والا اور حلیف اور ناصر اور خاوند اور بیوی سب کو کہتے ہیں۔ جارہ اور جاریہ بیوی کو بھی کہتے ہیں اور جارہ سوکن کو بھی۔

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَنَامُ بَيْنَ جَارِيَتَيْهِ۔ ابن عباس رض اپنی دونوں بیبیوں کے بیچ میں سوتے ایک کو اسطرف لٹاتے اور دوسری کو اُسطرف۔

جَوْزٌ یا جُؤُوْزٌ یا جَوَازٌ یا مَجَازٌ۔ بڑھ جانا، طے کرنا، جائز ہونا، نافذ ہونا، ممکن ہونا۔

تَجْوِيْز۔ نافذ کرنا، قرار دینا، رائج کرنا۔

مُجَاوَزَة اور جِوَاز۔ آگے بڑھ جانا، مواخذہ نہ کرنا، جائز رکھنا۔

إِنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ص فَقَالَتْ إِنِّيْ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جَائِزَ بَيْتِيْ قَدِ انْكَسَرَ فَقَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ غَائِبَكِ فَرَجَعَ زَوْجُهَا ثُمَّ غَابَ فَرَأَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْهُ وَوَجَدَتْ أَبَا بَكْرٍ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ يَمُوْتُ زَوْجُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ قَصَصْتِهَا عَلٰى أَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ هُوَ كَمَا قَالَ لَكِ۔ ایک عورت آنحضرت ص کے پاس آئی کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا میرے گھر کی کڑی (جس پر آڑی لکڑیاں رہتی ہیں) ٹوٹ گئی۔ آپ نے فرمایا جو شخص تیرا غائب ہے اُس کو اللہ حاضر کر دے گا (وہ لوٹ کر آئیگا) ایسا ہی ہوا اُسکا خاوند لوٹ کر آگیا پھر وہ کہیں چلدیا اور عورت نے ویسا ہی خواب دوبارہ دیکھا پھر آنحضرت ص کے پاس آئی لیکن آپ نہیں ملے ابوبکر رض ملے اُسنے یہ خواب اُن سے بیان کیا انہوں نے کہا تیرا خاوند مرجائیگا پھر اُس عورت نے یہی خواب آنحضرت ص کے پاس جاکر بیان کیا آپ نے پوچھا کیا تو نے یہ خواب کسی اور کو

بیان کیا تھا اُس نے کہا جی ہاں فرمایا پس وہی تعبیر
ہے جو اُس نے دی (یعنی تیرا خاوند مر جائیگا)۔
اِذَا هُوَ بِحَيَّةٍ مِثْلَ قِطْعَةِ الْجَائِزِ۔ یکایک انہوں
نے ایک سانپ ناٹ کے ٹکڑے کی طرح دیکھا۔
(اتنا موٹا)۔
وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا زَادَ فَصَدَقَةٌ۔
مسافر کی مہمانی ایک رات دن تک تو دستور ہے
(جو ضرور ہے تین رات دن تک مستحب ہی) اس
سے زیادہ خیرات ہے (چلتے وقت بھی اُس کو اتنا
خرچ دینا چاہیئے کہ ایک منزل تک کافی ہو جائے
اُس کو جیزہ یا جائزہ کہتے ہیں)۔
اَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيزُهُمْ۔ جو
لوگ دوسرے ملکوں سے (اپنی اپنی قوم کیطرف سے)
پیغام لاتے ہیں اُنکو اُسی طرح خرچہ دیا کرنا جیسا
میں دیتا رہا (اُن کی مہمانی کرنا مسلمان ہوں یا کافر)
فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ۔ اپنے مہمان کو دستور
کے موافق (یعنی ایک دن ایک رات) خاطر داری
کرے (اگر تین دن تک مہمانی کرے تو پہلے دن تو
تکلف کے ساتھ اچھا کھانا جہاں تک مقدور ہو کھلائے
دوسرے تیسرے دن ماحضر سامنے رکھے تکلف
کی حاجت نہیں)
اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُجِيزُكَ۔ عباس چچا کیا میں
تم کو عنایت نہ کروں تمکو عطیہ نہ دوں۔
تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ اَنْفُسَهَا۔
اللہ تعالے نے میری اُمت کو وہ خیال معاف کر دیئے
ہیں جو دل میں آئیں زبان سے نہ نکالیں نہ ہاتھ پاؤں
سے اُن پر عمل کریں یعنی وسوسوں پر مواخذہ نہو گا۔
كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ
میں دنیا میں لوگوں سے بیچ کھوچ کیا کرتا تھا (خرید
فروخت معاملہ) میری عادت چشم پوشی اور درگزر
کی تھی (برے روپیہ بھی لے لیتا تھا سختی سے تقاضا
نہیں کرتا تھا محتاج کو معاف کر دیتا تھا)۔
اَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي
میں نماز میں بچہ کا رونا سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا
(چھوٹی سورت پڑھ کر ختم کر دیتا ہوں اس خیال
کہ اُس کی ماں کہ جو جماعت میں شریک ہے پریشان
نہ ہو۔ یہ اخلاق تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے۔ آپ کی ذات مبارک رحمۃ للعالمین تھی ایک
ایک عورت اور بچے کا آپ کو خیال تھا زبان سے اہلحدیث
ہونیکا دعوی سہل ہے۔ جبتک آپ کے اخلاق
اور عادات کی پیروی نہ کیجائے آدمی کبھی اہلحدیث
نہیں ہو سکتا)۔
تَجَوَّزُوا فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز ہلکی اور مختصر پڑھو
(یعنی جماعت کی نماز مطلب یہ ہے کہ قرأت مختصر
کرو تاکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو اکیلے اگر نماز پڑھے
ہو تو جتنا چاہے طول دے سکتا ہے ہمارے شیخ
الاسلام ابن تیمیہ رح نہایت مختصر نماز پڑھاتے
کہ لوگوں کو اُنپر تعجب ہوتا، بعضے بیوقوفوں کی عادت
ہے کہ جماعت کی نماز میں سنت کے خلاف طول
دیا کرتے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو جلدی
نماز پڑھ لیتے ہیں یہ شیطان کے پیرو اور سنت
کے مخالف ہیں۔ مختصر کرنے سے یہ مراد نہیں
کہ رکوع اور سجدہ اور قومہ اور قعدہ وغیرہ برابر
نہ کرے کیونکہ تعدیل ارکان تو اہل حدیث کے
فرض ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ وہی سورتیں یا اُن
برابر والی سورتیں نماز میں پڑھے جو آنحضرت
ہر نماز میں ماثور ہیں اُس پر بھی اگر نماز میں کوئی عارضہ
پیش آجائے تو بہت مختصر سورتیں پڑھ کر نماز ختم

يَتَجَوَّزُ مِنَ اللِّبَاسِ۔ کپڑے ہلکے رکھتے۔

فَاَكُوْنُ اَنَا وَ اُمَّتِيْ اَوَّلَ مَنْ يُّجِيْزُ عَلَيْهِ۔ سب سے پہلے میں اور میری امت کے لوگ پلصراط پر سے گذریں گے

لَا تُجِيْزُوا الْبُطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا۔ کنکریلا میدان (صفا مروہ کے بیچ میں) دوڑ کر طے کرو (اب وہاں دو سبز میل نشان کے لئے دونوں طرف لگا دیئے ہیں)۔

لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ۔ میں آج کے دن اپنے اوپر کوئی گواہ منظور نہیں کرنے کا مگر خود اپنے میں سے۔

قَبْلَ اَنْ تُجِيْزُوْا عَلَيَّ۔ اس سے پہلے کہ تم مجھ کو قتل کرو۔

وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔ کنواری لڑکی کا اذن یہی ہے کہ خاموش رہ جائے (جب اُس سے نکاح کی اجازت چاہیں) اگر زبان سے انکار کرے (کہ مجھ کو یہ نکاح منظور نہیں ہے) تب اُس پر جبر نہیں ہو سکتا (کسی ولی کو بالجبر نکاح کسی عورت کا درست نہیں گو باپ یا دادا ہو اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک کنواری چھوکری کا نکاح فسخ کر دیا جس کے باپ نے اُس کے خلاف مرضی اُسکا نکاح کر دیا تھا یہ مذہب غلط ہے کہ باپ اپنی کنواری لڑکی کا نکاح جبراً کر سکتا ہے البتہ اگر کنواری لڑکی نابالغہ ہو تو اُسکا باپ اُسکا نکاح کر سکتا ہے مگر بلوغ کے بعد اگر وہ ناراض ہو تو قاضی نکاح فسخ کر سکتا ہے۔

اِذَا بَاعَ الْمُجِيْزَانِ فَالْبَيْعُ لِلْاَوَّلِ وَاِذَا اَنْكَحَ الْمُجِيْزَانِ فَالنِّكَاحُ لِلْاَوَّلِ۔ اگر اجازت یافتہ دو شخص ایک ہی چیز کو بیع کریں (ایک ایک کے ہاتھ دوسرا دوسرے کے ہاتھ) تو جس نے پہلے بیع کی ہو اُس کی بیع نافذ ہو گی اسی طرح اگر نکاح کے دو ولی ہوں یا دو شخصوں کو نکاح کر دینے کی اجازت ہو اور دونوں اُس عورت کا نکاح پڑھا دیں ایک ایک سے دوسرا دوسرے سے تو جس نے پہلے نکاح پڑھایا اُسی کا نکاح نافذ ہو گا، اگر دونوں نے ایک ساتھ ایک ہی وقت میں بیع یا نکاح کر دیا تو قرعہ ڈالیں گے اور جسکے نام قرعہ نکلیگا اُس سے بیع یا نکاح نافذ کر دینگے بعضوں نے کہا بیع میں تو وہ شئی آدھی آدھی ہر خریدار کو ملیگی لیکن نکاح میں دونوں کا عقد باطل ہو گا)۔

اِنْ كَانَ مُجِيْزًا وَكَفَلَ لَكَ غَرِمَ۔ اگر وہ غلام ماذون تھا (اُس کے مالک نے اُسکو تجارت کا اذن دیا تھا) اور وہ قیمت کا ضامن ہوا ہو تو بیشک اُسکو تاوان دینا ہو گا

اِنَّهٗ قَامَ مِنْ جَوْزِ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ۔ آدھی رات پر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے۔ (جوز کے معنی بیچا بیچ)۔

وَرَبَطَ جَوْزَةً اِلٰى سَمَاءِ الْبَيْتِ اَوْ جَائِزَةَ الْبَيْتِ۔ اپنی کمر گھر کے چھت یا ٹھاٹ سے باندھ دی۔

فِيْهَا حَيَّاتٌ اَمْثَالَ اَجْوَازِ الْاِبِلِ۔ دوزخ کے نالوں میں میدانوں میں اتنے اتنے بڑے سانپ ہیں جیسے اوسط درجہ کے اونٹ (یہاں اوسط سے مراد بڑے ہیں یعنی بڑے بڑے اونٹوں کے برابر)۔

ذُو الْمَجَازِ۔ عرفات کے پاس ایک مقام کا نام ہے وہاں جاہلیت کے زمانہ میں بڑی بڑی بازار لگا کرتے۔

حٰمٓ مَجَازُهَا مَجَازُ سَائِرِهَا۔ حٰم کا وہی حکم ہے جو دوسری سورتوں کا ہے یعنی اُسکے معنی بھی اُسی طرح پوشیدہ ہیں جیسے دوسرے مقطعات قرآنی کے یعنی اسرار اللہ ہیں

ثُمَّ اَجَازَا۔ پھر دونوں آگے بڑھ گئے ایک روایت میں ثُمَّ جَازَا ہے۔

مَا كَادَتِ الصَّلٰوةُ تُجَوِّزُهَا۔ نماز اس سے تجاوز نہیں کرتی تھی (یعنی اُس مسافت سے جو مسجد کی دیوار اور آنحضرتؐ میں رہتی)۔

عَرَضَنِيْ فَلَمْ يُجِزْنِيْ۔ میرے والد نے مجھکو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا کہ مجاہدین میں مجھ کو بھی شریک کر لیں

لیکن آپ نے منظور نہیں کیا (میری کم سنی کی وجہ سے) وَعَرَضَنِیْ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَۃَ عَشَرَ فَاَجَازَنِیْ۔ پھر میرے والد نے دوبارہ مجھ کو آنحضرتؐ کے سامنے پیش کیا (جہاد میں شریک کرنے کیلئے) اُس وقت میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے منظور کر لیا (مجھ سے بیعت لے لی) یا مجاہدین کیساتھ میرا بھی حصہ شریک کر دیا۔

جَائِزَۃٌ۔ معمول تنخواہ، انعام عطیہ پیش کش سب کو کہتے ہیں

لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ۔ قرآن اُن کی ہنسلی کے نیچے نہیں اُتریگا (بس حلق ہی میں رہجائیگا دل پر کچھ اثر نہیں کریگا)

لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ۔ اُن کلموں سے یعنی اُسکے علم سے یا کلام سے کوئی نیک یا بدباہر نہیں ہوسکتا وہ سب پر محیط ہے یا مطلب یہ ہے کہ اُسکے کلموں سے یعنی جو اُس نے وعدے اور وعید کیے ہیں کوئی بچ نہیں سکتا، ہر ایک پر پورے ہوں گے۔

اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ۔ جب ختنہ ختنہ سے گذر جائے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے دخول ہو جائے)۔

مَا کَادَتِ الشَّاۃُ تَجُوْزُهَا۔ منبر اور مسجد کی دیوار میں (اتنا فاصلہ رہتا کہ بکری اُس میں سے مشکل سے جا سکتی بلکہ نہ جا سکتی ہے)۔

اَلْمَرْاَۃُ لَا تَمْلِكُ مَاجَاوَزَ نَفْسَهَا۔ عورت اپنی نفس سے زیادہ کی مالک نہیں ایک روایت میں لَا تَمْلِكُ ہر

مَجَازٌ اِلٰی حَاجَتِهٖ۔ اپنے مطلب نکالنے کا رستہ۔

اَلْاِمَامُ اَلنَّجْمُ الْهَادِیُ فِیْ غَیَاهِبِ الدُّجٰی وَاَجْوَازِ الْبُلْدَانِ الْقِفَارِ۔ امام کیا ہے اندھیرے کی تاریکیوں میں اور خالی بستیوں کے بیچا بیچ مقاموں میں ایک راہ دکھانیوالا ستارہ ہے۔

لَوْجَازَ لَهٗ ذٰلِكَ لَجَازَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اگر یہ اُسکیلئے درست ہوتا تو خدا کے رسول کیلئے (بطریق اولیٰ) درست ہوتا

لَا اُجِیْزُ فِی الطَّلَاقِ اِلَّا رَجُلَیْنِ۔ میں طلاق (کے ثبوت کیلئے) دو مردوں کی شہادت ضرور جانتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ تَجَوَّزْ عَنِّیْ یا تَجَاوَزْ عَنِّیْ۔ یا اللہ میرے گناہوں سے در گذر کر۔

جَوْزٌ۔ اخروٹ۔

جَوْزٌ مَائِلٌ۔ دھتورہ۔

جَوْزَاءُ۔ ایک ستارہ کا نام ہے اور ایک برج کا۔

تَبِیْنُ مِنْهَا بِالْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِیْ وِزْرٌ عَلَیْهِ وَعُلُوْ۔ عبداللہ بن حسن سے کسی نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو اتنے طلاق دے جتنے ستارے آسمان میں ہیں انہوں نے کہا وہ جوزا کے سبب سے جو تین تارے ہیں اُن سے بائن ہو جائیگی اور باقی طلاق مرد پر بوجھ اور عذاب کا سبب ہونگے (قیامت کے دن اُس سے مواخذہ ہوگا کہ تو نے خلاف شرع اتنے طلاق کیوں دیے اکثر کے نزدیک جب کوئی ایکبارگی تین طلاق یا ہزار طلاق دیدے ایک ہی طلاق رجعی پڑیگی۔ بعضوں کے نزدیک کچھ نہ پڑیگی۔ امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اسکو اختیار کیا ہے کہ ایک طلاق رجعی پڑیگی اور ائمہ اربعہ کے نزدیک تینوں طلاقیں پڑ جائینگی اب وہ عورت بغیر حلالہ کے خاوند کے لئے درست نہیں ہوسکتی)۔

اِذَا طَلَعَ هِلَالُ شَوَّالٍ نُوْدِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ اُغْدُوْا اِلٰی جَوَائِزِکُمْ فَهُوَ یَوْمُ الْجَائِزَۃِ۔ جب شوال کا چاند نکلتا ہے (اور مسلمان رمضان کے روزوں سے فارغ ہوتے ہیں) تو مسلمانوں کو آواز دیجاتی ہے (یعنی آسمان پر پروردگار کیطرف سے) کہ آؤ اپنے اپنے انعام لو تو عید الفطر کا دن انعام کا دن ہے روزہ داروں کو پروردگار کیطرف سے عیدی ملتی ہے (دوزخ سے خلاصی اور بہشت کی نعمتیں)

اَلْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا یَكُنْ خِلَالَ الْمَسْجِدِ مُجْتَازِیْنَ۔ حائضہ اور جنبی مسجد میں نہ آئیں مگر

جا سکتے ہیں (اگر دوسرے طرف سے رستہ نہ ہو)۔
جَوْسٌ۔ کسی بات کی ٹوہ لگانا، گھس جانا، گھورنا۔
جَوْسَةُ النَّاظِرِ۔ بار بار پے در پے دیکھنا۔ ایک روایت
میں جَسَّةُ النَّاظِرِ ہے۔
جَاسُوْا۔ گھس آئے۔
جَوْشٌ۔ ساری رات چلنا۔ (جَوْش یا جُوْش آدمی کے
سینہ کو بھی کہتے ہیں اسی سے جَاش ہے بمعنی سینہ)
فَجَاشَتْ۔ بلند ہوئی، پھیل گئی۔
جَوْشَنٌ۔ بمعنی سینہ، اسی سے ہے دعاء الجوشن ایک دعا ہے
جَوْظٌ۔ اکڑ کر چلنا، بے صبری کرنا۔
أَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ۔ ایک کہا موٹا
مغرور دوزخی ہے، بعضوں نے کہا جَوَّاظ وہ جو زر جمع
جوڑ کر کسی کو نہ دے، بعضوں نے کہا پست قد بڑے پیٹ والا
جُوْعٌ۔ یا مَجَاعَةٌ بھوک لگنا۔ (جُوْعٌ بضم جیم بھی بمعنی بھوک ہے)
إِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ شیر خوارگی کا وہی
زمانہ ہے جب دودھ کی بھوک ہو (یعنی صغر سن میں
کیونکہ بڑے آدمی کی بھوک بغیر کھانا کھائے نہیں جاتی
اور وہ بھوک کی حالت میں کھانے کی تلاش کرتا ہے
نہ صرف دودھ کی)
وَأَنَا سَرِيْعُ الْاِسْتِجَاعَةِ۔ مجھ کو روز کی بھوک جلد
لگتی تھی۔
قَالَا اَلْجُوْعُ۔ دونوں نے عرض کیا ہم کو بھوک نے
گھر سے نکالا (یعنی کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلے ہیں)
إِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ
فَلَا تَبْلُغُ الْمَسْجِدَ۔ جب مدینہ منورہ میں قحط پھیلے گا
بھوک کے مارے تو اپنی بستر پر سے اٹھکر مسجد تک نہ
جاسکے گا۔
أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ۔
بھوک سے تیری پناہ وہ بری ہمخواب ہے۔

بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ۔ جس گھر میں کھجور نہیں
وہ گھر والے بھوکے ہیں (جِيَاع جائع کی جمع ہے یعنی بھوکا)
جَوْفٌ۔ بیچ میں سے خالی ہونا، کھوکھل ہونا، پیٹ، اندر، باطن
دل، شرمگاہ، نرم ہموار زمین۔
أَرْوَاحُهُمْ فِيْ أَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ۔ شہیدوں کی روحیں
سبز پرندوں کے اندر (یعنی چڑیوں کے قالب میں)
أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ
الْآخِرِ۔ سب وقتوں سے زیادہ قرب بندے کو اپنے
مالک سے رات کے حصے کے اخیر بیچا بیچ میں ہوتا ہے
(رات کے دو حصے اسکا نصف ثانی بارہ بجے سے صبح
تک ہے اور نصف اول چھ بجے شام سے بارہ بجے رات
تک تو پہلا بیچا بیچ ۹ بجے شب کو ہوتا ہے اور دوسرا یعنی
آخری بیچا بیچ تین بجے کا وقت ہوا تو آخر جوف کی صفت
ہے، مطلب یہ ہے کہ تین بجے رات کا وقت بہت
مقبولیت کا وقت ہے اسوقت بندے کو عبادت میں
اپنے مالک کا کمال قرب حاصل ہوتا ہے)
أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ یا
جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ۔ کس وقت دعا کی شنوائی (اجابت)
زیادہ ہوتی ہے فرمایا رات کے اخیر بیچا بیچ میں (ابن ہشام
نے کہا یعنی اخیر تہائی میں وہ رات کے چھ حصوں میں کا
پانچواں حصہ ہے۔ یعنی دو بجے سے چار بجے تک کا وقت)
فَلَمَّا رَآهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ۔
جب شیطان نے آدم کا پتلا اندر سے خالی کھوکھل پایا
تو سمجھ گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو ضبط نہیں کر سکیگی (کھانے
پینے دوسرے خواہشوں پر اس سے صبر نہ ہو سکیگا)۔
كَانَ عُمَرُ أَجْوَفَ جَلِيْدًا۔ حضرت عمر رض بڑے پیٹ
والے سخت آدمی تھے۔
لَا تَنْسَوُا الْجَوْفَ وَمَا وَعَى۔ پیٹ کا اور جو پیٹ میں
جائے (کھانا پینا وغیرہ) اسکا خیال رکھو (مطلب یہ ہے کہ حلال

حرام کا خیال رکھو بعضوں نے کہا جوف سے قلب اور جو اُس میں جائے اُس سے معرفت الٰہی مراد ہے بعضوں نے کہا جوف سے پیٹ اور شرمگاہ مراد ہیں۔ سارے گناہوں کا سرچشمے یہ تین مقام ہیں، پیٹ اور شرمگاہ اور زبان ان تینوں کا جو کوئی خیال رکھے شرع کا تابعدار اُنکو بناد بس وہ کامل ہو گیا)۔

اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْاَجْوَفَانِ۔ سب سے زیادہ مجھ کو تم پر دو چیزوں کا ڈر ہے جو دونوں کھوکھل (پھوخل) ہیں پیٹ اور شرمگاہ کا۔

وَجَافَتْنِىْ۔ وہ میرے پیٹ تک پہنچ گئی۔

جُوْفُوْهُ۔ ایک اونٹ کنوے میں گر گیا تھا تو مسروق نے کہا اُسکے پیٹ پر مارو (برچھے یا تیر سے یہی اُسکی ذکوٰۃ ہی

فِى الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ۔ جو زخم اندر تک پہنچے (مثلاً پیٹ یا دماغ کے اندر تک اُس میں تہائی دیت دینا ہوگی

مَا مِنَّا اَحَدٌ لَوْ فُتِّشَ اِلَّا فُتِّشَ عَنْ جَائِفَةٍ اَوْ مُنَقِّلَةٍ (حذیفہ نے کہا) ہم میں سے ہر ایک کا یہ حال ہے کہ اگر اُسکا کھوج کیا جائے (اُسکا عیب ڈھونڈھا جائے تو ایسا زخم (عیب) نظر آئیگا جو اندر تک پہنچ جاتا ہے یا ہڈی کو سرکا دیتا ہے (یعنی ہر ایک میں ایک بڑا عیب نکلیگا)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ الْبَيْتَ وَاَجَافَ الْبَابَ۔ آنحضرتؐ خانۂ کعبہ کے اندر گئے اور دروازہ بھیڑ لیا۔

اَجِيْفُوْا اَبْوَابَكُمْ۔ اپنے دروازے بھیڑے رکھو۔

اَكَلْتُ رَغِيْفًا وَّرَاْسَ جُوَافَةٍ فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ۔ میں نے ایک روٹی اور مچھلی کا سر کھا لیا اب دنیا کمبخت فنا ہو جائے (چولہے میں جائے جہنم)

جُوَافَةٌ۔ ایک قسم کی خراب مچھلی۔

فَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ مِنْ اَعَالِى الْجَوْفِ۔ جوف کی بلندی کیطرف سے جوان اونٹنیاں ہمکو لیکر چڑھ گئیں اور یہاں جوف ایک قطعہ زمین کا نام ہے بعضوں نے کہا جوف سے وادی کا نشیبی حصہ مراد ہے۔

لِبَنِىْ غُطَيْفٍ بِالْجَوْفِ۔ بنی غطیف کا جوف پر جوف سے مراد نرم، ہموار زمین یا ایک وادی کا نام ہے یمن میں، ایک روایت میں بالجُرُوْفِ ہے۔

يَعْنِىْ جُوْفًا۔ یعنی عقل سے خالی جوف اجوف کی جمع ہے

مِنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ۔ خولدار موتی کا۔

لَيْسَ عَلَيْكَ مَضْمَضَةٌ وَّلَا اسْتِنْشَاقٌ لِاَنَّهُمَا مِنَ الْجَوْفِ۔ تجھ پر کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا لازم نہیں کیونکہ منہ کا اندر اور ناک کے اندر دونوں جوف میں داخل ہیں یہ امامیہ اور حنفیہ کے مذہب پر ہوگا امامیہ اور حنفیہ کے نزدیک وضو میں کلی اور ناک میں پانی ڈالنا فرض نہیں ہے لیکن اہلحدیث کے نزدیک فرض ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور غسل میں حنفیہ کے نزدیک بھی فرض ہے

مَنْ اَجَافَ مِنَ الرِّجَالِ عَلٰى اَهْلِهٖ بَابًا اَوْ اَرْخٰى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ۔ جو مرد اپنی جورو کو لے کر دروازہ بند کر لے یا پردہ لٹکا لے (یعنی خلوت ہو جائے) تو اُسپر پورا مہر واجب ہو گیا (صحبت کرے یا نہ کرے، یہ حنفیہ کے نزدیک ہے اور ہمارے نزدیک جب تک دخول نہ ہو پورا مہر واجب نہ ہوگا)۔

جُوَالِقٌ۔ یہ صاحب مجمع البحار کا سامحہ ہے اسکو باب اللام میں ذکر کرنا تھا چنانچہ ہم اسی باب میں اس کا ذکر کر چکے ہیں یہاں پھر دوبارہ بمتابعت صاحب مجمع لکھدیا گیا۔ تو کرہ اُس کی جمع جَوَالِقُ بفتح جیم۔

جَوْلٌ۔ گھومنا، پسند کرنا، ہٹ جانے کے بعد پھر حملہ کرنا اسی طرح جَوْلٌ اور جُؤُوْلٌ اور جَوَلَانٌ اور جَيَلَانٌ اور ... یہ سب مصدر ہیں۔

كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ۔ مسلمانوں کو کچھ شکست سی ہوئی (اُن میں سے بعضے لوگ بھاگ نکلے لیکن حضرت عباسؓ کے آواز دینے پر لوٹ آئے اور ...

پر حملہ کیا اُن کو شکست دی)۔
فَاجْتَالَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ۔ شیطانوں نے اُن کو نچایا۔ (یعنی گمراہ کیا، ایک روایت میں فَاخْتَالَتْهُمْ ہے خائے حطی سے اُسکا ذکر آگے آئیگا)
لِلْبَاطِلِ جَوْلَةٌ ثُمَّ يَضْمَحِلُّ۔ جھوٹ شروع شروع میں خوب پھیل جاتا ہو (ہانڈی کے جوش کیطرح) پھر مٹ جاتا ہے (یعنی جھوٹے دین کو اوائل میں خوب فروغ ہوتا ہو اخیر میں پھیکا پڑ جاتا ہو اور سچا دین آہستہ آہستہ بڑھتا ہے لیکن روز بروز اُسکو قوت ہوتی جاتی ہے جیسے دین اسلام کا حال ہوا کہ آنحضرتؐ کی وفات تک ۲۳ سال میں کل ایک لاکھ چند ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے حواری آپکے آسمان پر اٹھائے جانے تک صرف معدودے چند تھے بڑھتے بڑھتے اُنکے اتباع کروڑ دن تک پہنچ گئے مسیلمہ کذاب کے پیرو تھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ سو زیادہ ہوگئے تھے مگر آخر کیا انجام ہوا اُسکا دین چونکہ باطل تھا ایسا مٹ گیا کہ ایک پیرو بھی اُسکا نظر نہیں آتا، یہود اور نصاریٰ اور ہنود اور پارسی اور بدھ ان کے مذہب اپنے اپنے زمانہ میں ٹھیک اور سچے تھے اس لئے اب تک باقی ہیں)۔
اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَةً وَّ لِاَهْلِ الْحَقِّ جَوْلَةٌ۔ جھوٹ بات جلدی کود پڑتی ہے (لوگ اُس طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں) اور اخیر میں حق والوں کا غلبہ ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہاں بھی جَوْلَةٌ کے وہی معنی ہیں شکست اور ہزیمت کے یعنی اہل حق شیطانی لوگوں سو مغلوب ہوجاتے ہیں، اُسکی دلیل آخر میں یہ ہے کہ آثار مٹ جاتی ہیں سنتیں مرجاتی ہیں بدعتیں پھیلجاتی ہیں سنت پر چلنے والوں کی تعداد قلیل رہجاتی ہے، سب دینوں کا یہی حال ہوا ہندوؤں اور مجوسیوں اور بودھ کا اصل

دین میں خالص توحید تھی لیکن اب شرک میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ قلیل افراد اور مسلمانوں کا بھی یہی حال ہوگیا ہے اللہ رحم کرے
اِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ۔ یکایک گھوڑا بھڑکنے لگا۔
كَانَ اِذَا دَخَلَ اِلَيْنَا لَبِسَ مُجَوَّلًا۔ آنحضرتؐ جب ہمارے پاس آتے تو صدریہ پہن لیتے بعضوں نے کہا مُجَوَّل سے چھوٹی زرہ مراد ہے۔
وَنَسْتَجِيْلُ الْجَهَامَ۔ ہم خالی بادلوں کو (جنکا پانی برچکا ہو) گھومتا ہوا دیکھتے (ہوا اُنکو ادھر اُدھر لیجاتی) ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے خائے معجمہ سو اُسکا ذکر آگے آئیگا
لَيْسَ لَكَ جَوْلٌ۔ تجھ میں عقل نہیں ہی، اصل میں جَوْل کنوے کی مینڈ کو کہتے ہیں وہ ہر چیز کو کنوے میں گرنیسے روکتی ہے عقل کو بھی جول کہا وہ بھی آدمیوں کو خرابی اور ہلاکت سے روکتی ہے۔
جَوَالُّ الْقَرْيَةِ۔ گاؤں کے نجاست خور جانور۔ (اُسکا ذکر جلل میں ہوچکا ہے)۔
جَالُوْتُ۔ ایک ظالم بادشاہ تھا جسکو حضرت داؤدؑ نے مارا۔
جَوَائِلُ الْاَذْهَانِ۔ جو وہم دل میں پھرتے رہتے ہیں۔
مَا لَهٗ جَوْلٌ وَّجَالٌ۔ نہ اُس میں عقل ہو نہ ہمت۔
جَوْنٌ۔ کالا ہونا۔ سفید ہونا، دن۔
جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ جَوْنِيَّةٌ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا آپ ایک سفید یا سیاہ چادر اوڑھے تھے، بعضوں نے کہا یہ نسبت ہو بنی جون کیطرف جو ازد قبیلہ کی ایک شاخ ہو۔
عَلَيْهِ جِلْدُ كَبْشٍ جَوْنِيٍّ۔ ایک کالے مینڈھے کی کھال پہنے تھے (یہ حضرت عمرؓ کا ذکر ہے جب آپ شام کے ملک میں گئے تھے)۔
اِنَّ الشَّمْسَ جَوْنَةٌ۔ آفتاب سپید ہو یا سُرخ۔
جَوْنَةُ الْعَطَّارِ۔ عطر فروش کا ڈبہ۔

اِلَی الْکُلَیْبَۃِ جُوْنًا لِتَسْتَعِیْنَ بِھَا عَلٰی مَاْتَمِ الْحُسَیْنِ
ایک کالی چڑیا جو پتھر کھاتی ہے اس لئے بھیجی کہ امام
حسین رضؓ پر ماتم کرنے کیلئے اُس سے مدد لیجائے۔

جُوًی۔ پیٹ کی بیماری عشق و محبت کی سوزش۔
لَاَنْ اَطْلِیَ بِجِوَاءِ قِدْرٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَطْلِیَ
بِزَعْفَرَانٍ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں ہانڈی
کے ڈھکن کی کالک مل لوں تو یہ اس سے زیادہ مجھکو
پسند ہے کہ زعفران ملوں۔

فَاجْتَوُوا الْمَدِیْنَۃَ۔ مدینہ میں آکر اُن کو پیٹ کی
بیماری ہوگئی یا مدینہ کی ہوا اُن کو ناموافق آئی۔

مَا اَخْرَجَ ھٰذَا الْاَمِنَّکَ الْجَوٰی۔ یہ ہائے ہائے جو
تم کرتے ہو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے ہے جو عشق و محبت
کی سوزش ہے (یہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد کو
کہا وہ جب گھر میں آتے تو آہ آہ کرتے ہ)

فَتَجْوَی الْاَرْضُ مِنْ نَتْنِھِمْ۔ زمین ان یاجوج
ماجوج کی لاشوں کی بدبو سے بدبودار ہوجائیگی۔

اِنَّ لِکُلِّ امْرِئٍ جَوَّانِیًّا وَّ بَرَّانِیًّا فَمَنْ یُّصْلِحْ
جَوَّانِیَّہٗ یُصْلِحِ اللّٰہُ بَرَّانِیَّہٗ وَمَنْ یُّفْسِدْ جَوَّانِیَّہٗ
یُفْسِدِ اللّٰہُ بَرَّانِیَّہٗ۔ ہر آدمی کا ایک باطن ہے اور ایک ظاہر جو کوئی اپنا باطن کو
درست کریگا (اللہ تعالےٰ سے ڈر کر اپنی نیت صاف کریگا) تو اللہ تعالےٰ
اُس کا ظاہر بھی درست کر دے گا اور جو کوئی اپنا باطن خراب
کریگا (خلق اللہ کو دھوکا دینے کیلئے ظاہر میں متقی بنے گا
اندر فاسق فاجر) تو اللہ تعالیٰ اُسکا ظاہر بھی خراب کریگا
(ایک نہ ایکدن اُس کی بدباطنی اور بدنیتی کھلجائیگی
لوگوں میں ذلیل و خوار ہوگا)۔

جَوَّانِیَّۃُ۔ ایک مقام ہے احد پہاڑ کے پاس۔
ثُمَّ فَتَقَ الْاَجْوَاءَ وَشَقَّ الْاَرْجَاءَ۔ پھر جوؤں کو
چیرا کناروں کو پھاڑا۔

جَوٌّ۔ کہتے ہیں اُس خالی جگہ کو جو آسمان زمین کے بیچ میں ہے

فَنُوْدِیَ مِنَ الْجَوِّ۔ جو سے اُنکو آواز دی گئی۔
یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ فِی الْجَوِّ۔ جو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان
کرتے ہیں (تسبیح کرتے ہیں)۔
حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ۔ جب وہ جو میں پہنچا یعنی دائرہ اُن
اِنِّیْ قَدِ اجْتَوَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ۔ مجھ کو مدینہ کی ہوا ناموافق
آئی یا مدینہ میں رہنا مجھکو برا معلوم ہوا (یہ ابوذر غفاری
کا قول ہے جب حضرت عثمانؓ سے اور اُن سے شکر رنجی ہوگئی تھی

جَوَارِشُ۔ ایک مرکب دوا ہے جو معجون کیطرح ہوتی ہے اور تقویت
ہضم اور دفع ریاح کیلئے دیجاتی ہے اُس کی بہت سی
قسمیں ہیں جو قرابادین میں مرقوم ہیں، جوارش اور معجون
میں فرق یہ ہے کہ جوارش کا قوام پتلا ہوتا ہے اور وہ خوش
ذائقہ ہوتی ہے اور اکثر ہضم غذا کیلئے دیجاتی ہے اور
معجون کا قوام غلیظ ہوتا ہے مختلف امراض کیلئے دیا جاتا ہے

جَوْہٌ۔ سامنا کرنا۔ اسی سے جاہ ہے بمعنی مرتبہ۔
وَجَاھُکَ اَعْظَمُ الْجَاہِ۔ تیرا مرتبہ سب سے بڑا
(اور عالیشان) مرتبہ ہے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْھَاءِ

جَھْبَذٌ۔ یا جِھْبِذٌ۔ کھوٹا کھرا پرکھنے والا اُسکی جمع جہابذہ ہے
جَھْجَھَۃٌ۔ للکارنا، ڈانٹنا کسی کام سے باز رکھنے کیلئے۔
اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ عَدَا عَلَیْہِ ذِئْبٌ فَانْتَزَعَ
شَاۃً مِّنْ غَنَمِہٖ فَجَھْجَاَہُ الرَّجُلُ۔ اسلم قبیلے
ایک شخص کی بکریاں تھیں بھیڑیا آیا اور اُسکی ایک بکری
نکال لے چلا اُس شخص نے بھیڑیے کو جھڑ کا للکارا
اصل میں جَھْجَھَہٗ تھا دوسری ہا کو ہمزہ سے بدلدیا۔
لَا تَذْھَبُ اللَّیَالِیْ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ
الْجَھْجَاہُ۔ راتوں کا سلسلہ ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ
ایک شخص بادشاہ ہوگا جسکو جہجاہ کہینگے یا جہل جیسے
دوسری روایت میں ہے یا جہجاہ ہے۔

جُہْدٌ۔ کوشش کرنا، طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا۔
مُجَاھَدَۃ اور جِہَاد۔ ایک دوسرے کے مقابل کوشش کرنا کافروں سے اللہ کی رضامندی اُسکا سچا دین پھیلانے کے لئے لڑنا۔

لَاھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو اب ہجرت نہیں رہی (یعنی ہجرت کا حکم جاتا رہا اس لئے کہ مکہ دار الاسلام ہوگیا) صرف جہاد یعنی کافروں سے لڑائی اور جہاد کی نیت باقی ہے وہ قیامت تک باقی رہینگے جیسے دوسری حدیث میں ہے اَلْجِھَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ جسدن سے اللہ نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اُس دن سے برابر جہاد قیامت تک باقی رہیگا یہانتک کہ میری امت کا اخیر حصہ (حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ہوکر) دجال سے لڑیگا۔

فَائِدَۃٌ۔ اختلاف ہے اس میں کہ اب بھی دار الکفر سے دار الاسلام کیطرف ہجرت کرنا واجب ہے یا نہیں بعضوں نے کہا اب بھی واجب ہے بعضوں نے کہا مستحب ہے اسی طرح اُن بلاد سے ہجرت کرنا جہاں فسق وفجور اور بدعات اور معاصی کا علانیہ ارتکاب ہوتا ہو وہ بھی مستحب ہے۔

فَائِدَۃٌ۔ یہ جو فرمایا جہاد کی نیت اُسکا مطلب یہ ہے کہ اگر جہاد شرعی بحسب شرائط میسر نہ ہوسکے یا اسکا موقع نہ ملے تو جہاد کی نیت رکھے اُسکیلئے تیار رہے کیونکہ جہاد بھی نماز روزے کیطرح اسلام کا ایک رکن ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اور نیت یعنی اخلاص فی النیۃ۔ مطلب یہ ہے کہ خالص خدا کی خوشنودی کے لئے جہاد نہ زر وپیسہ یا ملک ومال وحکومت حاصل کرنیکیلئے مترجم کہتا ہے بعضے ناواقف کم علم مولویوں نے جہاد کے شرائط اور اُس کی حقیقت اور مصلحت پر غور نہ کرکے ہر ایک جنگ و فساد اور خونریزی کو جہاد سمجھا ہے یہ اُن کی نادانی ہے معلوم ہوا کہ وہ شرائط جہاد سے واقف نہیں ہیں ان مولویوں کے فتوی پر اعتبار نہ کرنا چاہئے، جہاد کو ابتدائً شروع کرنے کیلئے از روئے شرع محمدی اور قرآن اور حدیث کئی شرائط ہیں منجملہ اُن کے ایک بڑی شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کا امام ایک قرشی عادل شخص ہو اگر بنی فاطمہ میں سے ہو تو اور زیادہ عمدہ ہے بغیر امام قرشی کے جھنڈے کے تلے رہکر جہاد نہیں ہوسکتا، اور یہ بھی ایک بڑی شرط ہے کہ مجاہدین دار الحرب سے باہر رہتے ہوں اُن کفار کے ملک اور امان میں نہ ہوں جن پر جہاد کرنا چاہتے ہیں یہ بھی ضرور ہے کہ پہلے اُن کافروں کو جن پر جہاد کا ارادہ ہو امام کی طرف سے ایک باقاعدہ نوٹس دیجائے کہ یا تو اسلام لائیں یا جزیہ دینا قبول کریں اگر وہ اسلام قبول نہ کریں نہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اُس کی مدد پر بھروسہ کر کے اُن سے لڑنا چاہیئے۔ لیکن عورتوں اور بچوں اور بوڑھے پھونس اور بدور دنشینوں اور راہبوں سے ہرگز تعرض نہ کرنا چاہیئے یہ بھی ضرور ہے کہ اُس لڑائی کا مقصد نہ تو ملک گیری ہو نہ تحصیل مال و دولت نہ تحصیل حکومت و سلطنت بلکہ صرف اللہ کی توحید پھیلانا اور شرک میٹنا اور لوگوں کی اصلاح اور درستی اور امن و امان قائم کرنا ہو

اَجْتَھِدُ رَاْیِیْ۔ میں اپنی رائے کوشش کے ساتھ قائم کرونگا یعنی جس مسئلہ میں نہ قرآن کا حکم ملیگا نہ حدیث کا اُس میں قیاس کرونگا، اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ قیاس اُسی وقت کرنا چاہیئے جب قرآن یا حدیث میں وہ مسئلہ نہ ملے ورنہ قرآن یا حدیث کے موجود ہوتے ہوئے قیاس کرنا شیطانی کام ہے۔

اَوَّلُ مَنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ۔ سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا اُس نے خدا کا حکم ہوتے ہوئے

اُسکو نہ سنا اور اپنی رائی پر چلا آخر مردود ہوا۔

إِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔ اگر مجتہد اُس مسئلہ میں جس میں اُسکو قرآن اور حدیث کا حکم نہ ملے قیاس اور اجتہاد کرے پھر اُس سے غلطی ہو تب بھی اُسکو ایک اجر ملیگا کیونکہ اُس کی نیت بخیر تھی جب وہ مسئلہ اُسکو قرآن اور حدیث میں نہ ملا تو پھر قیاس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا ہم اگلے تمام مجتہدوں کو، جیسے امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ وغیرہم ہیں پروردگار کے مقبول بندے اور ماجور اور مثاب سمجھتے ہیں جن مسئلوں میں ان کا قیاس حدیث کے خلاف ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُنکو وہ حدیث نہیں ملی ورنہ ہرگز حدیث کو چھوڑ کر وہ قیاس نہ کرتے، خصوص امام اعظمؒ کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے اُنکا تو قول تو یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اسیطرح صحابی کا قول بھی۔

شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ۔ ایک بکری تھی جس کو ضعف ناتوانی اور لاغری نے سب بکریوں کے پیچھے کر دیا تھا وہ ناطاقتی کے مارے دوسری بکریوں کے برابر چل نہ سکتی ابن اثیر نے کہا جَہد اور جُہد کئی حدیثوں میں آیا ہے دونوں کے معنی طاقت اور کوشش، بعضوں نے کہا بضمہ جیم بمعنی طاقت اور بفتحہ جیم مشقت)۔

اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ۔ کونسی خیرات افضل ہے فرمایا وہ خیرات جو کم مال والا بقدر گنجایش اپنی طاقت کے موافق نکالے۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔ تیری پناہ بلا کی سختی اور مشقت سے (مراد وہ بلا ہے جس میں آدمی مرنا پسند کرتا ہے بعضوں نے مفلسی کیساتھ عیالداری)۔

وَالنَّاسُ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ مُجْهِدُوْنَ۔ تنگی کی جنگ یعنی جنگ تبوک میں جب مسلمان بہت نادار تھے لوگ مشقت اُٹھا رہے تھے (نہ سواری تھی نہ خرچ راہ)

جُهِدَ الرَّجُلُ۔ وہ مرد تکلیف میں پڑ گیا۔

جُهِدَ النَّاسُ۔ لوگوں پر قحط آن پڑا۔

مُجْهِدٌ۔ مشقت میں گرفتار۔

اَجْهَدَ دَابَّتَهٗ۔ اپنے جانور پر اُسکی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا

رَجُلٌ مُجْهِدٌ۔ ناتوان جانور والا۔

اَجْهَدَهٗ اُس کو مشقت میں ڈال دیا۔

إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا۔ جب عورت کے چاروں کونوں کے بیچ میں بیٹھا پھر اُسپر زور لگایا (اُسکو ڈھکیلا یعنی دخول کیا) تو غسل واجب ہو گیا گو انزال نہ ہو مگر ایک جماعت صحابہ کا یہ مذہب ہے کہ غسل جب ہی واجب ہوگا جب انزال ہو اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے انما الماء من الماء)۔

فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ۔ خدا کی قسم میں آج تجھ کو نہیں ستا ئیگا اگر تو کوئی بھی چیز میرے مال میں سے اللہ کیواسطے لیلے ایک روایت میں لَا اَحْمَدُكَ ہے یعنی اگر تو آج مجھ سے للہ کچھ نہ مانگے تو میں تیری تعریف نہیں کرنیکا (مطلب یہ ہے کہ مانگ اور لے جا اسی میں میری خوشی ہے)۔

لَا يَجْهَدُ الرَّجُلُ مَالَهٗ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْأَلُ النَّاسَ کوئی تم میں ایسا نکرے کہ اپنا مال سب خرچ کر ڈالے پھر لوگوں سے سوال کرتا بیٹھے (بلکہ اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر خرچ کرے)۔

حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ۔ جبرئیلؑ نے مجھ کو اتنا دابا (اپنی طاقت بھر زور کیا، کیونکہ اُسوقت جبرئیل بشری صورت میں تھے تو بشر کے مقدور بھر زور کیا) ایک روایت میں حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ایسا دبایا کہ میں بہت ہی تنگ ہو گیا انتہا درجہ کی تکلیف مجھ کو ہوئی۔

فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ۔ (اب جا) تو جو میرا انکار کرسکتا ہے کر

إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ۔ عامر تو اللہ کی راہ میں کوشش
کرنے والا ہے غازی ہے، بعضوں نے کہا مجاہد جاہد کی تاکید
ہے دونوں کے ایک معنی ہیں، ایک روایت میں إِنَّهُ
لَجَاهَدَ مُجَاهِدًا یعنی عامر نے تو بڑے مشکل کاموں کو
اپنی کوشش سے پورا کیا۔
وَتَتْرُكُ الْجِهَادَ۔ تم جہاد نہیں کرتے (یعنی باغیوں سے
مقابلہ وہ بھی جہاد ہے)۔
أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ۔ سب لوگوں
میں کون افضل ہے فرمایا جو جہاد کرتا ہے۔
لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي۔ اُسکو کوئی چیز اُسکے
گھر سے نہ نکالے سوا میری راہ میں جہاد کرنے کے۔ یعنی
خالص نیت سے صرف جہاد فی سبیل اللہ کیلئے گھر سے
نکلا ہو نہ مال کی طمع نہ اور کسی دنیاوی غرض سے۔
فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ۔ اُن کو قحط آلگا اور سخت
تکلیف پڑی، ایک روایت میں جُهِدَ بَعْضُهُمْ ہے۔
عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا يَا جُهْدِهَا۔ وہاں کی بلا
اور مصیبت پر۔
فَأَصَابَنَا جَهْدٌ۔ ہم کو بھوک کی تکلیف ہوئی۔
إِذَا اجْتَهَدَ فِي الْيَمِينِ۔ جب زور کی قسم کھاتے
إِنَّا لَنَجْهَدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ۔ ہم تو
اپنے اوپر مشقت ڈالکر تیز چلتے تھے اور آپکو کچھ پرواہ نہ ہوتی
الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ۔ بڑا مجاہد وہ ہے
جو اپنے نفس پر جہاد کرے (گناہ سے اس کو باز رکھے)
رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ۔
ہم چھوٹے جہاد (یعنی کافروں کے ساتھ لڑنے) سے
لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آئے (اب نفس سے جہاد
کرینگے) یہ حدیث تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے مگر اس کی
صحیح سند مجھ کو نہیں ملی۔
جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَ

أَلْسِنَتِكُمْ۔ کافروں سے مال سے جہاد کرو اور جان
سے اور زبان سے (زبان سے جہاد یہ ہے کہ اسلام پر
جو وہ عیب لگائیں اُنکا جواب دو شرک اور کفر کی مذمت
اور ہجو کرو مخالفین اسلام جو کتابیں لکھیں اُنکا رد کرو
پادریوں کی طرح ہر ایک سڑک اور مجمع میں اسلام کی
وعظ کرتے رہو اسلام کی حقیقت اور خوبی بیان کرتے
رہو تاکہ سننے والے اسلام کی طرف مائل ہوں افسوس
ہے کہ مسلمانوں نے تبلیغ اور اشاعت اسلام سے بالکل
چشم پوشی کر لی ہے)
فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔ جا اپنے ماں باپ ہی میں جہاد کر
(یعنی انہی کی خدمتگذاری میں مصروف رہ)
جَهْدُ الْبَلَاءِ أَنْ يُقَدَّمَ الرَّجُلُ فَيُضْرَبَ عُنُقُهُ
صَبْرًا وَالْأَسِيرُ مَا دَامَ فِي وَثَاقِ الْعَدُوِّ وَ
الرَّجُلُ يَجِدُ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِهِ رَجُلًا۔ آنحضرت
نے جہد البلاء کی (جس سے آپنے پناہ مانگی) یہ تفسیر
کی ہے کوئی آدمی بندھا ہوا اُسکی گردن ماری جائے
(کولذ بلا) وہ کچھ نہ کر سکتا ہو مجبور ہو یا قیدی جو دشمن کی
پنجہ میں گرفتار ہو یا وہ مرد جو اپنی جورو کے پیٹ پر غیر مرد کو
کو پائے۔
رَبِّ لَا تُجْهِدْ بَلَائِي۔ مالک میری بلا سخت نہ کر۔
الْوَصِيَّةُ بِالرُّبُعِ جَهْدٌ۔ چوتھائی مال کی وصیت
انتہا ہے (باقی وارثوں کیلئے چھوڑ دینا چاہئے)
وَاجْهَدْ أَنْ تَبُولَ۔ زور سے پیشاب کر۔
مِنْ غَيْرِ أَنْ تُجْهِدَ نَفْسَكَ۔ اپنے اوپر تکلیف اٹھائے بغیر
أَفْضَلُ الْجِهَادِ جِهَادُ النَّفْسِ۔ افضل جہاد
نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے۔
اِجْتِهَادٌ شَرْعِيٌّ۔ کسی مسئلہ میں حکم شرعی بہ ظن غالب معلوم کرنے کیلئے کوشش
مُجْتَهِدٌ۔ جو کسی مسئلے کا حکم شرعی اُسکے تمام دلائل سمیت جانتا ہو
اگر کل احکام مع اُنکے دلائل کو جانتا ہو تو وہ مجتہد مطلق ہے ورنہ جس مسئلے

کے تمام دلائل کو منضبط کرلے اُس میں وہ مجتہد ہے اب ایک مسئلہ میں اُسکو کسی مجتہد کی تقلید درست نہ ہوگی۔

بَلَغَ مَجْهُوْدِيْ ۔ یہ کام میری طاقت کے انتہائی درجہ کو پہنچ گیا۔

اَلْمِسْكِيْنُ اَجْهَدُ مِنَ الْفَقِيْرِ ۔ مسکین فقیر سے بھی زیادہ بُرے حال والا۔

بِأَرْضٍ جِهَادٍ ۔ سخت پتھریلی زمین میں۔

جَهْرٌ ۔ پکارنا، ظاہر کرنا، کھول دینا، بہت سمجھنا، بن راہ پہچانے چلنا، آمنے سامنے بلا حجاب کسی کو دیکھنا، صاف کرنا، بڑا سمجھنا۔

مَنْ رَآهُ جَهَرَهٗ ۔ جو کوئی آنحضرتؐ کو دیکھتا اُسکی نگاہ میں آپ بڑے دکھائی دیتے (عظمت الٰہی کا ظہور تھا)

رَجُلٌ جَهِيْرٌ ۔ وہ شخص جو نظروں میں بڑا معلوم ہو۔

اِذَا رَأَيْنَاكُمْ جَهَرْنَاكُمْ ۔ جب ہم تمکو دیکھتے ہیں تو ہمکو تمہارے بڑے نظر آتے ہیں

جَهَرْتَ الْجَيْشَ ۔ تونے لشکر کو بہت سمجھا۔

وَجَدَ النَّاسُ بِهَا بَصَلًا وَّ ثُوْمًا فَجَهَرُوْهُ ۔ لوگوں نے خیبر میں پیاز اور لہسن پائے اُسکو نکال کر کھانے لگے

یہ جَهَرْتُ الْبِئْرَ سے نکلا یعنی میں نے کنوے کو صاف کیا اُسکا کوڑا کچرا مٹی وغیرہ نکال ڈالا۔

اِجْتَهَرَ دُفُنَ الرَّوَاءِ ۔ (یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے اپنے والد کی تعریف میں) یعنی انہوں نے عمدہ اور پاکیزہ پانی پر جو مٹی وغیرہ پڑ گئی تھی اُسکو نکال ڈالا۔

كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ ۔ میری ساری امت بخشی جائیگی مگر وہ لوگ جو علانیہ گناہ کرتے ہیں (یا اپنے گناہوں کو ڈھیٹ پنے سے لوگوں پر کھولتے ہیں فخریہ بیان کرتے ہیں، ایک روایت میں اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ ہے معنی وہی ہے۔

اِنَّ مِنَ الْاِجْهَارِ كَذَا وَكَذَا ۔ ایسا ایسا کرنا گناہ کھولنے میں داخل ہے، ایک روایت میں مِنَ الْاِهْجَارِ ہے معنی وہی ہے۔

لَا غِيْبَةَ لِفَاسِقٍ وَّلَا مُجَاهِرٍ ۔ فاسق اور علانیہ گناہ کرنیوالے کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے (یعنی اُس کی غیبت کرنا گناہ نہ ہوگا، مجاہر وہ فاسق جو گناہ کے کام کھلم کھلا کرے اور اللہ کے احکام کی عظمت اُس کے دل سے جاتی رہی ہو۔

اِنَّهٗ كَانَ رَجُلًا مُجْهِرًا ۔ حضرت عمرؓ پکار کر بات کرنیوالے آدمی تھے۔ جوہری نے کہا مِجْهَرٌ بکسرہ میم جس کی عادت پکار کر بات کرنے کی ہو۔

فَاِذَا امْرَأَةٌ جَهِيْرَةٌ ۔ ناگاہ ایک عورت ملی جو بلند آواز والی تھی، بعضوں نے کہا جہیرہ سے یہ مراد ہے کہ حسینہ اور خوش منظر تھی۔

نَادٰى بِصَوْتٍ لَهٗ جَهْوَرِيٍّ ۔ حضرت عباسؓ نے اپنی بلند آواز سے پکارا۔

جَهْوَرَ بِصَوْتِهٖ ۔ زور سے آواز دی۔

اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ ۔ قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے علانیہ خیرات کرنا (اُس میں کوئی برائی نہیں اگر ریا کی نیت نہ ہو)

لَيْسَ فِي الْجَوَاهِرِ زَكٰوةٌ ۔ جواہرات (جیسے یاقوت الماس زمرد وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں ہے

فِيْ تَقَلُّبِ الْاَحْوَالِ تُعْرَفُ جَوَاهِرُ الرِّجَالِ انقلابات میں آدمیوں کی حقیقت کھلتی ہے کہ شریف ہیں یا پاجی، بندۂ غرض ہیں یا سچے دوست، کیونکہ اچھے وقت میں سب دوستی جتاتے ہیں۔

مترجم ۔ کہتا ہے کہ اُسکا تجربہ جیسا مجھ کو ہوا شاید ہی کسی کو ہوا ہو جب میں مدارالمہام حیدرآباد کی پیشی میں اور اُن کا معتمد اور امین تھا تو میرے مکان پر اتنے لوگوں کا مجمع رہتا کہ میں تنگ آجاتا پھر جب میں معرض عتاب میں آیا اور اُس عہدہ

سے علحدہ ہو گیا تو فوراً لوگوں نے آنا چھوڑ دیا سب کے سب ہوا کے آشنا تھے اور بیحد محبت کا دعویٰ کرتے تھے یہ سارا دعویٰ جھوٹ اور ابلہ فریبی نکلا۔

لَوْ قَاسَ الْجَوْهَرَ الَّذِیْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُ اٰدَمَ بِالنَّارِ کَانَ ذٰلِکَ اَکْثَرَ نُوْرًا۔ اگر ابلیس اُس جوہر کو دیکھتا جس سے آدم پیدا کئے گئے (یعنی نور الٰہی کو جو اُن میں تھا) تو آگ سے بڑھ کر اُس کو روشن پاتا۔ مگر اُس نے صرف خاک کو دیکھا اور نور پر نظر نہ پڑی اس لئے اُسکا قیاس غلط نکلا اور مردود ہوا۔

جَوْهَرِیْ۔ مشہور لغت کا عالم ہے جس کی کتاب صحاح تمام لغت عرب کی کتابوں میں افضل اور اعلیٰ ہے، اُسکا نام اسمٰعیل بن حماد تھا، صاحب قاموس نے جنکا نام محمد بن یعقوب فیروزآبادی ہے اپنی کتاب کے اکثر مطالب صحاح ہی سے لئے ہیں جیسے بیضاوی نے تفسیر کشاف سے باوجود اس کے صاحب صحاح پر اپنا فخر جتایا ہے اور اُسکی غلطیاں نکالی ہیں حالانکہ خود بدولت نے بھی غلطیاں کیں ہیں۔ بے معصوم بجز خداوند جل جلالہٗ و علا کے کوئی نہیں ہے حافظ عبد الغنی نابلسی نے کیا خوب کہا ہے "من قال قد بطلت صحاح الجوہری لما اتی القاموس فہو المفتری قلت اسمہ القاموس وہو البحران یفخر فمعظم فخرہ بالجوہر

کَانَ یَجْهَرُ فِی الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ وَ یُسِرُّ فِی الظُّهْرَیْنِ۔ آنحضرتؐ مغرب اور عشا اور فجر کی نماز میں قرارت پکار کر کرتے اور ظہر اور عصر میں آہستہ۔

جَهْرِیْ۔ وہ نماز جس میں پکار کر قرارت کیجاتی ہے۔

تَجْهِیْز۔ زخمی کا کام تمام کر دینا اُس کو مار ڈالنا۔

تَجْهِیْز۔ طیار کرنا سامان کا خواہ مسافری کا سامان ہو یا دولہن کا یا میت کا۔

جَهَاز۔ سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دولہن کا۔

مَنْ لَمْ یَغْزُ وَ لَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا۔ جس نے نہ خود جہاد کیا نہ کسی جہاد کرنے والے کا سامان طیار کر دیا۔

هَلْ یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا۔ کیا اُس بیماری کا انتظار کر رہے ہیں جو صحت خراب کر دے یا اُس موت کے منتظر ہیں جو جلدی سے کام تمام کر دے عرب لوگ کہتے ہیں اَجْهَزَ عَلَی الْجَرِیْحِ۔ یعنی زخمی کو مار ڈالا اُسکا کام تمام کر دیا۔

لَا یُجْهَزُ عَلٰی جَرِیْحِهِمْ۔ (یہ حضرت علی کا قول ہے) یعنی باغیوں میں جو لوگ زخمی ہوں اُن کو قتل نہ کیا جائے۔

اَتٰی عَلٰی اَبِیْ جَهْلٍ وَ هُوَ صَرِیْعٌ فَاَجْهَزَ عَلَیْهِ۔ عبد اللہ بن مسعودؓ ابو جہل کے پاس آئے وہ زخمی ہو کر پڑا تھا انھوں نے اُسکا کام تمام کر دیا گردن ہی کاٹ لی۔

وَ اَمَرَ بِجَهَازِهٖ فَاُحْرِقَ۔ انھوں نے حکم دیا چھوٹا سارا چھتہ جلا دیا گیا (شاید اُنکی شرع میں جانوروں کا جلانا جائز ہوگا)۔

وَ لَمْ اُقَضِّ مِنْ جَهَازِیْ شَیْئًا۔ میں نے اپنے سفر کا کوئی سامان طیار نہیں کیا۔

فَجَهَّزْتُ اِلَی الشَّامِ۔ میں نے اپنے گماشتوں کو سامان وغیرہ دیکر شام کو روانہ کرنا چاہا۔

مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا۔ جس نے غازی کا سامان تیار کر دیا (ہتھیار، راہ خرچ سواری وغیرہ)۔

اِذَا اَخَذَ الْحَاجُّ بِجَهَازِهٖ۔ جب حاجی اپنا سامان کر لے۔

اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ فَخُذْ فِیْ جَهَازِهٖ وَ عَجِّلْهُ۔ جب کوئی مر جائے تو اُسکے کفن دفن کا سامان کر اور جلدی کر۔

فَاَعِدُّوْا الْجَهَازَ لِبُعْدِ الْمَجَازِ۔ سفر دور دراز کیلئے

سامان تیار کرو۔

أَلَا لَا تُجْهِزُوا عَلَىٰ جَرِيْحٍ وَّلَا تَتْبَعُوا مُدْبِرًا۔ جو زخمی ہو جائے اُس کو قتل نہ کرو جو پیٹھ موڑ کر بھاگے اُسکا پیچھا نہ کرو (یہ حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں فرمایا)۔

جَهْشٌ۔ گھبرا کر رونیکا قصد کرکے بھاگنا۔

فَأَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ۔ میں نے رونے کا قصد کیا، ایک روایت میں فَجَهَشْتُ ہے۔

فَجَهِشْنَا إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ہم رونی صورت بناکر آنحضرتؐ کے پاس بھاگے۔

فَأَجْهَشْتُ یا فَجَهِشْتُ۔ وہ روتی بن کر چلیں یا وہ رونے کی نیت کرکے بھاگیں۔

جَهْضٌ۔ غالب ہونا، روکنا، دور کرنا، الگ کرنا۔

فَجَاهَضَنِيْ عَنْهُ أَبُوْسُفْيَانَ۔ ابوسفیان نے اُس شخص کو مارنے سے مجھ کو روک دیا ہٹا دیا۔

فَأَجْهَضُوْهُمْ عَنْ أَثْقَالِهِمْ۔ انہوں نے اُن کو اُن کے سامان سے ہٹا دیا۔

إِجْهَاضٌ۔۔ پھسلانا۔

فَأَجْهَضَتْ جَنِيْنَهَا۔ اُس نے پیٹ کا بچہ گرا دیا۔

جَهِيْضٌ۔ کچا بچہ جس میں جان پڑ گئی ہو۔

طَلَبْنَا الْعَدُوَّ حَتّٰى أَجْهَضْنَاهُمْ۔ ہم دشمنوں کے پیچھے لگے یہانتک کہ ہمنے اُنکو اُنکے مقامات سے ہٹا دیا۔

جَهْلٌ یا جَهَالَةٌ۔ بے علمی، نادانی۔

تَجَاهُلٌ۔ جان بوجھ کر اپنے تئیں جاہل بنانا۔

اِسْتِجْهَالٌ۔ کسی کو جاہل کہنا۔

تَجْهِيْلٌ۔ جاہل بنانا

جَهْلٌ بَسِيْطٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا۔

جَهْلٌ مُرَكَّبٌ۔ ایک بات کا نہ جاننا اور پھر یہ سمجھنا کہ ہم جانتے ہیں۔

إِنَّكُمْ لَتُجَهِّلُوْنَ۔ تم اپنے باپ دادوں کو جاہل بناتے ہو۔

مَنِ اسْتَجْهَلَ مُؤْمِنًا فَعَلَيْهِ إِثْمُهُ۔ جو شخص کسی مومن کو بہکا کر یا غصہ دلا کر اُس سے جہالت کا کام کرائے تو گناہ اُسی پر ہوگا۔

وَلٰكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ اُنکو قومی پچ نے جاہل بنا دیا

إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا۔ بعض علم جہل کی طرح برا ہے جیسے علم نجوم علم سحر کہانت علم شعبدات یا علم کلام یا علم منطق زائد از ضرورت فلسفۂ الہیات وغیرہ بعضوں نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عالم اُن باتوں میں دخل دے جنکو وہ نہ جانتا ہو اور ہمہ دانی کا دعوی کرے تو ایسا شخص جاہل بنے گا لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا۔

إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ۔ ابوذر تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کے زمانہ کا اثر باقی ہے (جاہلیت کا زمانہ عربوں کا وہ زمانہ جو اسلام سے پہلے گذرا ہے جب نہ اُنکو دین و ایمان کی خبر تھی نہ اللہ و رسول سے واقف تھے بس لڑائی جھگڑا لوٹ مار خونریزی فخر و افتخار شعر و شاعری یہی اُنکا پیشہ ہو رہا تھا)۔

وَمَجَاهِلُ تَضِلُّ فِيْهَا الْأَحْلَامُ۔ ایسے میدان جن میں عقلیں حیران ہو جاتی ہیں (جہاں رستہ کا کوئی نشان ہی نہیں ہوتا صحرائے لق و دق)

خَلَقَ اللّٰهُ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْأُجَاجِ ظُلْمَانِيًّا فَقَالَ لَهُ أَدْبِرْ فَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهُ۔ اللہ تعالے نے جہالت کو کھارے سمندر سے پیدا کیا اُس سے فرمایا پیٹھ پھیر تو اُسنے پیٹھ پھیر لی پھر فرمایا منہ سامنے کر تو اُس نے نہ کیا فرمایا تو غرور کرتی ہے اور اُسپر لعنت کی۔

إِذَا رَأَيْتُمُ الشَّيْخَ يَتَحَدَّثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَحَادِيْثِ الْجَاهِلِيَّةِ فَارْمُوْا رَأْسَهُ بِالْحَصٰى۔ جب تم کسی بوڑھے کو دیکھو جمعہ کے دن جاہلیت کی باتیں کر رہا ہے تو اُسکے سر پر کنکریاں پھینکو (اُسپر خاک ڈالو)۔

فی الجاھلیۃ الجھلاء۔ یہ تاکید ہے جاہلیت کی
جیسے لیلۃ لیلاء اور یوم ایوم۔
جُھُومٌ۔ منہ تھتا کر سامنے آنا ترشروئی۔
وَنَسْتَجِیْلُ الْجَھَامَ۔ ہم ری ابر دیکھتے جو پانی سے
خالی ہو چکا ہوتا، ایک روایت میں نَسْتَخِیْلُ ہے جیسے
یعنی خالی ابروں کو ادھر ادھر گھومتا دیکھتے، ایک
روایت میں نَسْتَخِیْلُ ہے خائے معجمہ سے یعنی ہم خالی ابروں
میں بھی پانی کا گمان کرتے کیونکہ پانی کی بڑی احتیاج تھی جیسے
مثل ہے بلی کے خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں
بِجَھَامٍ۔ تو میرے پاس خالی ابر لایا یعنی ایسا دین
لے کر آیا جسمیں کچھ بھلائی نہیں جیسے خالی ابر کچھ فائدہ نہیں دیتا
اِلٰی عَدُوٍّ یَتَجَھَّمُنِیْ۔ کیا مجھ کو ایسے دشمن کے حوالے
کرتا ہے جو ترش روئی سے مجھ سے پیش آئے
فَتَجَھَّمَنِی الْقَوْمُ۔ لوگوں نے منہ بنا کر مجھ کو دیکھا۔
عَظِّمُوْا اَصْحَابَکُمْ وَلَا یَتَجَھَّمْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا۔
اپنے دوستوں کی تعظیم کرو اور آپس میں ترشروئی سے نہ ملو
(بلکہ ہنس مکھ خندہ پیشانی سے ملو)
وَلَا جَھَامَ عَارِضِھَا۔ یعنی یا اللہ وہاں کا سفید ابر پانی
سے خالی مت کر۔
جَھْمُ بْنُ صَفْوَانَ۔ ایک گمراہ شخص تھا جو صفات
اللہ کا انکار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی مکان
نہیں اور عرش کو اُسکی ذات سے وہی نسبت ہے جو عرش کے
ذرہ اور پر ہے نہ نیچے نہ آگے نہ پیچھے نہ داہنے نہ بائیں۔
غرض اللہ کی تنزیہ میں اُسکو ایسا مبالغہ تھا کہ معاذ اللہ
اللہ کو اُس نے معدوم اور لاشی بنا دیا تھا اہلحدیث اُسکے
زمانہ میں اُسکے بڑے مخالف ہوئے اور اُس کے بعد بھی ہر
زمانہ میں اُسکے پیروؤں کا رد کرتے چلے آرہے ہیں ہمارے
زمانہ میں بھی اُن جہمیہ کا زور ہو گیا تھا مگر علمائے اہلحدیث نے
متعدد رسالے اور کتابیں لکھ کر اُنکا خوب رد کیا اور بڑی
جامع کتاب اُنکے رد میں کتاب الاستظہار فی الاستواء ہے
جسمیں کتاب و سنت اور اقوال صحابہ اور تابعین اور
ائمہ مجتہدین اور صوفیائے کرام سے اللہ کا استواء بر عرش
مجید ثابت کیا ہے ایک مدراسی مولوی نے اس کتاب پر
کچھ اعتراضات کئے تھے اُسکا جواب مفصل مولانا شیخ احمد
ابن عیسیٰ بن ابراہیم نے دیا ہے اور وہ مصر میں چھپ گیا
ہے اُس میں مدراسی مولوی کی خوب خبر لی گئی ہے۔
جَھَنَّمُ۔ عجمی لفظ ہے اُسکا معنی آخرت کی آگ۔ بعضوں نے
کہا عربی لفظ ہے اُسکا معنی گہرا کنواں چونکہ دوزخ بھی بہت
گہری ہے اسلئے اُسکو جہنم کہا، بعضوں نے کہا یہ عبرانی
لفظ ہے اصل گہنام تھا مگر عرب لوگ کہتے ہیں بیر
جِھِنَّامٌ یا رَکِیَّۃٌ جِھِنَّامٌ گہرا کنواں اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ عربی لفظ ہے انہایہ میں ہے کہ جہنم آخرت کی آگ کا نام ہے۔
فَیُقَالُ لَھُمُ الْجَھَنَّمِیُّوْنَ۔ اُنکو جہنمی کہیں گے نہ تحقیر کی
راہ سے بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان یاد دلانے کیلئے تاکہ اور
زیادہ خوش ہوں۔
یُسَمَّوْنَ الْجَھَنَّمِیِّیْنَ۔ اُن کا نام جہنمی رکھا جائے گا
چاہئے تھا جَھَنَّمِیِّیْنَ کہنا کیونکہ وہ مفعول ثانی ہے یُسَمَّوْنَ کا
مگر روایت یوں ہی ہے اَلْجَھَنَّمِیُّوْنَ واو سے۔

بَابُ الْجِیْمِ مَعَ الْیَاءِ

جَیْئٌ یا جَیْئَۃٌ یا مَجِیْئٌ۔ آنا، جانا۔
جَاءَ بِہٖ۔ اُس کو لایا جیسے اَجَاءَہٗ ہے
جَایَانِیْ فَجُؤْتُہٗ۔ وہ میرے پاس آتا جاتا رہا لیکن میں
آنے جانے میں اُس پر غالب ہوا۔
مَا جَاءَتْ حَاجَتَکَ۔ تیری حاجت کو مانع نہیں ہوئی
جِئْتُ شَیْئًا۔ میں نے ایک کام کیا۔
تَجْیِیْئٌ۔ سینا
جِیَّاءٌ۔ بہت آنیوالا۔

جَیْئَۃٌ۔ پیپ اور خون اور ایک بار آنا۔
جِیْئَۃٌ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہو اور آنا۔
تَجِیْئُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ نیک اعمال قیامت کے دن آئیں گے (یعنی بقدرت الٰہی مجسم ہو کر جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قبر میں بھی نیک اعمال ایک خوبرو کی شکل میں نظر آئیں گے)۔
اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْجُمُعَۃُ۔ جب تم میں سے کسی پر جمعہ کا دن آجائے۔
لَا یَجِیْئُ بِشَیْئٍ تَکْرَھُوْنَہٗ۔ ایسا نہ ہو وہ ایسی بات کہیں جو تم کو بری معلوم ہو۔
مَاجَآءَ اللّٰہَ رَجُلٌ بِبَقَرَۃٍ لَّھَا خُوَارٌ۔ ایک مرد کا اللہ کے پاس گائے لیکر آنا جو بھائیں بھائیں کررہی ہوگی۔
مَجِیْئُ مَاجَآءَ بِکَ۔ کوئی بڑی بات تم کو لے کر آئی ہے یعنی کسی اہم مطلب سے آئے ہو۔ بعضوں نے مَجِیْئٌ مَا پڑھا ہے بغیر تنوین کے۔
اِذَا تَلَقَّانِیْ بِبَاعٍ جِئْتُہٗ اَسْرَعَ۔ جب بندہ ایک بام میری طرف آتا ہے تو میں اور جلد اسکی طرف آتا ہوں۔
اَجَائَتْنَا الْمَضَائِقُ الْوَعِرَۃُ۔ ہم کو سخت تکلیفیں لیکر آئی ہیں یا سخت تکلیفوں نے ہمکو لاچار کر دیا ہے۔
کَیْفَ یُجَاءُ بِھَا۔ آنحضرت ؐ نے حضرت جبرئیل ؑ سے پوچھا جہنم کو کیونکر لے آئینگے (انہوں نے کہا ستر ہزار فرشتے اسکو کھینچتے ہوئے لائینگے ستر ہزار باگیں تھامے ہوئے ایکبار انکے ہاتھ سے نکلجائیگا لیکن اگر وہ چھوڑ دیں تو سبکو جلا کر خاک کر ڈالے اعاذنا اللہ۔
جَیْبٌ۔ گریبان لگانا عام لوگ جیب اسکو کہتے ہیں جو کپڑے کے ایکطرف اندر سے سی جاتی ہے اسکا منہ باہر رہتا ہے۔
جَابَ الْبِلَادَ۔ شہروں کو طے کیا۔
جَیْبٌ۔ دل اور سینہ کو بھی کہتے ہیں۔
حَافَتَاہُ الْیَاقُوْتُ الْمُجَیَّبُ۔ اسکے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے ہونگے۔ بخاری کی ایک روایت میں اَللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ یعنی خولدار موتی ہے ایک روایت میں اَلْمُجَوَّبُ یعنی تراشا ہوا۔
اَنْسَبُ النَّاسِ اَنْصَحُھُمْ جَیْبًا۔ سب سے بڑھکر عالی وہ ہی جو امانت دار ہو جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ھُوَ نَاصِحُ الْجَیْبِ۔ یعنی امین ہے۔
شَقُّ الْجُیُوْبِ۔ گریبان پھاڑنا یا کھولنا۔
اِجْتِیَابٌ۔ پہننا۔
جَیْحَانُ۔ یا جَیْحُوْنُ ایک نہر ہے بلخ کے پاس جیسے اوپر گذرا۔
جَیْدَرٌ۔ پست قد۔ لونا آدمی۔
جَیْثَلُوْطٌ۔ ایک گالی ہے یعنی جھوٹی بکنے والی۔
جَیَدٌ۔ گردن لمبی یا خوبصورت، باریک ہونا۔
جِیْدٌ۔ گردن یا گردن کا وہ مقام جہاں ہار پہنے۔
کَاَنَّ عُنُقَہٗ جِیْدُ دُمْیَۃٍ۔ آنحضرت ؐ کی گردن ایک پتلی کی گردن تھی (یعنی صاف چمکتی ہوئی)۔
جِیَادٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں، بعضوں نے اسکا نام اجیاد رکھا ہے۔
جَیْدَرٌ۔ ایک بھاجی ہے۔
جَیْرٌ۔ چونا گچ۔
مَرَّ بِصَاحِبِ جَیْرٍ قَدْ سَقَطَ فَاَعَانَہٗ۔ ایک گچ والے کو دیکھا وہ گر پڑا تھا اس کی مدد کی۔
جَیَّارٌ۔ بھی گچ اور چونا کو کہتے ہیں۔
جَیْرِ۔ بکسرہ را کلمہ ایجاب ہے جیسے نَعَمْ ہاں۔
جِیْرَۃٌ۔ جار کی جمع ہے یعنی ہمسایے۔
جَیَرٌ۔ قطر۔
جِیْزَۃٌ۔ ایک شہر کا نام ہے مصر میں دریائے نیل پر۔
جَیْشٌ یا جُیُوْشٌ یا جَیَشَانٌ بیقراری اضطراب ابال۔
فَمَا زَالَ یَجِیْشُ لَھُمْ بِالرِّیِّ۔ پھر وہ برابر جوش مارتا رہا۔
وَمَا یَزَلْ حَتّٰی یَجِیْشُ کُلُّ مِیْزَابٍ۔ اور منبر کے نیچے تو یہانتک کہ ہر نالہ جوش مار کر بہ نکلتا (یعنی زور کا)

ہونے لگتی۔
جَیْش۔ لشکر کو بھی کہتے ہیں جس میں کم سے کم چار سو یا چار ہزار آدمی ہوں۔
جِیْش۔ ایک لمبی گھانس ہے۔
تَجْیِیْش۔ لشکر جمع کرنا۔
اِلَّا جَاشَ مِنْهَا جَانِبٌ۔ ایک فساد ایسا آنیوالا ہے کہ اُس کا ایک کنارہ ٹھہریگا تو دوسرا کنارہ جوش مارنے لگیگا ایکطرف دھیما ہوگا تو دوسری طرف تیز ہو جائے گا۔
دَامِغُ جَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ۔ باطلوں کے جوشوں کو یا باطلوں کی فوجوں کو دبا دینوالے دفع کرنیوالے توڑنیوالے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ کی صفت بتلائی)۔
فَتَجَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ۔ اُس گوشت سے اُسکے اصحاب کو متلی ہونیلگی (اُبکائی آنے لگی، کھانا حلق تک آنیلگا)
كَانَتْ نَفْسِيْ جَاشَتْ۔ میرا دل دھڑکنے لگا۔
فَاسْتَجَاشَ عَلَيْهِمْ عَامِرٌ۔ عامر نے اُنپر فوجی مدد چاہی
يَا عَلِيُّ لَا تُصَلِّ فِيْ ذَاتِ الْجَيْشِ۔ علی ذات الجیش میں نماز مت پڑھ (یہ ایک وادی ہے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں) حضرت عائشہ رضؓ کا ہار وہیں گر پڑا تھا کہتے ہیں قیامت کے قریب سفیانی اپنا لشکر وہاں لیکر آئیگا اللہ اُسکو دھنسا دیگا
اِيَّاكَ اَنْ تَقُوْلَ بِمَا جَاشَ فِيْ صَدْرِكَ۔ جو بات تیرے سینہ میں جوش مارے اُسکو باہر مت نکال دے (بلکہ سوچ کر بات منہ سے نکال)۔
غُضُّوا الْاَبْصَارَ فَاِنَّهٗ اَرْبَطُ لِلْجَاشِ۔ آنکھیں نیچی رکھو اُس سے دل مضبوط رہتا ہے (یعنی لڑائی میں)
جَیْضٌ۔ یا جَیْضٌ۔ مائل ہونا منحرف ہونا، مڑ جانا۔
فَجَاضَ النَّاسُ جَيْضَةً يا فَجَاضَ الْمُسْلِمُوْنَ جَيْضَةً لوگ یا مسلمان ایکبارگی مڑ گئے (بھاگ نکلے) ایک روایت میں فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً ہے حائے حطی اور صاد مہملہ سے۔
اِرْتَدَّ النَّاسُ اِلَّا ثَلٰثَةً سَلْمَانُ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ قُلْتُ فَعَمَّارٌ قَالَ كَانَ جَاضَ جَيْضَةً۔ حضرت علیؓ کیطرح سے لوگ پھر گئے مگر تین شخص سلمان فارسی اور ابوذر غفاری اور مقداد بن اسود میں نے کہا اور عمار بن یاسر انہوں نے (یعنی امام ابو جعفر نے) کہا وہ بھی ذرا مڑ گئے تھے (پھر راہ راست پر آگئے)۔
جَیْفٌ۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا۔
اَتُكَلِّمُ نَاسًا قَدْ جَيَّفُوْا۔ کیا آپ ایسے لوگوں سے بات کرتے ہیں جو مر کر بدبودار ہو گئے (عرب لوگ کہتے ہیں جَافَتِ الْمَيْتَةُ اور جَيَّفَتْ اور اِجْتَافَتْ یعنی مردہ بدبودار ہو گیا)
جِيْفَةٌ۔ وہ مردار جس میں بدبو ہو گئی ہو۔
فَارْتَفَعَتْ رِيْحُ جِيْفَةٍ۔ ایک مردار کی بدبو اُٹھی۔
لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ جِيْفَةَ لَيْلٍ قُطْرُبَ نَهَارٍ۔ میں تم سے کسی کو ایسا نہ جانوں کہ رات کا مردار اور دن کا قطرب ہے، قطرب ایک کیڑا ہے جو دن بھر گھومتا رہتا ہے (مطلب یہ ہے کہ دن بھر تو دنیا کے دھندوں میں مصروف رہے اور رات بھر مردار کی طرح پڑا سوتا رہے)۔
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَيَّافٌ۔ کفن چور بہشت میں نہیں جائیگا (اُسکو جیاف اسلئے کہا کہ وہ مرداروں کے کپڑے چراتا ہے اُسکو نباش بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ قبر کھودتا ہے کفن نکالنے کیلئے)۔
اِلَّا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ۔ جس مجلس میں اللہ کی یاد نہ ہو (لغویات باتیں ہوتی رہیں) وہاں سے جب لوگ اُٹھیں گے تو اُنکی مثال یہ ہے جیسے گدھے کے مردار پر سے اُٹھے
اَلْجِيَفُ كُلُّهَا سَوَاءٌ اِلَّا جِيْفَةً قَدْ جَيَّفَتْ۔ سب مردار برابر ہیں (اُن سے پانی نجس نہیں ہوتا مگر جو مردار پانی کو بدبودار کر دے)
جَيَظَانٌ۔ اکڑ کر چلنا۔ اسی سے جَیَّاظٌ ہے اکڑ کر چلنے والا۔
جَيْعَمٌ۔ بھوکا۔
جِيْلٌ۔ آدمیوں کی ایک قسم مثلاً ترک ایک جیل ہے اور عرب ایک

جبل ہے ہند ایک جیل ہے حبش ایک جیل ہے۔
فرنگ ایک جیل ہے اور مصر اور انسان کی عمر اور
سو برس۔

جَبِلٌ۔ سخت دل، نافرمان۔
مَا اَعْلَمُ مِنْ جِبِلٍ كَانَ اَخْبَثَ مِنْكُمْ۔ میں آدمیوں
کی کوئی قسم تم سے بڑھ کر خبیث نہیں پاتا۔ بعضوں نے
کہا ہر قوم جس کی زبان جدا ہو اُس کو جیل کہیں گے۔
مثلاً ہندوستان میں تلنگے ایک جیل ہیں مرہٹے دوسری
جیل ہیں بنگالی تیسرے جیل ہیں کنڑے چوتھے جیل
ہیں وعلیٰ ہذا القیاس۔ شیخ عبدالقادر جیلی مشہور بزرگ
ہیں اور ہمارے مذہب یعنی حنابلہ کے پیشوا اور امام ہیں
مترجم:۔ کہتا ہے میں نے آپ کو خواب میں دیکھا
اور یہ عرض کیا کہ اس زمانہ کے فقرا جیسے ہیں اُنکا حال
آپ کو معلوم ہوگا، میں چاہتا ہوں کہ آپ میری بیعت
بلاواسطہ قبول فرمائیے یہ سنکر آپ مجھ کو ایک ڈیرے
میں لے گئے اُس میں کئی کتابیں رکھی تھیں آپ نے
ایک مجلد کتاب اُن میں سے اٹھا کر مجھ کو عنایت فرمائی
میں نے خواب ہی میں اُس کو کھول کر دیکھا تو وہ صحیح بخاری
تھی اس خواب کی تعبیر بیس سال کے بعد ظاہر ہوئی۔
اللہ تعالےٰ نے میرے ہاتھ سے صحیح بخاری کا ترجمہ تمام
کرایا اور اُسکو مقبول فرمایا یا اللہ حضرت پیر و مرشد شیخ
عبدالقادر جیلانی کے طفیل سے اس کتاب کو بھی مقبول فرمائے۔

جِیْلَاهَنْكُ۔ سیاہ ترب کے بیج اور اُس کے چھلکے یعنی زرد
ترب جو ہندی ہوتا ہے۔

جَیْلَمٌ۔ جیم لکھنا جیسے تَجْیِیْمٌ ہے، جیم دیا کر
بھی کہتے ہیں۔

جِیُوْلُوْجِیَا۔ علم طبقات الارض (جیالوجی) یہ لفظ یونانی
ہے، جی کہتے ہیں زمین کو اور لوغوس کلام کو۔

جِیَاءٌ۔ ہانڈی کا سرپوش۔

جِیَّةٌ۔ وہ پانی جو نشیب میں جمع ہو جائے۔
مَرَّبِنَهِمْ جَاوَرَ جِيَّةً مُنْتِنَةً۔ ایک ندی پر
سے گذرے جس کے قریب ایک بدبودار پانی
گڑھا تھا۔
وَتَرَكُوْكَ بَيْنَ فَمِهَا وَالْجِيَّةِ۔ تجھ کو اس کے
کنارے اور پانی کے جماؤ کے بیچ میں چھوڑ دیا۔

جِیٌّ۔ ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان۔

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011

